تصدیق شدہ اشاعت

گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، اسلام آباد، خیبر پختونخوا کا واحد ترجمان منفرد روزنامہ اخبار

DAILY POWER OF PAKISTAN ISLAMABAD

★★★ ہر خبر آپ تک ★★★

روزنامہ پاور آف پاکستان اسلام آباد

Power of Pakistan News Agency

چیف ایڈیٹر: مرزا حماد علی

powerofpakistannewsagency.online

جلد نمبر 02 | منگل 06 جنوری 2026، 16 رجب المرجب 1447ھ | صفحات 08 قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 144

پنجاب ترقیاتی پروگرام اب پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت چلانے کا فیصلہ

150 کلومیٹر طویل دیپالپور، پاکپتن، وہاڑی روڈ کو نجی شعبے کی مدد سے دورویہ بنایا جائے گا، اسی طرح 100 کلومیٹر چراغ آباد، جھنگ، شورکوٹ روڈ کی دورویہ کاری کی اصولی منظوری بھی دی گئی

وزیراعلیٰ نے صوبے میں پرانے واٹر انفراسٹرکچر کی بحالی، صاف پانی کی فراہمی اور سیوریج سسٹم میں بہتری کا ہدف مقرر کیا، چکوال اور قصور میں نکاسی آب اور پانی کی فراہمی کے منصوبے بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مکمل کیے جائیں گے

لاہور (بیورو رپورٹ) پنجاب میں نئے سال کے دوران سڑکیں، مکانات، ہاسٹلز، واٹر انفراسٹرکچر اور سیوریج سسٹم کی تعمیر و مرمت نجی شعبے کی شراکت داری سے کی جائے گی۔ (بقیہ نمبر 1)

لاہور: وزیر صنعت و تجارت پنجاب چوہدری شافع حسین وزیراعلیٰ آسان کاروبار سکیم کی پراجیکٹ سٹیئرنگ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

اسحاق ڈار کا چینی وزیر خارجہ کے ہمراہ خصوصی تصویری نمائش کا مشاہدہ

بیجنگ (این این آئی) نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے دورہ چین کے دوران (بقیہ نمبر 2)

بھٹو شہید پاکستان کے محروم، مظلوم اور پسے ہوئے طبقات کی لازوال آواز ہیں، بلاول

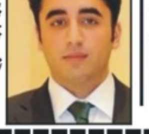

کراچی (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے ملک کے (بقیہ نمبر 3)

بیجنگ: نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے بین الاقوامی شعبہ کے وزیر مسٹر لیو ہائیکسنگ سے ملاقات کی۔

منی لانڈرنگ اور انسانی سمگلنگ میں ملوث مافیا کیخلاف موثر کارروائی کا حکم

منی لانڈرنگ میں ملوث عناصر کی پوری منی ٹریل بے نقاب کی جائے، وفاقی وزیر داخلہ کا اجلاس سے خطاب

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے منی لانڈرنگ میں ملوث مافیا کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کا حکم دیتے ہوئے کہا ہے کہ بڑے منی لانڈررز پر مضبوط ہاتھ ڈالا جائے۔ ایف آئی اے کراچی زون میں وفاقی وزیر داخلہ کی زیر صدارت اجلاس ہوا جس میں ایف آئی اے کراچی زون اور ساؤتھ زون کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں گفتگو کرتے ہوئے محسن نقوی نے کہا کہ منی لانڈرنگ میں ملوث (بقیہ نمبر 6)

اب سیاست کا نہیں، عوام کی خدمت اور مسائل کے حل کا وقت ہے، عبدالعلیم خان

تحریک انصاف کے اہم رہنما کا استحکام پاکستان پارٹی میں شمولیت کا اعلان

لاہور (این این آئی) صدر استحکام پاکستان پارٹی عبدالعلیم خان نے کہا ہے کہ اب سیاست کا نہیں، عوام کی خدمت اور مسائل کے حل کا وقت ہے، بدتہذیبی اور گالی کی سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ صدر استحکام پاکستان پارٹی عبدالعلیم خان نے اپنے حلقے این اے 117 (بقیہ نمبر 4)

مولانا فضل الرحمٰن کا راولپنڈی اسلام آباد میں مساجد اور مدارس کے انہدام کی حکومتی اقدامات پر تشویش کا اظہار

اسلام آباد (این این آئی) سربراہ جمعیت علمائے اسلام (ف) مولانا فضل الرحمٰن (بقیہ نمبر 5)

ایف آئی اے نے تمام زونل دفاتر میں ڈیپارچر فیسلی ٹیشن ڈیسک قائم کر دیئے

امیگریشن کے طریقہ کار، کلیئرنس اور متعلقہ قانونی امور کے بارے میں بروقت رہنمائی فراہم کریں گے، محسن نقوی

کراچی (این این آئی) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) نے ملک بھر کے تمام زونل دفاتر میں ڈیپارچر فیسلی ٹیشن ڈیسک قائم کر دیے ہیں، جن پر عمل درآمد فوری طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔ ان ڈیسکوں کا مقصد بیرونِ ملک (بقیہ نمبر 7)

معیشت اور امن کے میدان میں آج پاکستان بھارت کے مقابلہ میں، بہت آگے نکل گیا ہے، رانا تنویر حسین

شیخوپورہ (این این آئی) وفاقی وزیر نیشنل فوڈ سکیورٹی اینڈ ریسرچ رانا تنویر حسین نے کہا ہے کہ معیشت اور امن کے میدان (بقیہ نمبر 8)

مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کے قیام کا واحد راستہ ہے، شہباز شریف

پانچ جنوری ہمیں اس تاریخی عہد کی یاد دلاتا ہے جو عالمی برادری نے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں میں کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کو تسلیم اور یقینی بنانے کیلئے کیا تھا

بھارت تمام تر جبر و تشدد اور ہتھکنڈوں کے باوجود کشمیری عوام کے عزم کو پست اور ان کے حقِ خودارادیت کی جدوجہد کو دبا نہیں سکا، غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر قبضہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام گزشتہ تقریباً آٹھ دہائیوں سے بھارتی قابض افواج کے مظالم کا سامنا کر رہے ہیں

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کے حقِ خودارادیت کے لیے جاری جدوجہد کی بھرپور اور غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام گزشتہ تقریباً آٹھ دہائیوں سے بھارتی قابض افواج کے مظالم کا سامنا کر رہے ہیں، مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ہی جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کے قیام کا واحد راستہ ہے۔ وزیر اعظم آفس کے میڈیا ونگ کی طرف سے جاری بیان کے مطابق وزیر اعظم نے یوم حق خودارادیت کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ آج جب ہم ''یوم حق خودارادیت'' منا رہے ہیں تو ہم (بقیہ نمبر 10)

لاہور: چیئرمین سینیٹ یوسف رضا گیلانی، سابق وزیراعلیٰ پنجاب حمزہ احمد خان سمیت دیگر سینئر لیگی رہنما خواجہ سعد رفیق کی بیٹی کی شادی کی تقریب میں شریک ہیں۔

پاکستان میں بڑھتی غربت کا اثر لوگوں کی خوراک تک پہنچ گیا ہے، مزمل اسلم

پشاور (این این آئی) پاکستان میں بڑھتی غربت کا اثر لوگوں کی خوراک تک پہنچ گیا ہے آٹا، (بقیہ نمبر 13)

ملک کے سیاسی حالات اچھے نہیں، سیاسی جماعتیں ذمے داری پوری کریں، مولا بخش چانڈیو

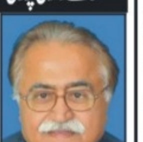

حیدرآباد (این این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما مولا بخش چانڈیو نے کہا ہے کہ ملک کے (بقیہ نمبر 12)

گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی کی لکی مروت میں دہشتگردوں کی فائرنگ کی شدید مذمت

پشاور (این این آئی) گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی نے ضلع لکی مروت میں دہشتگردوں کی (بقیہ نمبر 11)

پی آئی اے نے رمضان میں پروازوں پر افطار کے لیے کھجوروں کی خریداری کا ٹینڈر جاری کر دیا

ٹینڈر کیلئے درخواست پی آئی اے سپلائی چین شعبہ کو 14 جنوری تک ارسال کرنا ہوگی، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) پی آئی اے کے شعبہ فوڈ سروسز کی درخواست پر سپلائی چین ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر جاری کر دیا، رمضان المبارک کیلئے 30 سے 35 گرام وزن کے ایک ایک لاکھ 30 کھجوروں کے پیکٹ فراہم کیے جائیں، 200 ملی لیٹر کے لاکھوں جوسز کیلئے بھی (بقیہ نمبر 9)

مسئلہ کشمیر تقسیم پاک و ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے، ایاز صادق

پاکستان کشمیری عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا اور ان کی عظیم قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا، اسپیکر قومی اسمبلی کا یوم حق خودارادیت کشمیر پر پیغام

اسلام آباد (این این آئی) سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کو ان کا بنیادی اور ناقابلِ تنسیخ حقِ خودارادیت دینا عالمی برادری کی اخلاقی اور قانونی ذمہ داری ہے، مسئلہ کشمیر برصغیر کی تقسیم کا نامکمل ایجنڈا ہے جس کا منصفانہ حل اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی (بقیہ نمبر 14)

قومی معیشت پر اثر انداز ٹیکس مقدمات کے فوری فیصلے ترجیح ہوں گے، چیف جسٹس

قومی معیشت پر اثر انداز ٹیکس مقدمات کے فوری فیصلے عدالتی ترجیح ہوں گے، ٹیکس مقدمات میں تاخیر سرمایہ کاری اور معاشی استحکام کے لیے نقصان دہ ہے

اسلام آباد (ویب ڈیسک) چیف جسٹس پاکستان یحییٰ آفریدی نے کہا ہے کہ قومی معیشت پر اثر انداز ہونے والے ٹیکس مقدمات کے فوری فیصلے آئندہ ترجیح ہوں گے۔ چیف جسٹس یحییٰ آفریدی کی زیر صدارت اہم ٹیکس مقدمات کے جلد فیصلوں کی حکمتِ عملی کے حوالے سے اعلیٰ سطح اجلاس کا اعلامیہ جاری کر دیا گیا، جسٹس میاں گل حسن اورنگزیب، چیئرمین ایف بی آر، ممبر لیگل ایف بی آر اور اعلیٰ حکام نے (بقیہ نمبر 29)

پنجاب، خیبر پختونخواہ بارڈر پر خوارجی دہشتگردوں کا بڑا حملہ پسپا

دہشتگرد چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر چاروں اطراف سے چیک پوسٹ پر حملہ آور ہوئے

تونسہ/لاہور (این این آئی) پنجاب پولیس اور سی ٹی ڈی نے تونسہ میں کامیاب کارروائی کرتے ہوئے سرحدی چیک پوسٹ پر بڑا دہشتگرد حملہ ناکام بنا دیا، پنجاب، خیبر پختونخواہ بارڈر پر خوارجی دہشتگردوں کا بڑا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ 15 سے 20 خوارجی دہشتگردوں نے سرحدی حدود میں قائم پولیس چیک پوسٹ پر منظم حملہ کیا۔ خوارجی دہشتگرد چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر چاروں اطراف سے چیک پوسٹ پر حملہ آور ہوئے۔ دہشتگردوں نے حملے کے (بقیہ نمبر 17)

فیصل آباد میں 2026 کے بڑے ترقیاتی منصوبے کا آغاز

مکو آنہ (این این آئی) فیصل آباد میں 2026 کے بڑے ترقیاتی منصوبے کا آغاز۔ جڑانوالہ روڈ پر میٹرو بس منصوبہ کے ارتھ ورک پر کام شروع۔۔ جڑانوالہ روڈ، جھنگ روڈ پر مٹی کے نمونے، سیمپل کولیکشن جاری۔۔ فیصل آباد میٹرو بس منصوبے کے لئے 120 ارب (بقیہ نمبر 16)

پولیس کا کچے میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن، لونڈ گینگ کا سرغنہ ہلاک

ہلاک ڈاکو قتل، اغواء اور ڈکیتی کے درجنوں مقدمات میں مطلوب تھا، تین ڈاکو زخمی

لاہور (این این آئی) پنجاب کے علاقے راجن پور کے کچے میں پولیس کے ڈاکوؤں کے خلاف انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن میں لونڈ گینگ کا سرغنہ ہلاک ہو گیا۔ ڈی پی او راجن پور کے مطابق پولیس کی بھاری نفری نے اطلاع پر آپریشن کیا اور جب لونڈ گینگ کے ٹھکانوں میں داخل ہوئی تو وہاں مسلح افراد نے اہلکاروں پر فائرنگ کر دی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک ڈاکو ہلاک ہوا اور 3 ڈاکو زخمی ہوئے جب کہ ڈاکو اپنے زخمی ساتھیوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ بعد ازں (بقیہ نمبر 15)

لاہور: وزیر بلدیات پنجاب ذیشان رفیق مثالی گاؤں اور لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

لاہور: صوبائی وزیر صحت و چیئرمین کابینہ کمیٹی امن و امان خواجہ سلمان رفیق رابطۃ المدارس کے ہیڈ آفس میں عہدیداران سے ملاقات کر رہے ہیں۔

پاکستان سمیت دنیا بھر میں 2026 کے پہلے سپر مون کا نظارہ

کراچی (این این آئی) سال 2026 کا پہلا سپر مون نظر آ گیا یہ دلکش منظر پاکستان سمیت دنیا بھر میں دیکھا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب 2026 کا پہلا سپر مون دیکھا گیا۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں یہ دلکش فلکیاتی نظارہ کیا گیا۔ سپارکو کے مطابق سپر مون کے نظارے کے وقت زمین سے (بقیہ نمبر 30)

ایبٹ آباد، سیاحتی مقامات پر برفباری دوبارہ شروع، کئی مقامات پر سڑکیں عارضی بند

ڈرائیور حضرات گلیات سفر کے دوران گاڑیوں کے ٹائروں پر چین کے استعمال کو یقینی بنائیں

ایبٹ آباد (این این آئی) خیبر پختونخوا کے ضلع ایبٹ آباد کے سیاحتی مقامات پر برفباری کا سلسلہ دوبارہ شروع اور سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ ڈائریکٹر جنرل گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی شاہ رخ علی کی ہدایت پر جی ڈی اے کا عملہ ہائی الرٹ کر دیا گیا، نتھیا گلی، ٹھنڈیانی اور گلیات میں کئی مقامات پر راستے برف کے باعث عارضی طور پر بند ہو گئے۔ شاہ رخ علی نے کہا کہ ہیوی مشینری سڑکوں کی صفائی میں مصروف ہے، کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری مدد فراہم کی جا رہی ہے، (بقیہ نمبر 18)

وزیراعلیٰ خیبر پختونخواہ کی پنجاب اسمبلی آمد کے موقع پر ہنگامہ آرائی کی تحقیقاتی رپورٹ آئی جی پنجاب کو بھجوانے کا فیصلہ

لاہور (این این آئی) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ سہیل افری کی پنجاب اسمبلی آمد کے موقع پر ہنگامہ آرائی کی تحقیقاتی رپورٹ آئی جی پنجاب کو بھجوانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ تحقیقاتی رپورٹ کے ہمراہ ضروری دستاویزات اور ثبوت بھی آئی جی پنجاب کو بھجوائے جائیں گے۔ رپورٹ کے ساتھ ہنگامہ آرائی میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارش بھی کی جائے گی۔ بتایا گیا ہے (بقیہ نمبر 31)

لاہور: وزیر ہاؤسنگ پنجاب بلال یاسین ہونی روڈ سے بھائی چوک تک پیدل چل کر تعمیراتی کاموں کا جائزہ لے رہے ہیں۔

مریم نواز شریف کی ہدایت پر سی ایم انسپکشن ٹیم فیلڈ میں متحرک

وزیراعلیٰ کی ہدایت پر عوام کو سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے سی ایم انسپکشن ٹیموں کی ہسپتالوں میں چیکنگ

لاہور (این این آئی) سروس ڈیلیوری میں بہتری اور گڈ گورننس کے لئے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے قابل تحسین اقدام اٹھایا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے گڈ گورننس کا نیا ماڈل متعارف کرا دیا۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر سی ایم انسپکشن ٹیم فیلڈ میں متحرک ہو چکی ہے۔ انسپکشن ٹیم کی طرف سے وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کو روانہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے، روانہ مانیٹرنگ کے لئے ڈیش بورڈ بھی فنکشنل کر دیا (بقیہ نمبر 19)

شدید دھند کے باعث کئی پروازیں منسوخ، متعدد تاخیر کا شکار

پروازیں منسوخ اور تاخیر کا شکار ہونے کی وجہ سے مسافروں، عزیز و اقارب کو شدید مشکلات کا سامنا

لاہور (این این آئی) خراب موسم، دھند اور حدِ نگاہ میں کمی کے باعث ملک کے مختلف ایئرپورٹس پر کئی پروازیں منسوخ اور متعدد تاخیر کا شکار رہیں جس کی وجہ سے مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایئرپورٹ ذرائع کے مطابق پی آئی اے کی صبح 8 بجے کراچی سے لاہور آنے والی پانچ گھنٹے تاخیر کا شکار رہی، کراچی ایئرپورٹ پر امارات، ایئر سیال، ایئر بلو، پی آئی اے اور چائنا ایئر کی پروازیں منسوخ ہو گئیں۔ لاہور ایئرپورٹ سے کراچی جانے والی پرواز پی کے 302، ایئر سیال (بقیہ نمبر 32)

نوجوان کو مکمل کاغذات کے ہونے کے باوجود آف لوڈ کر دیا گیا

ایف آئی اے افسر نے اجازت کے عوض 2 لاکھ رشوت مانگی تھی اس اہلکار کی جانب سے رشوت طلبی پر وزیر داخلہ نوٹس لیں، متاثرہ نوجوان

کراچی (این این آئی) کراچی ایئرپورٹ پر بیرون ملک جانے والے نوجوان کو مکمل کاغذات کے ہونے کے باوجود سفر سے روک دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق آذربائیجان جانے والے نوجوان کو جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر مکمل کاغذات کے باوجود آف لوڈ کر دیا گیا۔ نوجوان نے الزام عائد کیا کہ ایف آئی اے افسر نے اجازت کے عوض 2 لاکھ رشوت مانگی تھی اس اہلکار کی جانب سے رشوت طلبی پر وزیر داخلہ نوٹس لیں۔ ویڈیو بیان میں نوجوان نے کہا کہ ایک اہلکار (بقیہ نمبر 22)

گوادر، دہشت گردوں کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید، موٹر سائیکل پر سوار دوسرا اہلکار شدید زخمی

کوئٹہ (این این آئی) گوادر کے علاقے جیونی پانوان میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید ہو گیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق پولیس اہلکار موٹر سائیکل پر گشت کر رہا تھا کہ دہشت گردوں نے فائرنگ کر دی جس سے اہلکار موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ فائرنگ سے موٹر سائیکل (بقیہ نمبر 21)

مقامی سطح پر ادویات کی تیاری، ملک میں ویکسین فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ

ویکسین فنڈ تجارتی اصولوں کے تحت پیشہ وارانہ انداز میں چلایا جائے گا

لاہور (این این آئی) ملک میں پہلی بار مقامی سطح پر ادویات کی تیاری کی پالیسی کے تحت ویکسین فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ مقامی سطح پر ادویات کی تیاری کی پالیسی کی دستاویز کے مطابق ملک میں چند برس میں ویکسین کا درآمدی بل ایک ارب 20 کروڑ ڈالر سے متجاوز ہونے کا خدشہ ہے، مقامی سطح پر ویکسین کی تیاری سے تقریباً 50 کروڑ ڈالر کی سالانہ بچت ہوگی۔ مقامی (بقیہ نمبر 20)

کراچی منی پاکستان ہے اور پیپلز پارٹی شہر سے دشمنی کرتی ہے، حافظ نعیم الرحمٰن

امریکا نے دنیا کے تمام قوانین کو روندتے ہوئے وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو اغواء کیا، اب امریکا کی جارحانہ پالیسی کا سلسلہ نہیں چلے گا

کراچی (این این آئی) امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمان نے کہا ہے کہ کراچی منی پاکستان ہے اور پیپلز پارٹی کراچی سے دشمنی کرتی ہے، امریکا نے دنیا کے تمام قوانین کو روندتے ہوئے وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو اغواء کیا، اب امریکا کی جارحانہ پالیسی کا سلسلہ نہیں چلے گا، پاکستان کی حکومت کو سمجھنا چاہیے، امریکی ایجنڈا پورا کرنے میں خیر نہیں ہوگی۔ پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکا نے دنیا کے (بقیہ نمبر 33)

پی ٹی اے نے درآمد کردہ موبائل فونز پر بھاری ٹیکسوں میں کمی کی حمایت کر دی

اگر ٹیکسوں میں مناسب کمی کی جائے تو نہ صرف عوام کو ریلیف ملے گا بلکہ موبائل فونز کی قانونی درآمد میں بھی اضافہ ہوگا، پی ٹی اے

کراچی (این این آئی) پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) نے بیرونِ ملک سے درآمد کیے جانے والے موبائل فونز پر عائد بھاری ٹیکسوں میں کمی کی حمایت کر دی ہے، جس کے بعد 2026 میں پاکستان میں موبائل فونز کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ پی ٹی اے حکام کے مطابق موجودہ ٹیکس پالیسی کے باعث عوام کی ایک بڑی تعداد جدید اسمارٹ فونز (بقیہ نمبر 24)

جنید اکبر سمیت پی ٹی آئی کے سینئر رہنماؤں کا لاہور کے خفیہ دورے کا انکشاف

لاہور (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخواہ کے صدر جنید اکبر اور سابق سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر کے لاہور کے خفیہ دورے کا انکشاف ہوا ہے جہاں انہوں نے مختلف مقامات پر ملاقاتیں کیں۔ نجی ٹی وی نے ذرائع کے (بقیہ نمبر 23)

پی آئی اے نے رمضان میں پروازوں پر افطار کے لیے کھجوروں کی خریداری کا ٹینڈر جاری کر دیا

کراچی (این این آئی) پی آئی اے کا رمضان میں پروازوں پر افطار کے لیے کھجوروں کی خریداری کا ٹینڈر جاری کر دیا۔ پی آئی اے کے شعبہ فوڈ سروسز کی درخواست پر سپلائی چین ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر جاری کر دیا، رمضان المبارک کیلیے 30 سے 35 گرام وزن کے ایک ایک لاکھ 30 کھجوروں کے پیکٹ فراہم کیے جائیں، 200 ملی لیٹر کے لاکھوں جوسز کے لیے بھی ٹینڈر جاری (بقیہ نمبر 25)

مظفر آباد: وزیراعظم آزاد جموں و کشمیر فیصل ممتاز راٹھور اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

لاہور کمشنر لاہور ڈویژن مریم خان ضلع لاہور میں محفوظ بسنت، فیسٹیول کے حوالے سے اجلاس میں انتظامیہ کو ہدایات جاری کر رہی ہیں۔

ایف بی آر نے قانون کی خلاف ورزی پر سفینہ شوگر ملز میں چیوٹس سیل کر دیئے

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم پاکستان کی ہدایات پر سال 2025-26 کے لیے گنے کے کرشنگ سیزن کے آغاز کے بعد فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے چینی کی پیداوار کی نگرانی کیلئے ایک جدید اور مؤثر مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرایا ہے۔ اس وقت شوگر سیکٹر میں نگرانی کے پانچ (بقیہ نمبر 27)

راولپنڈی میں دفعہ 144 کے نفاذ میں مزید توسیع کر دی گئی

شہر بھر میں دفعہ 144 کا اطلاق اب 7 جنوری تک برقرار رہے گا

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی میں امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے دفعہ 144 کے نفاذ میں مزید توسیع کر دی ہے۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی حسن وقار چیمہ کی جانب سے اس حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے جس کے مطابق شہر بھر میں دفعہ 144 کا اطلاق اب 7 جنوری تک برقرار رہے گا۔ نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ اس دوران راولپنڈی میں ہر قسم کے جلسے، جلوس، ریلیوں اور عوامی اجتماعات پر مکمل پابندی عائد (بقیہ نمبر 26)

تحریک تحفظ آئین پاکستان کا قومی مذاکراتی کمیٹی کی قومی کانفرنس میں شرکت سے انکار

بانی پی ٹی آئی عمران خان نے مذاکرات کا اختیار تحریک تحفظ آئین پاکستان کو دیا ہے، قومی مذاکراتی کمیٹی کی قومی کانفرنس 7 جنوری کو ہوگی

اسلام آباد (این این آئی) قومی مذاکراتی کمیٹی نے اپنی مجوزہ قومی کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے تحریک تحفظ آئین پاکستان سے رابطہ کیا اور کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق تحریک تحفظ آئین پاکستان نے قومی مذاکراتی کمیٹی کی کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ ذرائع نے کہا کہ ہمیں دعوت نامہ موصول ہوا ہے، مگر ہم نے شرکت سے انکار (بقیہ نمبر 34)

بار ایسوسی ایشن جہانیاں کے الیکشن 10 جنوری کو ہوں گے

جہانیاں (این این آئی) بار ایسوسی ایشن جہانیاں کے الیکشن 10 جنوری ہفتہ کو ہوں گے، وکلاء اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے، امیدواران کی حتمی لسٹ جاری کر دی گئی ، ، بار عہدوں اور مجلس عاملہ سمیت 12 مختلف سیٹوں کیلئے 24 امیدوار میدان میں (بقیہ نمبر 35)

متنازعہ گانا ''نک دا کوکا'' گائے جانے پر والڈسٹی اتھارٹی کے تین اہلکار معطل

لاہور (این این آئی) لاہور میں والڈسٹی اتھارٹی کی جانب سے منعقدہ ایک تقریب میں متنازعہ گانا ''نک دا کوکا'' گائے جانے (بقیہ نمبر 36)

بھارت نے ماضی میں کرکٹ کو سیاست کی نذر کیا اور آئی سی سی کو انڈین کرکٹ لیگ بنا کر رکھ دیا، گورنر سندھ

بھارت نے سیاست کو کرکٹ میں شامل کر کے کھیل کی روح کو مجروح کیا

کراچی (این این آئی) گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری نے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے اپنی ٹیم کو بھارت نہ بھیجنے کے فیصلے پر ردِعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے ماضی میں کرکٹ کو سیاست کی نذر کیا اور آئی سی سی کو انڈین کرکٹ لیگ بنا کر رکھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی (بقیہ نمبر 37)

کوئٹہ: ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر سے وزیراعظم یوتھ پروگرام کے فوکل پرسن برائے بلوچستان میر سجاد رئیسانی ملاقات کر رہے ہیں

ایک پارٹی کے سربراہ کو سزا مل رہی ہے تو ڈھنڈورا نہ پیٹیں، مکافاتِ عمل ہے، رانا ثنا اللہ

اگر کسی نے ہمیں ووٹ نہیں دیا تو اس کیخلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی، ان کی درخواستیں بھی سنیں گے، مشیر وزیراعظم

مکوآنہ/فیصل آباد (این این آئی) مشیر وزیر اعظم و سینیٹر رانا ثنا اللہ نے کہا ہے کہ اگر آج ایک پارٹی سربراہ کو سزا مل رہی ہے تو ڈھنڈورا نہ پیٹیں، مکافاتِ عمل ہے، اگر کسی نے ہمیں ووٹ نہیں دیا تو اس کیخلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی، ان کی درخواستیں بھی سنیں گے۔ اتوار کو یہاں 30 چک میں ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح پر شرکا سے خطاب رانا ثنا اللہ نے کہا کہ گیس کی فراہمی کا افتتاح ہوا ہے جنہوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں (بقیہ نمبر 28)

خیبر پختونخوا میں بڑی مثبت تبدیلی نظر آرہی ہے، امیر مقام

عوام نے سچ اور جھوٹ، وفاداری اور بے وفائی میں فرق کرنا شروع کر دیا ہے، وفاقی وزیر برائے امورِ کشمیر، گلگت بلتستان

بٹ خیلہ (این این آئی) وفاقی وزیر برائے امورِ کشمیر، گلگت بلتستان وسیفران اور صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) خیبر پختونخوا انجینئر امیر مقام نے کہا ہے کہ خیبر پختونخوا میں بڑی مثبت تبدیلی نظر آرہی ہے، عوام نے سچ اور جھوٹ، وفاداری اور بے وفائی میں فرق کرنا شروع کر دیا ہے، خیبر پختونخوا کی حکومت نے 13 سالہ دور میں عوام کو تعلیم، صحت، روزگار اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں کچھ نہیں دیا، سال 2025 میں پاکستان نے کامیابیاں حاصل کی۔

عدلیہ پر تنقید کی بجائے انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے' پنجاب بار کونسل

اونر شپ پراپرٹی آرڈیننس سے متعلق عدالتی فیصلہ آئین و قانون کے مطابق ہے' وائس چیئرمین اشفاق کھوٹ

لاہور (این این آئی) پنجاب بار کونسل کے وائس چیئرمین چودھری محمد اشفاق کھوٹ نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ سے منظور شدہ آئینی اصلاحات کے ذریعے انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جا سکتا ہے جس کے لیے حکومت کو عوامی مفادات میں قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے، اونر شپ پراپرٹی آرڈیننس کے اقدام سے لگتا ہے کہ حکومت من مرضی کے فیصلوں پر یقین رکھتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ عوامی مفادات میں آنے والے فیصلے پر منظم طریقے سے عدلیہ مخالف تحریک کا آغاز کر دیا گیا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حکومتوں نے ہمیشہ عدلیہ پر حملے کر کے انصاف کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی بے جا کوششیں کی ہیں مگر وکلاء برادری ایسے اقدامات کے خلاف ہمیشہ سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئی ہے۔ عدلیہ پر بے جا تنقید اور کردار کشی انصاف کی راہ میں روڑے اٹکانے کے مترادف ہے۔

مچھیرے نے دریائے راوی سے 102 کلو وزنی مچھلی پکڑ لی

لاہور (این این آئی) مچھیرے نے دریائے راوی سے 102 کلو وزنی مچھلی پکڑ لی۔ بتایا گیا ہے کہ کرتار پور کے نواحی علاقے حکیم پورہ کے نوجوان نے 102 کلو وزنی مچھلی کا شکار کر کے علاقہ مکینوں کو حیران کر دیا۔ دریائے راوی سے مچھلی پکڑنے والے نوجوان محمد عارف نے کہا کہ مچھلی 2 لاکھ روپے میں فروخت کروں گا۔ خیال رہے کہ دو روز قبل بھی 65 کلوگرام وزنی مچھلی پکڑی گئی تھی اور مچھلی ایک لاکھ میں فروخت کی تھی۔

اسلام آباد: ایس پی سٹی زون ڈاکٹر ایاز حسین اور ایس پی انڈسٹریل ایریا زون خالد محمود اعوان ڈیوٹی پوائنٹ کا دورہ کررہے ہیں

خیبر پختونخوا حکومت کے اقدامات سے عوام مستفید ہو رہے ہیں، ڈاکٹر امجد علی

ہنگامی حالات میں فوری طبی امداد کے لیے ایک خصوصی ریسکیو گاڑی بھی موجود ہے، جسے منی ہسپتال کا درجہ حاصل ہے، وزیر ہاؤسنگ

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا کے وزیر برائے ہاؤسنگ ڈاکٹر امجد علی نے کہا ہے کہ حکومتی اقدامات سے عوام براہ راست مستفید ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریسکیو 1122 کی نئی اور جدید سہولیات سے آراستہ عمارت تحصیل بریکوٹ کے عوام کے لیے تحفہ ہے۔ ڈاکٹر امجد علی نے کہا کہ عمارت کی تعمیر کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کیا گیا ہے، جہاں سے امدادی کارروائیاں اور بروقت ریسپانس کم سے کم وقت میں یقینی ہوگا۔ صوبائی وزیر کا کہنا تھا کہ بائی پاس روڈ پر قائم اس عمارت میں ریسکیو اہلکاروں کے لیے وارم اپ اور ٹریننگ ایریا، عوام کو قدرتی آفات سے محفوظ رکھنے کے لیے خصوصی آگاہی پروگرام، اور گشتی ٹیمیں شامل ہیں جو سیلاب اور دیگر ممکنہ قدرتی آفات سے قبل عوام کو بروقت آگاہی فراہم کریں گی۔ اس کے علاوہ ایک جدید کنٹرول روم بھی قائم کیا گیا ہے، جس کے ذریعے علاقے کے مکینوں سے تیز تر رابطہ ممکن بنایا گیا ہے۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ ہنگامی حالات میں فوری طبی امداد کے لیے ایک خصوصی ریسکیو گاڑی بھی موجود ہے

امریکا نے سب سے بڑے تیل ذخائر پر قبضہ کر لیا، علی موسیٰ گیلانی

امریکی تیل کمپنیاں تیل نکالیں گی، اب امریکا مغرب مشرق وسطیٰ میں تیل سپلائی متاثر ہونے پر محفوظ ہوگا، بیان

ملتان (نمائندہ خصوصی) پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما علی موسیٰ گیلانی نے کہا ہے کہ امریکا نے سب سے بڑے تیل ذخائر پر قبضہ کرلیا ہے، اب امریکی تیل کمپنیاں وینزویلا سے تیل نکالیں گی۔ ایک بیان میں پیپلز پارٹی رہنما علی موسیٰ گیلانی نے امریکا کی جانب سے وینزویلا کے خلاف فوجی کارروائی کے معاملے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ امریکا نے سب سے بڑے تیل ذخائر پر قبضہ کرلیا ہے، یہ پیش رفت عالمی طاقت کے توازن میں بڑی تبدیلی ہے۔

کراچی میں داماد کو قتل کرنے والا سسر بیٹے سمیت گرفتار

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے تھانہ سچل کی حدود میں بیٹوں کے ساتھ ملکر داماد کو تشدد کے بعد قتل کرنے والے سسر کو بیٹے سمیت پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اطلاعات کے مطابق سچل پولیس نے بیٹوں کے ہمراہ مل کر داماد کو تشدد کا نشانہ بنا کر قتل کرنے والے سسر کو بیٹے سمیت گرفتار کرلیا۔ پولیس کے مطابق سسر کی شناخت شوکت جبکہ بیٹے کی شناخت متھن عرف کاشف کے نام سے کی گئی۔

ماہر فلکیات کی رمضان المبارک، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی ممکنہ تاریخوں کی پیشگوئی

رمضان کا چاند 18 فروری، شوال کا چاند 20 مارچ، عید الاضحیٰ 27 مئی کو ہونے کا امکان

اسلام آباد (این این آئی) ماہر فلکیات کی رمضان المبارک، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی ممکنہ تاریخوں کی پیشگوئی کی گئی ہے اور پاکستان میں رمضان کا چاند 18 فروری کو نظر آنے کا امکان ہے، ماہر فلکیات نے رمضان المبارک، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی ممکنہ تاریخوں کی پیشگوئی کردی۔ ماہر فلکیات ڈاکٹر فہیم ہاشمی نے کہا کہ پاکستان میں رمضان کا چاند 18 فروری کو نظر آنیکا امکان ہے، یکم رمضان 19 فروری کو ہونے کا امکان ہے، شوال کا چاند 20 مارچ کو نظر آنے کا امکان، عید الفطر 21 مارچ کو ہوگی۔ ماہر فلکیات کے مطابق ذوالحج کا آغاز 17 مئی سے ہونے کا امکان ہے، سائنسی بنیادوں پر عید الاضحیٰ 27 مئی کو ہونے کا امکان ہے۔

کراچی: آئی جی سندھ جاوید عالم اوڈھو سینٹرل پولیس آفس میں مختلف محکموں کے تعارفی اجلاس کی صدارت کررہے ہیں۔

ستھرا پنجاب پروگرام کا ماڈل دیگر صوبوں اور بین الاقوامی شہروں کے لیے مثال ہے' احسن افضل کھوکھر

خیبر پختونخواہ، سندھ حکومت کی جانب سے "ستھرا پنجاب مہم" میں دلچسپی لینا وزیر اعلیٰ مریم نواز کے ویژن کی کامیابی ہے

رائے ونڈ (این این آئی) مسلم لیگ (ن) کے رہنما احسن افضل کھوکھر نے کہا ہے کہ خیبر پختونخواہ اور سندھ حکومت کی جانب سے "ستھرا پنجاب مہم" میں دلچسپی لینا وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ویژن کی کامیابی ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ مہم اب صرف پنجاب تک محدود نہیں رہی بلکہ دیگر صوبوں میں بھی اس کے ماڈل کو اپنانے کی خواہش ظاہر ہو رہی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ پنجاب حکومت نے اپنے صفائی اور ماحولیات کے پروگرام کو اس قدر موثر اور کامیاب بنایا ہے کہ باقی صوبوں نے بھی ستھرا پنجاب پروگرام کے ماڈل کی تفصیلات طلب کی ہیں اور اسے اپنے علاقوں میں نافذ کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ یہ قیادت، وژن اور منصوبہ بندی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے کہ خیبر پختونخوا اور سندھ حکومت نے بھی اس پروگرام میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔

ریاستی جبر عوام میں مزید بے چینی پیدا کر رہا ہے' رانا جاوید عمر

رائے ونڈ (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف کے رہنما رانا جاوید عمر نے کہا ہے کہ جب تک ملک میں سیاسی استحکام نہیں آئے گا، معاشی استحکام کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا، سرمایہ کار کا اعتماد، کاروباری سرگرمیاں اور عوام کو ریلیف صرف اسی صورت ممکن ہے جب عوامی مینڈیٹ کا احترام کیا جائے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ بانی چیئرمین عمران خان کو ناحق، سیاسی انتقام کے تحت قید میں رکھا گیا ہے

پبلک ڈے کے انعقاد کا بنیادی مقصد عوامی مسائل کا فوری حل یقینی بنانا ہے، شفیع جان

حکومتِ خیبر پختونخوا، وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی ولولہ انگیز قیادت میں عوام دوست پالیسیوں پر عمل پیرا ہے، معاون خصوصی اطلاعات

پشاور (این این آئی) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے معاونِ خصوصی برائے اطلاعات و تعلقات عامہ شفیع اللہ جان نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت عوامی مسائل کے بروقت، شفاف اور پائیدار حل پر مکمل یقین رکھتی ہے اور عوامی نمائندے عوام کی دہلیز پر جا کر ان کے مسائل سن رہے ہیں تا کہ عوام کو فوری ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ پبلک ڈے کا بنیادی مقصد عوام اور حکومت کے درمیان فاصلے کم کرنا اور مسائل کے حل کے عمل کو تیز تر بنانا ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار اتوار کو پبلک ڈے کے موقع پر ہنگو پھاٹک، کوہاٹ میں واقع اپنے دفتر میں عوامی وفود سے ملاقات کے دوران کیا۔ اس موقع پر ضلع کوہاٹ اور گرد و نواح کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے شہریوں، سماجی رہنماؤں اور معززینِ علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور اپنے درپیش مسائل سے معاونِ خصوصی کو آگاہ کیا۔ شہریوں نے بجلی، گیس، پانی، صفائی، سڑکوں کی خستہ حالی، نکاسی آب، صحت و تعلیم کی سہولیات، سرکاری دفاتر میں تاخیر اور دیگر عوامی نوعیت کے مسائل پیش کئے۔

لاہور: جامعہ نعیمیہ میں ختم بخاری شریف کی نشست سے شیخ الحدیث علامہ نصیر الدین خطاب کر رہے ہیں۔

نواب شاہ، قاضی احمد ٹول پلازہ پر مویشیوں سے بھرا ٹریلر اُلٹ گیا، 3 سو سے زائد بکریاں ہلاک

نواب شاہ (این این آئی) قاضی احمد قومی شاہراہ ٹول پلازہ کے قریب مویشیوں سے بھرا ٹریلر الٹ گیا، حادثے میں 300 بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق نواب شاہ میں قومی شاہراہ قاضی احمد ٹول پلازہ کے قریب مویشیوں سے بھرا ٹریلر اُلٹ گیا، حادثے میں تین سو سے زائد بھیڑ اور بکریاں ہلاک ہوگئیں جبکہ ٹریلر میں سوار پانچ افراد بھی زخمی ہوئے۔ ریسکیو حکام کے مطابق زخمیوں کو تحصیل ہیڈکوارٹر اسپتال منتقل کر دیا گیا

کراچی، پولیس مقابلوں کے دوران زخمی سمیت 6 ملزمان گرفتار، اسلحہ برآمد

زخمی ملزمان کو طبی امداد کے لیے عباسی شہید اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے' گرفتار ملزم سے اسلحہ بھی برآمد

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے مختلف علاقوں میں پولیس اور مسلح ملزمان کے درمیان مبینہ مقابلوں کے دوران 7 ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق ضلع ملیر کے علاقے سواتی محلہ کے قریب قائد آباد پولیس اور مسلح ڈاکوؤں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا، دو طرفہ فائرنگ کے نتیجے میں ایک ملزم زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا جبکہ اس کا ساتھی فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گیا۔ ترجمان ایس ایس پی ملیر کے مطابق گرفتار زخمی ملزم کی شناخت ذیشان ولد مقبول احمد کے نام سے ہوئی ہے، جس کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ، گولیاں، موبائل فون اور نقدی برآمد کی گئی۔ زخمی ملزم کو طبی امداد کے لیے جناح ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ اس کا کرمنل ریکارڈ مختلف تھانوں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ برآمد اسلحہ فرانزک کے لیے روانہ کر دیا گیا اور فرار ملزم کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

پنجاب کے 4500 ہسپتال اور دیہی مراکز نادرا سے منسلک کرنے کا ہدف مقرر

بچوں کی پیدائش، شہریوں کی وفات کی اطلاع براہِ راست یونین کونسلز، نادرا کو موصول ہوگی

لاہور (این این آئی) پنجاب حکومت نے صوبے کے 4500 سے زائد ہسپتال اور دیہی صحت مراکز کو نادرا کے جدید سسٹم سے منسلک کرنے کا ہدف مقرر کر دیا ہے۔ نادرا نے سول رجسٹریشن اینڈ وائٹل سٹیٹکس سسٹم کا دائرہ کار مزید بڑھا دیا ہے اور ریجنل ہیڈ آفس کے تحت متعدد ہسپتالوں میں جدید آلات فراہم کر دیئے گئے ہیں، اس کے نتیجے میں قصور، ننکانہ اور سیالکوٹ کے ہسپتال نادرا کے جدید سی آر وی ایس سسٹم سے منسلک ہو چکے ہیں۔

عمر کی بنیاد پر سوشل میڈیا تک رسائی کو مرحلہ وار منظم کیا جائے' رضا الرحمان

سوشل میڈیا کے استعمال بارے واضح پالیسی، والدین کی اجازت، نگرانی کے ڈیش بورڈ فراہم کیے جائیں' مذاکرے سے خطاب

لاہور (این این آئی) عمر کی بنیاد پر سوشل میڈیا تک رسائی کو مرحلہ وار منظم کیا جائے، نادرا سے منسلک عمر کی تصدیق کا نظام لازمی قرار دیا جائے، والدین کی اجازت اور نگرانی کے ڈیش بورڈ فراہم کیے جائیں خاص طور پر سکولوں میں سوشل میڈیا کے استعمال پر واضح پالیسی بنائی جائے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز ماہر تعلیم اور نوجوانوں کی ترقی کے علمبردار رضا الرحمان نے "سوشل میڈیا کا بڑھتا رجحان اور ہمارے بچے" کے موضوع پر منعقدہ مذاکرے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر والدین اور دیگر مقررین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ رضا الرحمان نے پاکستان میں بچوں اور نوعمروں کے لیے سوشل میڈیا کے غیر محفوظ استعمال پر گہری تشویش کا اظہار اور جامع قومی پالیسی بنانے کی تجویز دیتے ہوئے کہا کہ مختلف تحقیقی شواہد کے مطابق سوشل میڈیا کے غیر محدود استعمال سے طلبہ میں ذہنی دباؤ، توجہ کی کمی، نیند کی خرابی، تعلیمی کارکردگی میں کمی اور ہراسانی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

کسٹمز انفورسمنٹ ڈی آئی خان نے پانچ کروڑ روپے سے زائد مالیت کا اسمگل شدہ سامان ضبط کرلیا

اسلام آباد/ڈیرہ اسماعیل خان (این این آئی) کلکٹریٹ آف کسٹمز انفورسمنٹ پشاور کے کسٹمز انفورسمنٹ ڈویژن ڈیرہ اسماعیل خان نے اسمگلنگ کے خلاف کارروائیاں کرتے ہوئے پانچ کروڑ اٹھارہ لاکھ روپے مالیت کا اسمگل شدہ سامان ضبط کرلیا۔ کسٹمز انفورسمنٹ ڈی آئی خان نے دو بیڈفورڈ ٹرکوں اور ایک ٹویوٹا آلٹس جی ایل آئی کار کو روکا جن میں اسمگل شدہ ٹائرز، ادویات اور مختلف برانڈز کی سگریٹیں لدی ہوئی تھیں۔

سینٹرل ریجن میں شدید دھند کا راج، موٹروے کے متعدد سیکشنز ٹریفک کیلئے بند

لاہور ملتان موٹروے ایم تھری دھند کے باعث مکمل طور پر بند کر دی گئی، شہریوں کو ہیلپ لائن 130 پر رابطہ کرنے کی ہدایت

لاہور (این این آئی) سینٹرل ریجن میں شدید دھند کے باعث مختلف موٹرویز اور قومی شاہراہات پر ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی ہے جس کے پیش نظر موٹروے پولیس نے عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لیے اہم موٹرویز کو عارضی طور پر بند کر دیا ہے۔ ترجمان موٹروے پولیس سنٹرل ریجن سید عمران احمد کے مطابق لاہور ملتان موٹروے ایم تھری دھند کے باعث مکمل طور پر بند کر دی گئی ہے، اسی طرح بڑی گاڑیوں کے لیے موٹروے ایم ٹو لاہور سے کوٹ مومن تک دھند کے باعث بند رہی، موٹروے ایم فور پنڈی بھٹیاں سے ملتان تک اور موٹروے ایم فائیو ملتان سے روہڑی تک بھی دھند کی وجہ سے بند رہی۔ ترجمان کے مطابق موٹرویز کی بندش کا مقصد کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچاؤ اور عوام کی جان و مال کا تحفظ ہے۔

شمالی وزیرستان میں دفعہ 144 نافذ، تمام داخلی خارجی راستے بند

میران شاہ (این این آئی) خیبر پختونخوا کے ضلع شمالی وزیرستان میں دفعہ 144 نافذ کر کے تمام داخلی خارجی راستے بند کر دیے گئے۔ اس ضمن میں جاری نوٹیفکیشن کے مطابق شمالی وزیرستان میں دفعہ 144 صبح 5 سے شام 7 بجے تک نافذ رہنے کا بتایا گیا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ دفعہ 144 سیکیورٹی فورسز کی نقل و حرکت اور لاجسٹک ترسیل کے لیے نافذ کی گئی ہے۔

کراچی: یوم ولادت حضرت علی کے موقع پر صوبائی وزیر ناصر حسین شاہ، ریاض شاہ، وقار مہدی، علامہ رضی جعفر نقوی اور شہر رضا کیک کاٹ رہے ہیں۔

میئر کراچی نے شاہراہ فیصل پر نئی سولر اسٹریٹ لائٹس کا افتتاح کر دیا

الیکشن کے دوران عوام سے کیے گئے ایک ایک وعدے کو پورا کیا جائے گا، بیرسٹر مرتضیٰ وہاب

کراچی (این این آئی) میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نے کہا ہے کہ 2026ء ترقیاتی کاموں کا سال ہے اور الیکشن کے دوران عوام سے کیے گئے ایک ایک وعدے کو پورا کیا جائے گا۔ کیماڑی، اولڈ سٹی ایریا اور دیگر علاقوں میں عوامی فلاح کے منصوبے جاری ہیں، شاہراہ بھٹو، مرغی خانہ برج اور دیگر اہم منصوبوں پر تیزی سے کام ہو رہا ہے، جبکہ قیوم آباد سے کاٹھور تک شاہراہ بھٹو کو جلد ٹریفک کے لیے کھول دیا جائے گا، جس سے کراچی کے ساتھ ساتھ ملتان، سیالکوٹ، لاہور اور حیدرآباد جانے والے شہریوں کو بھی سہولت ملے گی، کراچی کی تین بڑی شاہراہوں کی اسٹریٹ لائٹس کو سولر سسٹم پر منتقل کر دیا گیا ہے، جن میں شارع فیصل اور شاہراہ ایران شامل ہیں۔ 900 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہونے والے اس منصوبے کے تحت سولر پینلز لگانے والی کمپنی پانچ سال تک آپریشن اور وارنٹی کی ذمہ دار ہوگی، جس کے نتیجے میں سالانہ تقریباً ڈھائی کروڑ روپے کے بجلی کے بلوں میں بچت ہوگی۔

کراچی: گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری ایران کے سفارت خانہ میں سفیر رضا امیری مقدم کو گلدستہ پیش کررہے ہیں۔

لکی مروت، دہشتگردوں کی فائرنگ، ڈیوٹی پر مامور 3 ٹریفک پولیس اہلکار شہید

دہشتگردوں کی فائرنگ سے انچارج ٹریفک پولیس نورنگ جلال خان، کانسٹیبل عزیز اللہ اور کانسٹیبل عبداللہ شہید ہوئے، ترجمان

لکی مروت (این این آئی) خیبر پختونخوا کے ضلع لکی مروت کے علاقہ سرائے نورنگ میں نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں کی فائرنگ سے ڈیوٹی پر مامور 3 ٹریفک پولیس اہلکار شہید ہوگئے اس حوالے سے ترجمان پولیس نے بتایا کہ دہشت گردوں کی فائرنگ سے انچارج ٹریفک پولیس نورنگ جلال خان، کانسٹیبل عزیز اللہ اور کانسٹیبل عبداللہ شہید ہوئے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گرد فائرنگ کے بعد فرار ہو گئے۔

پشاور، شادی والے گھر کی چھت گر گئی، 6 افراد جاں بحق

پشاور (این این آئی) تحصیل شبقدر کے علاقے خیر آباد مٹہ میں شادی والے گھر کی چھت گر گئی۔ تفصیلات کے مطابق چھت کے ملبے تلے متعدد خواتین اور بچوں کے دب جانے کی اطلاع ہے جبکہ 6 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق ریسکیو ٹیموں کی جانب سے ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے۔ جاں بحق ماں اور 3 بیٹیاں بھی شامل ہیں۔ مرنے والوں میں خواتین ہیں جن کی عمریں دو سے چودہ سال تک ہیں۔ علاوہ ازیں زخمیوں کو فوری طور پر اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

پاک فلسطین فورم کی جانب سے کراچی پریس کلب کے باہر مظاہرہ کیا گیا

مظاہرے میں حماس کے عظیم رہنما شہید ابو عبیدہ کو ان خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا

کراچی (این این آئی) پاک فلسطین فورم کی جانب سے اتوار کو کراچی پریس کلب کے باہر مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرے میں حماس کے عظیم رہنما شہید ابو عبیدہ کو ان خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ مظاہرے سے خطاب میں پاک فلسطین فورم کے سعد ہمایوں اور دیگر نے کہا کہ شہید ابو عبیدہ صرف ایک فرد نہیں بلکہ ایک فکر، ایک علامت اور ایک تحریک تھے۔ وہ دنیا بھر میں ظلم کے خلاف کھڑے ہونے والے تمام آزادی پسندوں اور مزاحمتی تحریکوں کے لیے ایک رول ماڈل ہیں۔ انہوں نے ثابت کیا کہ مزاحمت محض ہتھیار نہیں بلکہ ایک نظریہ، ایک اخلاقی مقف اور ایک اجتماعی عزم کا نام ہے۔ شرکا نے کہا کہ ہم مزاحمت کے ساتھ کھڑے ہیں اور شہدا کے نظریے کو زندہ رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔ یہ اجتماع اس پیغام کو واضح کرتا ہے کہ شہدا کو قتل کیا جاسکتا ہے مگر ان کے نظریات کو نہیں۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان فلسطینیوں کے لیے اپنا اقدام اٹھائے۔

لکی مروت اور بنوں میں نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ، 4 پولیس اہلکار شہید

پشاور (این این آئی) لکی مروت میں نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی ٹریفک پولیس اہلکاروں پر فائرنگ سے تین اہلکار شہید ہوگئے۔ ٹریفک پولیس اہلکار ڈیوٹی پر موجود تھے کہ نامعلوم افراد نے فائرنگ کر دی۔ شہید اہلکاروں میں انچارج ٹریفک پولیس نورنگ جلال خان، پولیس کانسٹیبل عزیز اللہ اور پولیس کانسٹیبل عبداللہ شامل ہیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی، شہید اہلکاروں کو نورنگ اسپتال منتقل کر دیا گیا

جماعت اسلامی الزام تراشی اور جھوٹے دعوں سے سیاست چمکاتی ہے: ترجمان سندھ حکومت

سندھ میں عوامی فلاح اور ترقی کے کاموں میں جماعت اسلامی کا کوئی حصہ نہیں

کراچی (این این آئی) ترجمان سندھ حکومت گنہور خان اسران نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی ہمیشہ الزام تراشی اور جھوٹے دعوں سے سیاست چمکانے کی عادی رہی ہے۔ حافظ نعیم الرحمان کی پریس کانفرنس پر ردعمل دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سندھ میں عوامی فلاح اور ترقی کے کاموں میں جماعت اسلامی کا کوئی حصہ نہیں اور یہ لوگ صرف اعتراضات اور تنقید کا ہنر رکھتے ہیں، پیپلز پارٹی پر کراچی کو تباہ کرنے کا الزام بالکل بے بنیاد اور تاریخی حقائق کے منافی ہے، میئر کے انتخابات میں بڑی شکست کے بعد حافظ نعیم الرحمان صدمے سے دوچار ہیں۔ گنہور خان اسران نے کہا کہ پانی اور سیوریج کے مسائل پر جماعت اسلامی کے الزامات عوام کو گمراہ کرنے کے مترادف ہیں، شہر اور دیہات میں پیپلز پارٹی نے بنیادی سہولیات کے متعدد منصوبے چلائے ہیں۔

پشاور: وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی روڈ سیکٹر کے فلیگ شپ منصوبوں کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

جرمنی میں مقیم پاکستانیوں کو دوہری شہریت رکھنے کی اجازت مل گئی

فیصلے کا تعلق جرمنی کے قانون میں کسی نئی تبدیلی سے نہیں، پاکستان کے اپنی پالیسی فیصلے سے ہے

لاہور (این این آئی) پاکستانی حکومت نے جرمنی میں مقیم اپنے شہریوں کے لیے دوہری شہریت کی منظوری دیدی ہے جس کے بعد اب جرمنی میں رہائش پذیر اوورسیز پاکستانی جرمن شہریت حاصل کرنے کی صورت میں پاکستانی شہریت ترک کرنے کے پابند نہیں رہے۔ اس فیصلے کو بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے ایک بڑی اور دیرینہ مطالبے کی تکمیل قرار دیا جا رہا ہے۔

لیاری گینگ وار کے سابقہ کمانڈر رحمان ڈکیت کا بھتیجا ساتھی سمیت گرفتار

ملزمان کو دورانِ واردات لیاری کلاکوٹ سے گرفتار کیا گیا، اسلحہ و چھینی گئی موٹر سائیکل بھی برآمد کی گئی

کراچی (این این آئی) لیاری میں گینگ وار کے سابقہ کمانڈر رحمان ڈکیت کے بھتیجے کو ساتھی سمیت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ملزمان کو دورانِ واردات لیاری کلاکوٹ سے گرفتار کیا گیا، اسلحہ و چھینی گئی موٹر سائیکل بھی برآمد کی گئی۔ ایس ایس پی سٹی عارف عزیز کے مطابق ضلع سٹی میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے لیاری گینگ وار کے بدنام زمانہ کمانڈر رحمان ڈکیت کے بھتیجے کو ساتھی سمیت دورانِ واردات رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ ملزمان کو تھانہ کلاکوٹ کی حدود سے گرفتار کیا گیا، جہاں وہ مبینہ طور پر واردات میں مصروف تھے۔ گرفتار ملزمان کی شناخت حارث اور راشد علی کے ناموں سے ہوئی ہے۔ ترجمان ایس ایس پی سٹی کے مطابق گرفتار ملزم حارث لیاری گینگ وار کے سابقہ کمانڈر رحمان ڈکیت کا بھتیجا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے اسلحہ، راؤنڈز اور چھینی گئی موٹر سائیکل برآمد کر لی۔

کراچی، مین ہول سے ملنے والے 4 مقتولین کا قاتل گرفتار

کراچی (این این آئی) کراچی مائی کولاچی کے علاقے میں مین ہول سے ملنے والے 4 مقتولین کے قاتل مسرور حسین کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اطلاعات کے مطابق کراچی پولیس نے مائی کولاچی سے ملنے والی خاتون اور اس کے 3 بچوں کے قاتل کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم مسرور حسین نے ہی خاتون انیلا اور تینوں بچوں کو قتل کیا ہے۔

کراچی، ڈیفنس فیز 8 میں تیز رفتار گاڑی کی ٹکر سے 15 سالہ بچہ جاں بحق

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے علاقے ڈیفنس فیز 8 میں تیز رفتار گاڑی کی ٹکر سے 15 سالہ بچہ جاں بحق ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق حادثہ تیز رفتار گاڑی کی موٹر سائیکل کو ٹکر نتیجے میں پیش آیا۔ حادثے کے بعد ریسکیو ٹیمیں اور پولیس جائے وقوعہ پہنچیں اور جاں بحق بچے کی لاش کو جناح ہسپتال منتقل کیا۔ جہاں متوفی کی شناخت 15 سالہ کامل ولد کلیم اللہ کے ناموں سے کرلی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کے حوالے سے تفتیش کی جا رہی ہے، حادثے کے بعد فرار ڈرائیور کی تلاش بھی شروع کردی گئی۔

لاہور: آئی جی کے احکامات پر پولیس اہلکار گرجا گھر کے باہر الرٹ کھڑے ہیں

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کا ملکی سیاسی صورت حال کے پیشِ نظر کراچی کا دورہ

اتحادِ اہلِ سنت اور کراچی کے عوام کو درپیش بنیادی مسائل پر مختلف مذہبی و سیاسی رہنماں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں

حیدرآباد (این این آئی) جمعیت علما پاکستان (نورانی) و ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ملکی سیاسی صورت حال کے پیشِ نظر کراچی کا اہم دورہ کیا، اس دوران انہوں نے ملک کی مجموعی صورت حال، اتحادِ اہلِ سنت اور کراچی کے عوام کو درپیش بنیادی مسائل پر مختلف مذہبی و سیاسی رہنماں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی قیادت میں ایک وفد نے مفتی اعظم پاکستان مفتی منیب الرحمن سے ملاقات کی، وفد میں صاحبزادہ ڈاکٹر عزیز محمود الازہری، علامہ عقیل انجم قادری اور قاضی احمد نورانی شامل تھے، ملاقات میں ملکی حالات، دینی اداروں کے کردار اور امتِ مسلمہ کو درپیش چیلنجز پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ بعد ازاں جے یو پی اور ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ نے سنی تحریک کے مرکزی صدر ثروت اعجاز قادری سے مرکزِ اہلِ سنت میں ملاقات کی، جہاں پولیس کارروائی کے دوران چادر اور چار دیواری کے تقدس کی مبینہ پامالی پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا، ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے اس اقدام کی سخت مذمت۔

وطن عزیز پاکستان میں خلاف شریعت قوانین قابل قبول نہیں، علامہ سید عقیل انجم قادری

سندھ کے عوام کو ان قوانین کی حقیقت اور نقصانات سے آگاہی کی مہم چلائی جائے گی، صدر جے یو پی سندھ

حیدرآباد (این این آئی) وطن عزیز پاکستان میں خلاف شریعت قوانین قابل قبول نہیں، جے یو پی اس قانون سازی کو کسی صورت قبول نہیں کرتی، سندھ کے عوام کو ان قوانین کی حقیقت اور نقصانات سے آگاہی کی مہم چلائی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علما پاکستان سندھ کے صدر علامہ سید عقیل انجم قادری نے جے یو پی کراچی کے صدر مولانا خلیل احمد نورانی، جنرل سیکرٹری علامہ حافظ ریحان غوری، صدر ضلع غربی انجینئر علیم احمد نورانی، ضلع وسطی کے صدر پروفیسر حافظ انوار احمد شیخ، ضلع حیدرآباد کے صدر قاری غلام سرور امینی جنرل سیکرٹری رضوان شیخ، ضلع لاڑکانہ کے صدر علامہ شوکت حسینی، ضلع خیر پور کے ممتاز عالم دین علامہ عبدالمالک سکندری، جے یو پی سندھ کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات حافظ غلام ربانی بلوچ، عبدالرف الوانی اور سندھ کے میڈیا کوآرڈینیٹر مولانا امین انقلابی سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔

کراچی: ضلع کوہستان لوئر کے مکین کراچی پریس کلب کے باہر احتجاجی مظاہرہ کررہے ہیں۔

باہمی اتحاد و یکجہتی سے تمام مسائل حل اور مطالبات منظور کروائے جاسکتے ہیں، سجن یونین

کے ایم سی ملازمین و پینشنرز واجبات کی ادائیگی، تنخواہوں پینشن کی ادائیگی کیلئے پرامن احتجاج کیلئے کال کا انتظار کریں

کراچی (این این آئی) سجن یونین کسی صورت کے ایم سی ملازمین اور پینشنرز کے مطالبات سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ تنخواہوں پینشن میں موجودہ اضافے سمیت ریٹائر ملازمین کے واجبات کی ترتیب وار ادائیگی، فائر فائٹرز کے 34 ماہ کے واجبات کی ادائیگی، پینشنرز کے 2019/20 کے اضافے و بقایاجات کی ادائیگی، تمام ملازمین کو علاج معالجے کی سہولت کی فراہمی اور دیگر مطالبات کو منظور کروانے کیلئے ایکبار پھر ملازمین اور پینشنرز کو سڑکوں پر آنے پر مجبور کردیا گیا ہے۔ کئی ٹی ایم سیز ریٹائر ملازمین کو لیو انکیشمنٹ کے واجبات دو سے تین سال گزرنے کے باوجود ادا نہیں کیے جارہے ہیں اور دھڑا دھڑ غیر قانونی بھرتیاں ایڈجسمنٹ کے نام پر کی جارہی ہیں جس سے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے گھر بیٹھے غیر قانونی بھرتی من پسند ملازمین میں تقسیم کیے جارہے ہیں اور 30 سال سے 40/42 سال سروس کے بعد ریٹائر ہونیوالے ملازمین دربدر کی ٹھوکریں اپنی پینشن اور ریٹائرمنٹ واجبات کی ادائیگی کیلئے کھانے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

صوابی: وزیر ریلیف، بحالی و آبادکاری خیبر پختونخوا عاقب اللہ خان مرغز میں عوامی مسائل سن رہے ہیں۔

زمونگ کور میں مقیم بچے ہی زمونگ کور کے اصل مالک ہیں اور ہم ان کے خادم ہیں، سہیل آفریدی

خیبر پختونخوا حکومت یتیم اور بے سہارا بچوں کو تعلیم کے حصول کے تمام مواقع ترجیحی بنیادوں پر فراہم کرے گی

پشاور (این این آئی) وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی نے یتیم اور بے سہارا بچوں کے لیے قائم زمونگ کور ماڈل انسٹیٹیوٹ کا اچانک دورہ کیا، جہاں انہوں نے زمونگ کور میں مقیم بچوں اور ادارے کی انتظامیہ سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، بچوں کے مسائل سنے اور ان کے فوری حل کے لیے موقع پر احکامات جاری کیے۔ وزیر اعلیٰ نے زمونگ کور ماڈل انسٹیٹیوٹ کے کلاس رومز میں سی سی ٹی وی کیمروں کی تنصیب اور درکار اساتذہ کی فوری فراہمی کی ہدایت۔

چوری شدہ موٹر سائیکل تو نہیں ملی، مالک کو ای چالان مل گیا!

کراچی (این این آئی) کراچی میں 2 سال قبل چوری ہونے والی موٹر سائیکل کے مالک کو ای چالان موصول ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق کراچی میں شہری کو ایک اور متنازع ای چالان موصول ہو گیا۔ چوری شدہ موٹر سائیکل کے مالک کو ای چالان بھیجا گیا ہے۔ نیشنل اسٹیڈیم فلائی اوور کے قریب ہیلمٹ نہ پہننے پر چالان بھیجا گیا۔ متاثرہ شہری نے کہا کہ موٹر سائیکل 7 دسمبر 2023 کو لیاقت آباد سے چوری ہوئی تھی

کراچی، سڑک اور فٹ پاتھ کو اپنی ملکیت سمجھنے والوں کی شامت آ گئی

دکانوں کے باہر انکروچمنٹ قائم کرنے پر 91 ہوٹلز سمیت 3 سو 38 دکانیں سیل اور متعدد افراد گرفتار

کراچی (این این آئی) کراچی میں سڑک اور فٹ پاتھ کو اپنی ملکیت سمجھنے والوں کی شامت آ گئی، انتظامیہ نے رعایت ختم کرتے ہوئے تجاوزات کے خلاف ایکشن لے لیا۔ کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے شہر قائد کے تمام اضلاع میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کی دو روزہ رپورٹ جاری کر دی جس کے مطابق دکانوں کے باہر انکروچمنٹ قائم کرنے پر 91 ہوٹلز سمیت 3 سو 38 دکانیں سیل اور متعدد افراد کو گرفتار کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق سیل کی جانے والی دکانوں کے باہر سے ٹھیلے، پتھارے اور دیگر تجاوزات بھی ضبط کر لی گئیں، جنوبی میں سب سے زیادہ 284، شرقی میں 23 اور ضلع وسطی میں 14 دکانیں سیل کی گئیں۔ اسی طرح ضلع کیماڑی میں 3، کورنگی میں 11، ملیر میں 1 اور غربی میں 2 دکانیں سربمہر کی گئیں۔ کمشنر کراچی سید حسن نقوی نے تمام اضلاع کے ڈپٹی اور اسسٹنٹ کمشنرز کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا

چارسدہ، شادی والا گھر ماتم میں تبدیل، مکان کی چھت گرنے سے 5 بچوں سمیت 6 افراد جاں بحق

پشاور (این این آئی) خیبر پختونخوا کے ضلع چارسدہ کی تحصیل شبقدر میں مکان کی چھت گرنے سے 5 بچوں سمیت 6 افراد جاں بحق اور 5 خواتین زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق شبقدر کے علاقے خیر آباد میں بوسیدہ مکان کی چھت گرگئی جس کے نتیجے میں 6 افراد جاں بحق اور 5 زخمی ہوئے۔ پولیس کے مطابق جاں بحق ہونے والوں میں 5 بچے شامل ہیں، مرنے والوں میں ماں اور 3 بیٹیاں بھی شامل ہیں، گھر میں شادی کی تقریب تھی۔ پولیس کے مطابق زخمیوں کو اسپتال منتقل کر دیا گیا۔

پشاور: وزیر ریلیف، بحالی و آبادکاری خیبر پختونخوا عاقب اللہ خان کو چیف انجینئر نارتھ ملاقات کے موقع پر گلدستہ پیش کررہے ہیں۔

شبقدر خیر آباد مٹہ میں چھت گرنے کا المناک واقعہ بچوں اور خواتین سمیت 6 افراد جاں بحق 5 زخمی

مذکورہ گھر میں شادی کی تیاریاں جاری تھیں، شادی میں آئے ہوئے مہمان ملبے تلے دب گئے، فضا سوگوار

چارسدہ (این این آئی) تحصیل شبقدر کے علاقے خیر آباد مٹہ میں مکان کی چھت گرنے سے چھ افراد جاں بحق اور پانچ زخمی ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق تحصیل شبقدر کے علاقہ خیر آباد مٹہ میں ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جہاں مکان کی چھت گرنے سے 6 افراد جاں بحق جبکہ 5 افراد زخمی ہو گئے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مذکورہ گھر میں شادی کی تیاریاں جاری تھیں، شادی میں آئے ہوئے مہمان ملبے تلے دب گئے۔

ایبٹ آباد سیاحتی مقامات پر برفباری دوبارہ شروع کئی مقامات پر سڑکیں عارضی بند

ہیوی مشینری سڑکوں کی صفائی میں مصروف ہے، کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری مدد فراہم کی جا رہی ہے، بند سڑکوں کو جلد ٹریفک کے لیے بحال کیا جائے گا

ایبٹ آباد (بیورو رپورٹ) خیبر پختونخوا کے ضلع ایبٹ آباد کے سیاحتی مقامات پر برفباری کا سلسلہ دوبارہ شروع اور سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا۔ ڈائریکٹر جنرل گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی شاہ رخ علی کی ہدایت پر جی ڈی اے کا عملہ ہائی الرٹ کر دیا گیا، نتھیا گلی، ٹھنڈیانی اور گلیات میں کئی مقامات پر راستے برف کے باعث عارضی طور پر بند ہو گئے۔ شاہ رخ علی نے کہا کہ ہیوی مشینری سڑکوں کی صفائی میں مصروف ہے۔

بچوں کی بہتر تربیت کے لیے

والدین کو پیشہ ورانہ مدد کی ضرورت کیوں ہے؟

تنویر سجل

بچے کی شخصیت کی عمارت والدین کے ہنر پر کھڑی ہوتی ہے جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو ان کے پہلے استاد، گرو اور ساتھی والدین ہوتے ہیں اپنی پہلی قلکاری سے لیکر اپنے پہلے رونے پر بھی بچے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا وہ اگر ہنستا ہے تو صرف اس وجہ سے کہ اس کے والدین کچھ ایسا کر کے دکھاتے ہیں جو بچے کے ناپختہ ذہن کے ان تاروں کو جھنجھوڑتا ہے جن کا تعلق بچے کے ذہن کے اس حصے سے ہوتا ہے جہاں نیورولوجیکلی اور کیمیکلی ایک ایسا کھیل پیش کیا جاتا ہے جس کا حاصل خوشی ہوتی ہے ایسے ہی جب بچہ روتا ہے تو اس کے ذہن کے ان حصوں میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے جن کا تعلق بچے کے رونے سے ہوتا ہے۔

اس پورے کھیل میں جو کہ ابھی بچے کی سیکھ کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے جس سطح پر بچے کے پاس کوئی نئی سیکھ بھی پہلے سے موجود نہیں ہوتی تو اس سطح پر کھیل کا تمام کنٹرول والدین کے پاس ہوتا ہے جہاں پر بچے صرف وصول کنندہ ہوتے ہیں اور صرف وہی کچھ وصول کرتے ہیں جو ان کو والدین کی طرف سے ملتا ہے اگر والدین کا پہلا رول ان کو خوشی دیتا ہے تو وہ اس ماڈل کو ذہن میں ترتیب دینا شروع کرتا ہے کہ یہی وہ افراد ہیں جو اس کے لیے خوشی لا سکتے ہیں اور جب بچہ کسی وجہ سے بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو تکلیف کے اس ماڈل کو بھی ویسے ہی اپنے ذہن میں نقش کر لیتا ہے۔

اب بچے کے پاس دو بھرپور قسم کے ماڈل ہوتے ہیں جو بچے کی ہر طرح سے ماڈلنگ کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں بچے کے یہ لررننگ ماڈلز بچے کی ہر قسم کی سیکھ اور جذباتی توازن کے مکمل ذمہ دار ہوتے ہیں ان ماڈلز کی ہر حرکت، بات، لفظ اور لہجے کو بچہ اپنے ذہن کے مطابق پراسسنگ کرنا شروع کرتا ہے جیسے جیسے بچے کا ذہن پختگی کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے ویسے ویسے اس کے زندگی کے تجربات میں اضافہ ہوتا ہے اس کی سیکھ میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے وہ اپنے شعور میں معمولی باتوں کو کم اور غیر معمولی باتوں کو زیادہ جگہ دینا شروع کرتا ہے۔

اب اگر بچے کے یہ دونوں اولین ماڈلز اپنی شخصیت میں مکمل ہوں گے، جذباتی طور پر متوازن ہوں گے، تربیت کے ہنر سے واقف ہوں گے تو بچے کی شخصیت بنانے اور سنوارنے میں بہترین کردار نبھائیں گے مگر جب بچے کے یہی اولین ماڈل بچے کی نشوونما کے حوالے سے کم علم ہوں گے اور جذباتی طور پر غیر متوازن ہوں گے تو ان کے بچے کی شخصیت سازی بھی مناسب نہیں ہوگی والدین کی اپنی شخصی خوبیاں یا خامیاں ہی بچے کی پہلی سیکھ میں غلط تجربے کا باعث بنتی ہیں۔

> بچے کے والدین یعنی اُس کے اولین ماڈلز اپنی شخصیت میں مکمل ہوں گے، جذباتی طور پر متوازن ہوں گے، تربیت کے ہنر سے واقف ہوں گے تو بچے کی شخصیت بنانے اور سنوارنے میں بہترین کردار نبھائیں گے مگر جب بچے کے یہی اولین ماڈل بچے کی نشوونما کے حوالے سے کم علم ہوں گے اور جذباتی طور پر غیر متوازن ہوں گے تو ان کے بچے کی شخصیت سازی بھی مناسب نہیں ہوگی

اگر حقیقت پسندی سے کام لیا جائے تو ہمارے ہاں والدین بننے سے پہلے ایسی کون سی خاص تربیت کا اہتمام ہے جس کو حاصل کر کے ایک نیا جوڑا یہ سمجھ سکے کہ دوران حمل ہونے والے غیر معمولی واقعات بھی ماں کے ہارمونل لیول کو ایسی اونچ نیچ دکھا دیتا ہے جس کا براہ راست اثر بچے کی جسمانی و ذہنی نشوونما پر ہو سکتا ہے جس سے کی سیکھ کی صلاحیت اور شخصیت بری طرح متاثر ہو سکتی ہے اب پریکٹیکلی دیکھیں اور محض مشاہدے کے لیے اپنے آس پاس کے بچوں کی تربیت پر ہونے والے تجربات پر غور کریں اور اس تربیت میں والدین کی اپنی شخصیت کی کجی، جذباتی ناہمواری اور بچے کو سنبھالنے کے لیے ضروری علم سے لاعلمی کیسے بچے کی شخصیت کو متاثر کر رہی ہے۔

دوران مشاہدہ آپ کا ذہن آپ کو تربیت کے انداز میں موجود غلطیوں کی نشاندہی بھی کرے گا اور ان کا متبادل حل بھی بتائے گا کیونکہ اس وقت آپ کا ذہن تحقیق کار کی طرح سے کام کر رہا ہوگا وہ مسئلوں کے حل کے لئے مختلف حل بھی پیش کر رہا ہوگا۔

جیسا کہ پچھلی سطور میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ بچے کی شخصیت والدین کی پختگی، جذباتی توازن اور نشوونما کے علم کی محتاج ہوتی ہے اب ہم اس فریب سے پردہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں جس کا لبادہ اوڑھ کر ہر تعلیم یافتہ سے لے کر غیر تعلیم یافتہ مرد و زن بہانہ تراشتا ہے اور ایسے ایسے نامعقول دلائل پیش کرتا ہے جن کا تعلق حقیقت کے ادراک سے نہیں ہوتا بلکہ اس حقیقت سے بھاگنے کا ہوتا ہے جس کا سامنا کرنے کے لیے معقول ذہنی استداد اور ذمہ داری کو قبول کرنے کا حوصلہ ان کے پاس نہیں ہوتا۔

جب بھی کوئی نو بیاہتا جوڑا بچے کو پیدا کر لیتا ہے تو کیا اس کے پاس بچے کی پرورش کا تمام علم بھی اتر آتا ہے؟ کیا وہ اپنے شخصی اوصاف کو تبدیل کر لیتا ہے؟ کیا اپنے جذباتی رجحانات کے غلط تسلسل کو ترک کر لیتا ہے؟

یقیناً ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا اور وہ جوڑا جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے، جو اپنے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو نپٹانے کی اہلیت نہیں رکھتا، جس کے پاس اپنا جذباتی کنٹرول نہیں ہوتا، جس کے ردعمل کے تمام بٹن صرف جذباتی ہوتے ہیں، جس کو یہ سمجھ نہیں آتا کہ وہ اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے منفی سوچ کو کیسے ڈیل کرے اور جس کی شخصیت کے خاصے غیر اعتمادی سے لبریز ہوتے ہیں۔

اگر وہ بچے کی تربیت پر مامور ہوگا اور اس نے ہی بچے کی شخصیت کی بنیاد رکھنی ہے تو پھر ذرا عقل مندی سے سوچیں وہ اس کی شخصیت کی بنیاد کن لوازمات پر رکھے گا؟ کیا وہ خوف، وہم، تشویش اور ایسے ہی منفی جذبات کے گارے کی مٹی سے بنیاد نہیں رکھے گا؟

یہ بات ایک تلخ حقیقت کے سوا کچھ اور نہیں ہے کہ کسی بھی جوڑے نے شادی کرتے وقت شادی کے حوالے سے صرف ان ضرورتوں پر زیادہ توجہ دی ہوتی ہے جن کا تعلق ضروریات زندگی سے تو ہوتا ہے مگر ضروریات شخصیت کی تشکیل سے نہیں ہوتا ڈبل بیڈ کی چوڑائی سے لے کر ہنی مون تک کی پلاننگ پر اپنی توانائیاں تو خرچ کر لی جاتی ہیں مگر جنسی لطف کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اس ذی ہوش کی شخصیت سنوارنے کے لیے ضروری لوازمات پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور اس خام خیالی کو پلے باندھ کر ایک ایسے اہم کام کو کرنے لگ جاتے ہیں جو ان کی زندگی کو بعد میں مشکلات سے بھرپور کر دیتا ہے۔

آپ والدین ضرور بنیں مگر دیانت داری سے اپنا محاسبہ بھی کریں کہ آپ کے پاس وہ شخصی اہلیت، مناسب تربیتی اصول اور علم ہے جو بچے کی شخصیت سنوارنے کے لئے انتہائی ضروری ہیں اور اگر نہیں ہیں تو آپ ان کو سیکھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے آپ کی کوشش بچے کو ہی سکھائے جانے پر کیوں مرکوز ہے۔

ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے مگر

کامیاب ہونے کا کوئی فارمولہ نہیں

زینب حسین

کامیابی کی تعریف کرنا مشکل ہے کیونکہ ہر شخص کا نظریہ کامیابی کے حوالے سے مختلف ہے۔ کہیں دولت کا حصول کامیابی ہے کہیں شہرت اور کہیں عزت' کہیں بڑے عہدے کا حصول کامیابی ہے تو کہیں حکومت کا رکن بن جانا کامیابی کے زمرے میں آتا ہے۔ طالب علم کے لئے کسی بڑی ڈگری کا حصول' کسی سائنسدان کے لئے کوئی نئی ایجاد کوئی نئی تھیوری کسی ڈاکٹر کے لئے ناقابل علاج یا کسی بڑی بیماری میں مبتلا مریض کی شفایابی کسی وکیل کے لئے بہت ہی پیچیدہ کیس کا جیتنا' کسی اداکار کے لئے ایک مشکل کردار کا نبھانا' کسی گھریلو عورت کے لئے اپنے سسرال میں اپنا مقام حاصل کر لینا ایک بچے کے لئے پسندیدہ کھلونا پا لینا کسی غریب کیلئے اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی فراہم کر دینا' کسی مقروض کے لئے قرض کی ادائیگی' بچوں کی شادی کے فرض کو پورا کر لینا' عمرہ وحج کی سعادت حاصل کر لینا' کسی کسان کے لئے فصل کی صورت میں محنت کا وصول ہو جانا وغیرہ یہ سب کامیابیاں ہیں۔ بس اس کی سطح کہیں چھوٹی ہے تو کہیں بڑی۔ البتہ یہ طے ہے کہ ہر کامیابی خواہ چھوٹی یا بڑی انسان کے لئے خوشی اور طمانیت کا باعث ہے۔

یوں لگتا ہے کامیابی دراصل خواہشات کی لامحدود سیڑھی کا نام ہے۔ ایک قدم ایک خواہش کی غمازی کرتا ہے۔ ایک خواہش دوسری خواہش سے متصل ہے۔ ایک خواہش کی تکمیل کامیابی ہی ہے۔ مگر اس کے بعد اگلی خواہش کے حصول کیلئے قدم بے تاب ہو جاتا ہے اور پھر اس کے حصول تک بے تاب رہتا ہے۔ اگلی خواہش کا حصول پھر ایک کامیابی ہے اور اب تیسری خواہش مدنظر ہوتی ہے اور انسان کا پورا وجود کوشاں ہو جاتا ہے کہ قدم اٹھے اور اس خواہش کے حصول کی کامیابی سے ہمکنار ہو۔ یوں انسان کی پوری زندگی اس لامحدود سیڑھی کو طے کرنے اور کامیابی در کامیابی پانے کی کوشش میں صرف ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور انسان سیڑھی کو وہی چھوڑ کر تنہا بے سروسامان اگلے سفر کو روانہ ہو جاتا ہے۔

مثال کے طور پر کسی مصور' کسی خطاط یا کسی ادیب کی تخلیقی کاوش کی تکمیل پہلی کامیابی ہے۔ اب اگلی خواہش اس تخلیق کا لوگوں کے سامنے آنا پھر اگلی خواہش پذیرائی اور داد و تحسین کا ملنا پھر تخلیق در تخلیق پھر تخلیقات کے مجموعے کا منظر عام پر آنا کسی نمائش یا کسی کتاب کی صورت اور پھر اگلی نمائش یا اگلی کتاب کے لئے کوشاں ہو جانا یہی سلسلہ زندگی کے ہر شعبے سے منسلک لوگوں کی زندگیوں میں چلتا رہتا ہے مگر کامیابی کی اس سیڑھی کا اختتام نہیں ہو پاتا۔ یہاں تک کہ ایک دن اچانک قدم خلا میں پڑتا ہے اور وجود بلندی تو کجا سطح زمین پر بھی نہیں ٹھہر پاتا بلکہ اس سے بھی چند فٹ نیچے گڑھے میں دفن ہو جاتا ہے۔

فی زمانہ کامیابی صرف اور صرف دولت و طاقت کا حصول ہے۔ کسی بھی قسم کی کامیابی کو منزل بنایا جائے اس کے پیچھے بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے۔

عالیشان مکان اور پھر ایک کے بعد دوسرا مکان' زمین جائیداد بنک بیلنس' نئے ماڈل کی گاڑی منزل مقصود بھی ہے اور اصل کامیابی بھی۔

یہاں تک کہ بڑی بڑی علمی ڈگریاں بھی صرف اسی مقصد کیلئے حاصل کی جا رہی ہیں کہ بڑا آدمی بنا جا سکے اور بڑا آدمی بڑے مکان بڑی گاڑی اور بڑے بنک بیلنس کا مالک ہوتا ہے ہر طرف چھوٹی سطح سے بڑی سطح تک اسی کامیابی کے حصول کے لئے کوشش جاری ہے۔

> بڑی بڑی علمی ڈگریاں بھی صرف اسی مقصد کیلئے حاصل کی جارہی ہیں کہ بڑا آدمی بنا جا سکے اور بڑا آدمی بڑے مکان، بڑی گاڑی اور بڑے بنک بیلنس کا مالک ہوتا ہے ہر طرف چھوٹی سطح سے بڑی سطح تک اسی کامیابی کے حصول کے لئے کوشش جاری ہے۔ زندگی کے نام نہاد سٹیٹس یعنی معیار کی بلندی ہی کامیابی ہے۔ اور یہ معیار اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ انسان اپنی اصل وقعت گنوا بیٹھا ہے

زندگی کے نام نہاد سٹیٹس یعنی معیار کی بلندی ہی کامیابی ہے۔ اور یہ معیار اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ انسان اپنی اصل وقعت گنوا بیٹھا ہے۔ ضمیر جعفری کی نظم "آدمی" آج کے انسان کی ظاہری دنیاوی کامیابی اور اس کے آدمی کی زندگی اور وقعت پر اثرات کی بہترین عکاس ہے۔ آپ بھی ملاحظہ کیجئے۔

اگر غور کیا جائے تو کامیابی کے حصول نے زندگی اس قدر مشکل کر دی ہے کہ ہم اصل کامیابی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ میرا مطلب زندگی میں سکون' راحت اور وقت کا ہونا۔ وقت کا ہونا اپنے لئے اور خود سے جڑے لوگوں کے لئے زندگی کا لازمی جزو ہے۔ ہم انسان جو معاشرتی حیوان ٹھہرے ہماری خوشی' غم' ہار جیت سب ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہے۔ آج کامیابی کے حصول میں مگن انسان کے پاس وقت ہی نہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ شامل ہو سکے۔ اگر ہوتا بھی ہے تو انتہائی مشکل سے اور بے دلی یا مجبوری کے ساتھ۔ آج کامیابی کے حصول کی خاطر بچپن میں ہی بھاری بھر کم بستوں کی صورت میں ڈالا گیا بوجھ ہمارے بچوں کو سر اٹھانے اور ادھر ادھر دیکھنے کا موقع ہی نہیں دیتا۔ آدھی عمر یوں گزرتی ہے اور باقی کی آدھی عمر اگلی نسل کو یہ بوجھ اٹھانے کے لئے تیار کرنے میں۔ کسی کے پاس کسی کے لئے وقت نہیں۔ تمام وقت بڑا آدمی بننے کے لئے ہے اور بڑے آدمی کی تعریف میں پہلے ہی کر چکی۔ ہمارے معاشرے کے ہر فرد کے ہر عمل کے پیچھے یہی ایک مقصد کارفرما ہے۔ عمل جو بھی ہو وہ کسی ڈاکٹر کا ہو جو صبح سے رات گئے تک کبھی سرکاری ڈیوٹی پہ پھر کسی پرائیویٹ ہسپتال یا ذاتی کلینک پہ پیسہ بنانے کی مشین کے طور پر وقت صرف کر رہا ہے۔ یا کوئی استاد سکولوں' کالجوں' اکیڈمیوں اور ٹیوشنوں کے چکر میں پھنسا رہتا ہے۔ یا کوئی بھی اور شخص روزی روٹی کے مختلف ذرائع ڈھونڈ ڈھونڈ کر کمائی کا بندوبست کر رہا ہے۔ مقصد ایک ہی ہے زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہ ایک گھن چکر ہے۔ پیسہ کمانا' خرچ کرنا۔ پھر پیسہ کمانا اور پھر خرچ کرنا۔ آج کا انسان اس گھن چکر سے چاہ کر بھی نہیں نکل سکتا۔ خواہ وہ نظریاتی طور پر اس گھن چکر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو پھر بھی وہ اس سے نکلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے موت کے کنوئیں میں موٹر سائیکل سوار اپنی رفتار تبدیل کرے تو تباہ ہو جائے یوں ہمیں بھی معاشرے کی رفتار سے ہی چلنا پڑتا ہے۔ اشفاق احمد کہتے ہیں جب ہم زندگی کو مقفل کر کے صرف کامیابی کے حصول میں مصروف ہو جاتے ہیں ایسی کامیابی کا کوئی فائدہ نہیں۔ کامیابی وہی ہے جس میں کامیابی بھی ہو اور زندگی بھی صرف کامیابی ہی کامیابی نہ ہو۔

وینزویلا پر امریکی حملہ

امریکا نے وینزویلا پر حملہ کر دیا ہے، یوں دنیا ایک نئے بحران میں مبتلا ہو گئی ہے۔ ابھی گزشتہ برس میں اسرائیل کے ایران پر حملے کی بازگشت سنی جا رہی تھی کہ نے وینزویلا پر حملہ کر دیا۔

ایران پر بھی نے فضائی طاقت استعمال کی تھی اور اب ایک بار پھر خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ ایران پر بھی دوبارہ حملہ کر سکتا ہے کیونکہ ایران میں عوامی مظاہرے ہو رہے ہیں۔

یوں دیکھا جائے تو طاقتور ملکوں کی من مانی کا تسلسل جاری ہے۔ وینزویلا پر حملے سے صدر ٹرمپ کا جنگیں روکنے کا بیانیہ متاثر ہوا ہے۔

ادھر ابھی تک غزہ کا تنازع حل نہیں ہو سکا ہے حالانکہ صدر ٹرمپ نے اپنی الیکشن مہم میں وعدہ کیا تھا کہ وہ برسر اقتدار آ کر غزہ میں امن قائم کریں گے۔

انھوں نے غزہ کے لیے ایک منصوبہ بھی پیش کر رکھا ہے جس پر عمل درآمد کی کوششیں ہو رہی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ پاکستان اور 7 اہم مسلم ملکوں نے اگلے روز غزہ کی پٹی میں تیزی سے بگڑتی ہوئی انسانی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور خبردار کیا ہے کہ موسمِ سرما کی شدید لہر، بارشوں اور امداد کی رسائی پر سخت پابندیوں نے تقریباً 19 لاکھ سے زیادہ بے گھر فلسطینیوں کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے، فلسطینیوں کو کیمپوں، خوراک وادویات کی قلت کا سامنا ہے۔

پاکستان، مصر، انڈونیشیا، اردن، قطر، ترکی، سعودی عرب اور امارات کے وزرائے خارجہ نے ایک مشترکہ بیان میں بین الاقوامی برادری سے اپنی قانونی اور اخلاقی ذمے داریاں پوری کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ عالمی برادری اقدام کرے اور اسرائیل پر دباؤ ڈالے کہ وہ خیموں، پناہ گاہوں کے سامان، طبی امداد، صاف پانی، ایندھن اور صفائی ستھرائی کی ضروری اشیاء کے داخلے اور تقسیم پر پابندیاں فوری ختم کرے۔

اسرائیل اقوامِ متحدہ اور بین الاقوامی این جی اوز کو غزہ اور مغربی کنارے میں مستقل بلا روک ٹوک کام کرنے کی اجازت دے۔ ان مسلم ممالک نے سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 اور ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے کے لیے حمایت کا اعادہ کیا اور اس کے کامیاب نفاذ میں تعاون کے لیے آمادگی ظاہر کی۔

مختلف نیوز ایجنسیوں کے مطابق غزہ مرکز برائے انسانی حقوق نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایندھن کی ترسیل پر پابندی غزہ کے عوام کو تباہی میں دھکیل رہی ہے۔

اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر اریحا میں مزید 2 فلسطینیوں کے مکان مسمار کر دیئے اور تیسرے مکان کو مسمار کرنے کا نوٹس جاری کر دیا۔

غزہ میں خیمے میں آگ لگنے سے ماں اور بچہ جاں بحق ہو گئے۔ ترکی کے شہر استنبول میں نئے سال کے پہلے دن غزہ کے لیے ریلی میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔

ریلی میں 400 سے زائد سول سوسائٹی تنظیموں نے شرکت کی، جن میں سے ایک کے منتظم ترک صدر رجب طیب اردگان کے چھوٹے بیٹے بلال اردوغان تھے لیکن اس کا اسرائیل کی حکومت پر کوئی اثر نظر نہیں آ رہا۔

اسرائیلی فورسز صرف غزہ میں ہی نہیں بلکہ اپنے اردگرد بھی جارحیت میں مصروف ہیں۔ میڈیا کی اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج نے شام کے علاقے قنیطرہ میں شامی شہریوں پر فائرنگ کر دی جس میں متعدد مویشی ہلاک ہو گئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق 2025 میں 69 ہزار سے زائد افراد نے اسرائیل چھوڑ دیا ہے۔

عالمی حالات پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ طاقتور ممالک من مانیاں کر رہے ہیں۔ نے وینزویلا پر حملہ کر کے پیغام دیا ہے کہ جو بھی ملک امریکی مفادات کے خلاف ہوگا، اس کے ساتھ پوری قوت کے ساتھ نمٹا جائے گا۔

یہی پالیسی روس نے بھی یوکرائن کے خلاف استعمال کر رہی ہے۔ اس پالیسی کے عالمی سطح پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ طاقتور ملک اپنے مفادات کے لیے جو چاہتے ہیں، کر رہے ہیں بلکہ دنیا کے غریب اور پسماندہ ملکوں کے لیے اپنی آزادی کو برقرار رکھنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔

اسرائیل نے غزہ میں فلسطینیوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہ پوری دنیا کے سامنے ہے۔ اسرائیل نے شام کے علاقے پر بزور قوت قبضہ کر رکھا ہے۔ اسی طرح اسرائیل نے لبنان اور اردن کے لیے بھی مسائل پیدا کیے ہیں۔

اب اسرائیل نے صومالی لینڈ کو تسلیم کر کے ایک نئی شرارت کی ہے حالانکہ صومالی لینڈ نام کا کوئی ملک ہے ہی نہیں، وہ صومالیہ کا حصہ ہے۔ بھارت نے کشمیر پر طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کر رکھا ہے۔ ایسی صورت حال میں اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی اداروں کی اہمیت بہت کم ہو گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کا کام صرف مذمت کرنا رہ گیا ہے۔

اقوام متحدہ کا قیام اس لیے عمل میں لایا گیا تھا کہ ممالک کے درمیان تنازعات کو بات چیت کے ذریعے اور پرامن انداز میں حل کیا جائے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ ادارہ مضبوط ہونے کی بجائے کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔

سوویت یونین کے انہدام کے بعد واحد سپر پاور کے روپ میں سامنے آیا ہے۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد کے عرصے کو دیکھا جائے تو اس دوران میں نے عراق پر حملہ کر کے وہاں رجیم چینج کی، افغانستان پر فوج کشی کر کے وہاں رجیم چینج کی، لیبیا میں فوجی کارروائی کر کے وہاں رجیم چینج کی، یوں ایک مختصر سے عرصے میں بہت سی مہم جوئیاں دیکھنے میں آئی ہیں۔

روس نے یوکرائن پر حملہ کیا اور دونوں ملکوں کے درمیان تا حال جنگ جاری ہے۔ اب ایک بار پھر تنازعات کم ہونے کی بجائے تنازعات بڑھتے نظر آ رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کی صورت حال زیادہ پیچیدہ اور تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔

2026 کا سوال

جاوید قاضی

پچھلے سال کی باقیات کے ساتھ ہم نئے سال میں قدم رکھ چکے ہیں۔ اسی طرح ہر سال، ہم نئے سال میں داخل تو ہو جاتے ہیں لیکن بہت کچھ پرانا ہوتا ہے۔ سال رواں میں ہم ایک ایسی دنیا میں قدم رکھ رہے ہیں، جو بہت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔

پچھلے ہزار برس میں ہونے والی تبدیلیوں اور پچھلی صدی میں رونما ہونے والی تبدیلیاں، سائنس اور ٹیکنالوجی میں تیزی لائیں مگر 2025 سے آنے والی تبدیلیاں، سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں جو تیزی لائیں ہیں، وہ ترقی کی راہ میں ایک بہت بڑا جمپ ہے۔

دس ہزار سالوں میں انسان غاروں سے نکلا، پھر کھیتی باڑی کی، پھر پیدل اور جانوروں کی سواریوں سے نکل کر گاڑیوں اور جہازوں تک پہنچا، پھر کمپیوٹر کی دنیا اور اسمارٹ فون کی دنیا کا سفر طے کرتے ہوئے جیٹ بوٹ کی دنیا تک پہنچا جو مصنوعی ذہانت کی ابتداء ہے، جس کی ایجاد پانچ سال پہلے ہوئی اور اب اس میدان میں مزید ترقی ہو رہی ہے۔

پہلے جو تبدیلیاں ایک صدی میں واقع ہوتی تھیں، اب وہ پانچ سال کے عرصے میں ہو رہی ہیں اور ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ پشکن یہ کہتے ہیں کہ انسان اور کچھ بھی نہیں بس دو ٹانگوں والا جانور ہے، یعنی جانوروں میں وہ واحد جانور جو کہ دو ٹانگوں پر چلتا ہے۔

مصنوعی ذہانت کے ماہر یہ مانتے ہیں کہ اب انسانوں کے جسم بھی تبدیلی سے گزریں گے۔ اگلے ہزار سالوں میں شاید پہلے جیسا کچھ باقی نہیں رہے گا۔

ہمارے ملک کا شمار دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں نہیں ہوتا اور ہماری طرح کئی ممالک ہیں جو شدید چیلنجز کی زد میں ہیں۔ آنے والے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ہماری کوئی تیاری نہیں ہے اور شاید اب وقت بھی بہت کم ہے۔

ہم مصنوعی ذہانت کے شعبے میں بہت تیزی سے آگے بڑھ سکتے ہیں، جس کا شاید ہمیں بھی اندازہ نہیں۔ ہماری قوم 66٪ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ صرف ضرورت ہے، ایک بہترین انفرااسٹرکچر کی۔ اس کے بعد ہم اربوں ڈالے کما سکتے ہیں۔

ہمارے سیاسی نظام میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ غیر پیداواری قوتوں کا اس نظام پر بھرپور غلبہ ہے۔ ایک ایسی اشرافیہ جو غلامی کے زمانوں سے چلی آ رہی ہے۔ ہم ایک ایسا بیانیہ رکھتے ہیں جو اب بھی جنگ وجدل کی بات کرتا ہے۔

فرقہ واریت نے ہمارے داخلی سیاسی ڈھانچے کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔ دنیا بہت تیزی سے بدل رہی ہے لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم انتہائی سستی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

ہماری ترسیلات دو سالوں کے اندر تیس ارب ڈالر سے بڑھ کر اکتالیس ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں لیکن ساتھ ہی ہمارے پڑھے لکھے نوجوان بڑی تیزی سے ملک سے باہر نکل چکے ہیں۔

پاکستان میں بیروزگاری کی شرح 7.1٪ تک پہنچ چکی ہے جو پچھلے بیس سالوں کی بہ نسبت اس وقت زیادہ ہے۔ ترسیلات میں اضافہ ایک خوش آئند بات ہے مگر Brain Drain میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ملک کے ذہین دماغ اور ماہرین کا ملک سے جانا تشویش کا باعث ہے، یعنی ہماری معیشت میں وہ صلاحیتیں نہیں کہ ایسے لوگوں کو معاشی طور پر ایڈجسٹ کر کے اس ملک کی معیشت کو مضبوط بنا سکیں۔

یہاں ہر سال ایک لاکھ سے زیادہ ڈاکٹر بنتے ہیں مگر ذہین ڈاکٹر یہاں سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح مصنوعی ذہانت اور ریسرچ کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے بھی بیرون ملک میں نوکری ڈھونڈتے ہیں، اگر ایسے لوگوں کو ملک میں ایڈجسٹ کیا جائے تو ہم اپنی شرح نمو کو بڑھا سکتے ہیں۔

ہم دیوالیہ ہونے اور خانہ جنگی کے بحرانوں سے تو نکل آئے ہیں جیسا کہ ماضی میں کہا جا رہا تھا مگر ہمیں اب بھی Insurgency کا سامنا ہے۔ ہماری سرحدوں پر حالات بھی کچھ بہتر نہیں ہیں۔

شمال مغربی سرحد اب بھی خاصی نرم ہے۔ ان تمام حالات پر ہم کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کامیاب بھی ہو جائیں گے، اگر ہماری معیشت میں بہتری آ جائے اور دہشت گردی اور انتہاپسندی کی سہولت کار قوتوں سے جان چھڑائی جائے۔

نئے سال کی سیاست میں، ہمیں کچھ نیا نظر نہیں آ رہا ہے، منشیات فروش، اسلحہ فروش، اسمگلنگ، ہنڈی کا کاروبار کرنے والی اشرافیہ کو دھچکا تو لگ چکا ہے مگر ہمارے سیاسی نظام پر وڈیروں، سرداروں، پیروں اور چوہدریوں کا غلبہ ہے تو خیال یہی ہے کہ سب کچھ ایسا ہی ہے جیسا کہ انگریزوں کے زمانے میں تھا۔

زرعی اصلاحات تو دور کی بات ہے، اس وقت تو ہم بیروزگاری میں عالمی ریکارڈ قائم کرنے جا رہے ہیں۔ خواندگی کی شرح میں بھی ہم پست ہیں جو پوری دنیا کے لیے شاید حیران کن بات ہو۔

آئندہ دس سالوں میں پاکستان کی آبادی بائیس کروڑ سے بڑھ کر تیس کروڑ ہونے جا رہی ہے، جس تیزی سے آبادی کا تناسب بڑھ رہا ہے، اس حساب سے ہم آبادی کے لحاظ سے دنیا کے پانچویں نمبر پر آ رہے ہیں۔

ہمارے پاس انفرااسٹرکچر کی کمی ہے، ہمارے بڑے بڑے شہر، خاص کر کراچی زبوں حالی کا شکار ہے، شمالی سندھ میں قبائلی جھگڑے جڑ پکڑ چکے ہیں، شکار پور جو ماضی میں تجارت کا مرکز تھا اور کارل مارکس نے شکار پور کو ہندوستان کے چند تجارتی مراکز میں سے ایک جانا تھا، وہاں اب ایسا کچھ بھی نہیں رہا۔

احسان فراموشی

عثمان دموہی

افغانستان ایک ایسا بدنصیب ملک ہے جسے برسوں سے استحکام نصیب نہیں ہوا۔ یہ اکثر غیر ملکی جارحیت کا شکار رہا ہے۔ سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں کی اشرافیہ ہر حملہ آور کے ساتھ سمجھوتہ کر لیتی ہے اور ان کے ساتھ چلنے لگتی ہے جب کہ افغانستان کے عوام نے کسی بھی جارح کی حکمرانی کو قبول نہیں کیا ہے۔

گزشتہ سو سالوں سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ یہ کبھی برطانوی جارحیت کا شکار ہوا تو کبھی روس نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، پھر امریکا نے روس کے بعد اپنا اقتدار قائم کر لیا۔

خوش قسمتی سے یہ پاکستان ہی ہے جس نے افغانستان کو روسی اور امریکی تسلط سے آزاد کرایا مگر آج وہی پاکستان جس کی کوششوں سے طالبان افغانستان کے حکمران بنے ہیں، پاکستان کے دشمن بن گئے ہیں۔

پاکستان نے اپنی بساط کے مطابق جو بھی افغان عوام کی خدمت کر سکتا تھا، کی۔ افغانستان پر روسی جارحیت ہو یا امریکی قبضہ پاکستان نے وہاں سے آئے لاکھوں پناہ گزینوں کو قبول کیا اور انھیں اپنے ہاں باوقار طریقے سے اسلامی بھائی چارے کے تحت برسوں مہمان نوازی کی۔

گو کہ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ ہمیشہ اپنا برادر مسلم ملک ہونے کے ناتے مضبوط برادرانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی مگر افغان حکمرانوں نے نہ جانے کیوں پاکستان کو دشمنوں کی نظر سے دیکھا اور نقصان پہنچانے کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ حقیقت میں نقصان پہنچایا۔

جب کہ پاکستان نے پھر بھی اپنا برادر ملک سمجھا اور اس کے مفاد کے لیے کوشاں رہا، بدقسمتی سے افغان حکمران خود بھی پاکستان کے دشمن بنے رہے اور پاکستان کے دشمنوں سے تعلقات استوار کر کے ان کے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے مذموم منصوبوں میں بھی شریک رہے۔

پاکستان سے افغانستان کی دشمنی کا معاملہ قیام پاکستان سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس وقت پاکستان ایک نیا اسلامی ملک بن کر دنیا کے نقشے پر ابھرا تھا۔ افغانستان کے لیے یہ ایک اچھا موقع تھا کہ ایک اسلامی ملک جو کروڑوں پر عزم اسلامی ثقافت رکھنے والے انسانوں کا حامل تھا، ان سے گہرے دوستانہ روابط قائم کرتا۔

مگر اسے کیا کہیے کہ افغان حکمرانوں نے پاکستان کے وجود کو ہی تسلیم نہیں کیا اور بات یہیں تک نہیں رہی بلکہ پاکستان کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں، نہ صرف پاکستان مخالف گروپوں سے تعلقات قائم کر لیے حتیٰ کہ بھارت جیسے پاکستان کے دشمن کو بھی اپنا دوست بنا لیا۔

دراصل بھارتی حکمرانوں کی طرح افغان حکمرانوں کا بھی خیال تھا کہ پاکستان بن گیا ہے مگر زیادہ دیر نہیں چلے گا، اس لیے پاکستان سے کیا دوستی بنانا، اصل تو بھارت ہے جو بڑا ملک ہے لہٰذا اس سے کیوں نہ تعلقات کو مضبوط کیا جائے اور انھوں نے ایسا ہی کیا۔

افغانستان نے پاکستان کے وجود کو بادل نخواستہ تسلیم کیا، مگر تعلقات پھر بھی سردمہری کا شکار رہے۔ چند سال بعد وہاں بادشاہت ختم کر دی گئی اور سردار داؤد نے اقتدار سنبھال لیا۔ اس دوران بھی ان کا بھارت کی حمایت میں اور پاکستان مخالف رویہ برقرار رہا۔

افغانستان میں حکومتوں کے تسلسل سے تختے الٹتے رہے اور ملک سخت عدم استحکام کا شکار ہوتا رہا مگر انھیں اس کی ذرا فکر نہیں تھی۔ افغانستان کے عدم استحکام اور عوام کی حالت زار نے ملک کو اتنا کمزور کر دیا کہ روس نے موقع غنیمت جان کر افغانستان پر قبضہ کر لیا۔

روسی قبضے سے افغان عوام کی جان چھڑانے کے لیے پاکستان حرکت میں آیا اور امریکی مدد سے روس کو شکست دے کر افغانستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔

اس کے بعد نائن الیون کا سانحہ پیش آ گیا۔ اس وقت افغانستان پر طالبان حکومت کر رہے تھے۔ طالبان کے سربراہ ملا عمر تھے، انھوں نے امریکی حکومت کو مطلوب اسامہ بن لادن کو اپنے ہاں مہمان بنا لیا۔

اسامہ بن لادن پر الزام تھا کہ وہی نائن الیون کے سانحے کا ذمے دار تھا، چنانچہ امریکی حکومت بضد تھی کہ اسامہ بن لادن کو فوراً افغانستان سے نکالا جائے مگر ملا عمر نے لیت ولعل سے کام لینا شروع کر دیا اور پھر یہ ہوا کہ امریکا خود افغانستان پر قابض ہو گیا۔

امریکی قبضے سے فائدہ اٹھا کر بھارت نے پاکستان کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کے لیے افغانستان کو اپنا مرکز بنا لیا۔ بھارت ٹی ٹی پی کے ذریعے پاکستان میں برابر دہشت گردی کراتا رہا، پھر امریکی افغانستان کو غیر منافع بخش علاقہ قرار دے کر وہاں سے رخصت ہو گئے اور طالبان کو حکومت کرنے کا نادر موقع ہاتھ لگ گیا۔

پاکستان نے طالبان حکومت کی ہر ممکن مدد کی جب کہ کوئی بھی ملک امریکا کی ناراضگی مول لینے کے لیے تیار نہیں تھا، اب طالبان افغانستان کے حکمران ہیں مگر پاکستان نے ان سے جو امیدیں وابستہ کی تھیں وہ پوری نہ ہو سکیں کیونکہ تحریک طالبان پاکستان اب بھی پاکستان میں دہشت گردی جاری رکھے ہوئے ہے۔

پاکستان کی لاکھ شکایت پر بھی طالبان ٹی ٹی پی کو پاکستان پر حملے کرنے سے نہ روک سکے اور روکتے بھی کیسے کہ وہ تو ٹی ٹی پی کو اپنا سمجھتے ہیں۔

ٹی ٹی پی کے مسلسل حملوں کے بعد پاکستان نے طالبان حکومت کی سردمہری دیکھ کر افغان سرحد کے اندر ٹی ٹی کے ٹھکانوں کا صفایا کرنے کی کوشش کی جس کی افغانستان نے مزاحمت کی جس سے طالبان کی پاکستان دشمنی ثابت ہو گئی۔

چنانچہ پاکستان نے اصل حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے نہ صرف افغانستان سے تجارت ختم کر دی بلکہ طورخم کے راستے کو بھی بند کر دیا۔

اس وقت افغانستان سخت پریشانی میں ہے، انھوں نے بھارت سے دوستی کر لی ہے مگر مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے اس وقت افغانستان کے حالات تیزی سے بگڑتے جا رہے ہیں، طالبان مخالف گروپ پھر طالبان کے خلاف برسر پیکار ہو گئے ہیں اور سب سے بڑھ کر خود طالبان میں پاکستان سے دشمنی کرنے اور بھارت کو گلے لگانے پر سخت اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔

چنانچہ طالبان حکومت سخت خطرے میں ہے۔ کیا پتا کب طالبان حکومت ختم ہو جائے؟ ویسے بھی وہاں حکومتوں کا تختہ الٹا جانا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک معمول کی بات ہے۔

نیا سال اور پرانا دکھ

زاہدہ حنا

نیا سال آ گیا، کیلنڈر نے کروٹ بدلی، تاریخ کے ہندسے بدل گئے، مگر گلی کے کونے پر بیٹھا مزدور اب بھی سردی سے کانپ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کر گرم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

گھروں کے اندر کیلنڈر تو بدل جاتے ہیں مگر گھروں کے باہر زندگی کی رفتار آہستہ اور زخمی ہے۔ نیا سال آنا محض ایک رسمی اعلان ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا عوام کی حالت بھی سدھری یا اس میں کوئی بہتری آئی اور جواب اگر ایمانداری سے دیا جائے تو وہ نفی میں ہی ہے۔

ہر سال کے آغاز پر حکمرانوں کے لبوں پر امیدوں کے مصنوعی پھول کھل جاتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں، بیانات آتے ہیں، ترقی کے خواب دکھائے جاتے ہیں مگر یہ خواب ہمیشہ ایئرکنڈیشنڈ کمروں میں دیکھے جاتے ہیں جہاں بجلی کا بل مسئلہ نہیں ہوتا۔

جہاں آٹا، دال اور تیل کی قیمتیں محض اعداد و شمار ہوتی ہیں اور جہاں غربت ایک موضوع گفتگو ہے، کوئی جیتی جاگتی حقیقت نہیں۔ مگر عوام کے لیے ہر نیا سال پرانے زخموں کے ساتھ آتا ہے، مہنگائی، بے روزگاری، عدم تحفظ اور بے یقینی یہ سب اس کے مستقل ساتھی ہیں۔

غربت اس ملک میں کوئی حادثہ نہیں، یہ ایک منظم پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک طرف نئے سال کی خوشیوں کے نام پر فائیو اسٹار ہوٹلوں میں محفلیں سج رہی ہوتیں اور دوسری طرف ماں اپنے بچوں کو یہ سمجھانے میں ناکام نہ ہوتی کہ آج وہ بھوکے پیٹ کیوں ہیں۔ اگر ریاست واقعی عوام دوست ہوتی تو نئے سال کے پہلے دن کسی مزدور کو یہ خوف نہ ہوتا کہ شاید آج کام نہ ملے اور گھر کا چولہا نہ جلے۔

ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ غربت محض خیرات سے ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی جذباتی نعروں سے۔ غربت کا خاتمہ انصاف سے ہوتا ہے۔ ایسے انصاف سے جو تنخواہوں میں نظر آئے جو قیمتوں کے کنٹرول میں جھلکے جو تعلیم اور صحت کے دروازے واقعی سب کے لیے کھول دے۔

مگر ہمارے ہاں انصاف ایک نعرہ ہے، ایک وعدہ ہے، ایک خواب ہے۔ مگر حکومتی سطح پہ ایسا کوئی کام نہیں کیا جا رہا جس سے عام انسان کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آ سکے۔

حکومت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے غریب کی زندگی میں واقعی چین اور سکون آئے۔ سب سے پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ معیشت کا بوجھ ہمیشہ کمزور کندھوں پر ڈالنے کی روایت ختم کی جائے۔

ٹیکس کا نظام ایسا ہو کہ جس کے پاس زیادہ ہے وہ زیادہ دے اور جس کے پاس کچھ نہیں، اس سے جینے کا حق نہ چھینا جائے۔ مگر یہاں الٹا حساب چلتا ہے، روٹی پر ٹیکس، دوا پر ٹیکس، بجلی پر ٹیکس اور بڑے مگر مچھ آرام سے ٹیکس کی چوری کرتے ہیں اور قانون کی گرفت سے بچے رہتے ہیں۔

تعلیم کی بات کی جاتی ہے مگر سرکاری اسکولوں کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیا سال آیا ہے تو کیا کسی غریب بچے کے ہاتھ میں نئی کتاب آئی؟ یا وہی پرانی، پھٹی ہوئی کاپی اس کا مقدر بنی؟ تعلیم صرف نصاب کا نام نہیں، یہ امید کا نام ہے۔ جب تعلیم امیروں کی میراث بن جائے تو غریب کے حصے میں صرف مزدوری آتی ہے خواب نہیں۔

صحت کا حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ سرکاری اسپتالوں میں بستر کم اور مریض زیادہ ہیں۔ دوا لکھ دی جاتی ہے مگر وہ موجود نہیں ہوتی۔ نیا سال آیا ہے مگر کیا کسی غریب کو یہ اطمینان نصیب ہوا کہ بیماری کی صورت میں اسے علاج مل جائے گا یا وہ اب بھی بیماری اور قرض کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور ہے۔

ہم ایک ایسے سماج میں رہتے ہیں جہاں صبر کو غریب کی سب سے بڑی خوبی بنا دیا گیا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے صبر کرو، حالات بدلیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کب؟ اور کس قیمت پر؟ کیا صبر صرف اس کے حصے میں آیا ہے؟ کیا طاقتور کبھی صبر کی آزمائش سے گزرتے ہیں؟ یا ان کے لیے ہر سال واقعی نیا ہوتا ہے۔

نیا سال ہمیں یہ یاد دلانے آیا ہے کہ وقت رک نہیں رہا مگر ہم سماجی انصاف کے معاملے میں وہیں کھڑے ہیں جہاں برسوں پہلے تھے۔ حکمران بدلتے ہیں، نعرے بدلتے ہیں مگر پالیسیاں نہیں بدلتیں اور جب پالیسیاں نہیں بدلیں گی تو عوام کی حالت کیسے بدلے گی۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت محض اعلانات سے آگے بڑھے۔ کم از کم اجرت کو تو جینے کے قابل بنایا جائے۔ روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں۔ چھوٹے کسان، مزدور، گھریلو خواتین ان کی زندگی کو آسان بنایا جائے۔

جب تک محنت کرنے والے کو عزت نہیں ملے گی، چین اور سکون ایک خواب ہی رہے گا۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم اپنے اجتماعی ضمیر سے سوال کریں۔ کیا ہم واقعی ایک منصفانہ سماج چاہتے ہیں، اگر ہم نے اس سال بھی غریب کو صرف صبر کا درس دیا اور امیر کو مزید مراعات دیں تو اگلا سال بھی اسی سوال کے ساتھ آئے گا کہ تاریخ بدلی مگر زندگی میں کچھ اور کیوں نہ بدلا۔

اصلی نئے سال کی خوشی تب ہوگی، جب مزدور کے چہرے پر فکر کی جگہ اطمینان ہوگا جس دن کسی ماں کو یہ حساب نہیں لگانا پڑے گا کہ دوا لے یا دودھ، جس دن ریاست واقعی ماں کی طرح اپنے شہریوں کی فکر کرے گی، اس دن کیلنڈر بدلنا غیر ضروری ہو جائے گا کیونکہ زندگی خود بدل چکی ہوگی۔

یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ عوام کے مسائل کا حل رسمی اعلانات میں نہیں بلکہ ایسے ٹھوس اقدامات میں ہے جو عام انسان کی زندگی کو واقعی بدل سکیں۔ جب فیصلے بند کمروں میں ہوں اور ان میں عام آدمی کی آواز شامل نہ ہو تو پالیسیاں ہمیشہ طاقتور طبقے کے حق میں ہی بنتی ہیں۔

جب سماج سوال کرنا چھوڑ دے، ناانصافی سے سمجھوتا کر لے اور غربت کو قسمت مان لے تو پھر آنے والا ہر نیا سال پرانے دکھوں اور ناامیدی کے ساتھ دستک دیتا ہے۔

نیا سال آ گیا، کیلنڈر نے کروٹ بدلی، تاریخ کے ہندسے بدل گئے، مگر گلی کے کونے پر بیٹھا مزدور اب بھی سردی سے کانپ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کر گرم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔

گھروں کے اندر کیلنڈر تو بدل جاتے ہیں مگر گھروں کے باہر زندگی کی رفتار آہستہ اور زخمی ہے۔ نیا سال آنا محض ایک رسمی اعلان ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ کیا عوام کی حالت بھی سدھری یا اس میں کوئی بہتری آئی اور جواب اگر ایمانداری سے دیا جائے تو وہ نفی میں ہی ہے۔

ہر سال کے آغاز پر حکمرانوں کے لبوں پر امیدوں کے مصنوعی پھول کھل جاتے ہیں۔ تقریریں ہوتی ہیں، بیانات آتے ہیں، ترقی کے خواب دکھائے جاتے ہیں مگر یہ خواب ہمیشہ ایئرکنڈیشنڈ کمروں میں دیکھے جاتے ہیں جہاں بجلی کا بل مسئلہ نہیں ہوتا۔

جہاں آٹا، دال اور تیل کی قیمتیں محض اعداد و شمار ہوتی ہیں اور جہاں غربت ایک موضوع گفتگو ہے، کوئی جیتی جاگتی حقیقت نہیں۔ مگر عوام کے لیے ہر نیا سال پرانے زخموں کے ساتھ آتا ہے، مہنگائی، بے روزگاری، عدم تحفظ اور بے یقینی یہ سب اس کے مستقل ساتھی ہیں۔

غربت اس ملک میں کوئی حادثہ نہیں، یہ ایک منظم پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ایک طرف نئے سال کی خوشیوں کے نام پر فائیو اسٹار ہوٹلوں میں محفلیں سج رہی ہوتیں اور دوسری طرف ماں اپنے بچوں کو یہ سمجھانے میں ناکام نہ ہوتی کہ آج وہ بھوکے پیٹ کیوں ہیں۔ اگر ریاست واقعی عوام دوست ہوتی تو نئے سال کے پہلے دن کسی مزدور کو یہ خوف نہ ہوتا کہ شاید آج کام نہ ملے اور گھر کا چولہا نہ جلے۔

ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ غربت محض خیرات سے ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی جذباتی نعروں سے۔ غربت کا خاتمہ انصاف سے ہوتا ہے۔ ایسے انصاف سے جو تنخواہوں میں نظر آئے جو قیمتوں کے کنٹرول میں جھلکے جو تعلیم اور صحت کے دروازے واقعی سب کے لیے کھول دے۔

مگر ہمارے ہاں انصاف ایک نعرہ ہے، ایک وعدہ ہے، ایک خواب ہے۔ مگر حکومتی سطح پہ ایسا کوئی کام نہیں کیا جا رہا جس سے عام انسان کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی آ سکے۔

حکومت کو ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے غریب کی زندگی میں واقعی چین اور سکون آئے۔ سب سے پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ معیشت کا بوجھ ہمیشہ کمزور کندھوں پر ڈالنے کی روایت ختم کی جائے۔

ٹیکس کا نظام ایسا ہو کہ جس کے پاس زیادہ ہے وہ زیادہ دے اور جس کے پاس کچھ نہیں، اس سے جینے کا حق نہ چھینا جائے۔ مگر یہاں الٹا حساب چلتا ہے، روٹی پر ٹیکس، دوا پر ٹیکس، بجلی پر ٹیکس اور بڑے مگر مچھ آرام سے ٹیکس کی چوری کرتے ہیں اور قانون کی گرفت سے بچے رہتے ہیں۔

تعلیم کی بات کی جاتی ہے مگر سرکاری اسکولوں کی حالت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نیا سال آیا ہے تو کیا کسی غریب بچے کے ہاتھ میں نئی کتاب آئی؟ یا وہی پرانی، پھٹی ہوئی کاپی اس کا مقدر بنی؟ تعلیم صرف نصاب کا نام نہیں، یہ امید کا نام ہے۔ جب تعلیم امیروں کی میراث بن جائے تو غریب کے حصے میں صرف مزدوری آتی ہے خواب نہیں۔

صحت کا حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ سرکاری اسپتالوں میں بستر کم اور مریض زیادہ ہیں۔ دوا لکھ دی جاتی ہے مگر وہ موجود نہیں ہوتی۔ نیا سال آیا ہے مگر کیا کسی غریب کو یہ اطمینان نصیب ہوا کہ بیماری کی صورت میں اسے علاج مل جائے گا یا وہ اب بھی بیماری اور قرض کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور ہے۔

ہم ایک ایسے سماج میں رہتے ہیں جہاں صبر کو غریب کی سب سے بڑی خوبی بنا دیا گیا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے صبر کرو، حالات بدلیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کب؟ اور کس قیمت پر؟ کیا صبر صرف اس کے حصے میں آیا ہے؟ کیا طاقتور کبھی صبر کی آزمائش سے گزرتے ہیں؟ یا ان کے لیے ہر سال واقعی نیا ہوتا ہے۔

جھوٹے تاج محل، بکھرتا سماج

ان کہی

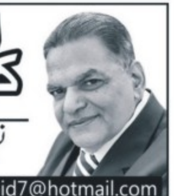

نسیم شاہد

nasimshahid7@hotmail.com

صغراں مائی گھروں میں کام کرتی ہے، شوہر بھی زندہ ہے مگر معذور ہے، کام نہیں کرتا، ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں، بیٹیاں بھی اُس کے ساتھ گھروں میں کام کرتی ہیں، بیٹا بڑا ہے۔ ایک جنرل سٹور پر 20 ہزار روپیہ ماہانہ پر ملازمت کرتا ہے۔ ملا جلا کے ماہانہ آمدنی 40 ہزار روپے بن جاتی ہے۔ کرایہ کا مکان ہے، 15 ہزار روپیہ کرایہ ہے۔ یوں بھی مشکل سے گزارا ہوتا ہے۔ کل صغراں مائی آئی تو یہ خوشخبری سنائی کہ اُس نے بیٹے کا رشتہ کر دیا ہے اور اب اگلے مہینے شادی کرنی ہے، میں نے مبارکباد دی، وہ کہنے لگی بیٹے کی خواہش ہے کہ وہ بارات کے دن ایک بڑی کار میں جائے، آپ نے اس کا انتظام کرنا ہے۔ میں نے کہا اُس کے پاس تو سائیکل تک نہیں وہ بڑی کار میں کیوں جانا چاہتا ہے، عام کار میں بھی تو جا سکتا ہے؟ کہنے لگی ملک جی وہ اپنے سسرال والوں پر ذرا رعب ڈالنا چاہتا ہے، بچہ ہے اُس کی خواہش پوری کر دیں۔ میں نے سوچا اُسے لیکچر دینے کا کوئی فائدہ نہیں، پھر اُسے سمجھایا جو بڑی کار ہوتی ہے اُس کی سجاوٹ پر پیسے بھی زیادہ لگتے ہیں، تقریباً پچاس ہزار تک خرچ آ جاتا ہے۔ کہنے لگی سائیں مہربانی کریں، سجاوٹ بھی آپ کرا دیں۔ میں نے کہا اتنے تو میں نہیں کر سکتا، بڑی گاڑی بھی کرائے پر لینی پڑے گی اُس کا خرچہ بھی ہوگا، تم اپنے بیٹے کو سمجھاؤ یہ ضد چھوڑ دے، یہ سُن کر وہ رونی صورت بنا کر بیٹھ گئی، پھر پھٹ پڑی، وہ نہیں مانتا کہتا ہے شادی نہیں کروں گا، آپ کچھ کر دیں اللہ اور بہت دے گا۔ جی تو چاہتا تھا اُسے جھڑک دوں، لیکن وہ بہت عرصے سے کام کر رہی تھی، خیر میں نے کہا وقت آئے گا تو کچھ کر لیں گے۔ لیکن یہ تو بتاؤ باقی کام کیسے ہوں گے۔ بری وغیرہ، ولیمہ باراتیوں کو لیجانے کے لیے ٹرانسپورٹ اور بہت سے دوسرے اخراجات، کہنے لگی بیٹے کی خواہش ہے کہ وہ اچھے میرج ہال میں ولیمہ کرے۔ ہماری تو برادری بھی بہت بڑی ہے، پانچ سو بندے تو ہو جائیں گے، "پانچ سو بندے؟" حیرت سے میرے منہ سے نکل گیا، کہنے لگی امیروں کے تو ہزار دو ہزار ہوتے ہیں، ہم غریب تو پانچ سو ہی بلا سکتے ہیں۔ اب میری بات کا مطلب اُلٹ لے گئی۔ میں نے کہا آج کل شہروں میں اچھے بھلے لوگ بھی دو اڑھائی سو لوگ بلاتے ہیں، صغراں مائی کہنے لگی سو کے لگ بھگ تو لڑکی والوں کے لوگ ولیمے پر آئیں گے۔ یہ تو لاکھوں روپے کا بل بن جائے گا، کیسے دوں گی؟ کہنے لگی اللہ مالک ہے جس نے پیدا کیا ہے وہ مدد بھی کرے گا۔ خیر وہ اپنے سارے منصوبے بتا کر رخصت ہو گئی۔ میں سوچنے لگا اب سارا کام منت ترلوں اور مانگ تانگ کے ہوگا۔ دوسری طرف لڑکی والے بھی اپنی اوقات سے بڑھ کر انتظامات کریں گے یوں دونوں طرف سے ایک جعلی اور جھوٹ کی بنیاد پر شادی ہو گی، بارات لے کر بڑی گاڑی پر جانے والا اگلے دن سائیکل بھی نہیں رکھتا ہوگا، جو لڑکی بڑی گاڑی میں بیاہ کر آتی ہے وہ سوچتی ہوگی کسی بڑے گھر میں جا رہی ہے، چند دن بعد جب حالات نارمل ہوں گے تو اُس کے علم میں آئے گا اس گھر میں تو بعض اوقات کھانا تک نہیں پکتا۔ شوہر کی آمدنی سے تو گھر نہیں چلتا اُس کے نازنخرے کیسے اٹھائے گا۔ تصنع اور بناوٹ کا غازہ اُترے گا تو پھر لڑائی جھگڑے شروع ہو جائیں گے، قرض لے کر شادی دھوم دھام سے کرنے کے خبط کی بھاری قیمت بھی ادا کرنی پڑے گی، پھر وہی ہوگا جو آج کل ہو رہا ہے۔ نوبت طلاق یا خلع تک پہنچ جائے گی۔

لیکن میں یہ باتیں صغراں بی بی کو تو نہیں بتا سکتا، کہ وہ تو کہے گی بابو جی مدد بے شک نہ کریں، مگر بددعا تو نہ دیں۔ میں اسے یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس جھوٹی شان و شوکت اور نام و نمود کی وجہ سے ہر ماہ ہزاروں طلاقیں ہوتی ہیں، ہزاروں خلع کے مقدمات دائر کیے جاتے ہیں، غریب تم بھی ہو، غریب وہ بھی ہیں۔ پھر کیوں سچ کو نہیں اپناتے، اپنے وسائل میں رہ کر شادیاں کیوں نہیں کرتے، جو بچے بے جا ضد کریں انہیں دو تھپڑ مار کر کیوں نہیں سمجھاتے کہ ایک دو دن کی مصنوعی چکا چوند سے کیا حاصل ہوگا۔ بعد میں تو اسی دو چار مرلے کے مکان میں رہنا ہے اور وسائل میں رہ کر گزارہ کرنا ہے، جس دلہن کو بڑی کار میں لے کر چھوٹے مکان میں لایا جاتا ہے، اُس کی اُمیدوں اور خوابوں پر ظلم کیوں ڈھاتے ہو، اسے پہلے دن ہی حقیقت کے قریب رکھو تا کہ شادی کے اگلے دن اُسے یہ نہ لگے کہ والدین نے اسے کسی جہنم میں دھکیل دیا ہے اور وہ بیٹا جو اپنی ماں کو حالات دیکھنے کے باوجود اونچی شان و شوکت کی طرف دھکیلتا ہے اُسے سمجھایا کیوں نہیں جاتا کہ شادی ایک دن کا بندھن نہیں، نہ ہی وہ ایک دن کی دلہن لایا ہے، جو چیز تمہارے پاس ہے ہی نہیں اُس پر خواہشوں کے جھوٹے تاج محل کیوں تعمیر کرتے ہو، مگر نہیں صاحب یہ بات کوئی نہیں سمجھے گا نہ سمجھائے گا، کیونکہ یہاں سب نے اپنی انا کے جھنڈے گاڑنے ہیں پھر بعد میں ایک دوسرے کو طعنے دینے ہیں کہ جہیز کیوں کم دیا یا بڑے ہوٹل میں ولیمہ کیوں نہیں کیا۔ مختلف مسائل اور سیاست کی دھا چوکڑی میں ہم سب اصل مسائل کو بھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں یہ خبر نہیں ہے کہ معاشرہ کس تیزی سے ٹوٹ رہا ہے، بکھر رہا ہے۔ ہمیں یہ تو یاد رہتا ہے کہ شادیوں کا سیزن آیا ہوا ہے۔ روزانہ شادیاں ہوتی ہیں اور اُن میں لوگ کھانا کھا کے چلے آتے ہیں، مگر اس پر کسی کی نظر نہیں کہ اِن شادیوں میں سے کتنی ایک ایسے ایک ناکامی سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ آپ ملک کی کسی بھی کچہری میں چلے جائیں، یہ تشویشناک اعداد و شمار سامنے آئیں گے کہ سب سے زیادہ عدالتوں میں خلع کے مقدمات زیر التواء ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر سینکڑوں درخواستیں دائر ہوتی ہیں اور گھروں میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔ یہ صرف خلع کے کیسز ہیں، جو طلاق میں مدد دیتے ہیں اُن کی تعداد بھی کم نہیں۔ یہ سب دین کی تعلیمات سے دوری اور جھوٹے کروفر کو اپنانے کی وجہ سے ہے۔

بے جوڑ شادیاں ایک بڑا سبب ہیں، بے جوڑ شادیاں کیوں ہوتی ہیں اس کے اَن گنت اسباب ہیں۔ لڑکی کے والدین کو یہی غم کھائے جاتا ہے کہ بیٹی کی عمر گزر رہی ہے پھر وہ اسی اضطراب میں کسی ایسے بندے سے اُسے بیاہ دیتے ہیں جو رشتے نبھانے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔

یہ اعداد و شمار تو کئی مرتبہ سامنے آ چکے ہیں کہ ملک میں 35 سال سے زائد عمر کی ایک کروڑ لڑکیاں کنواری بیٹھی ہیں مگر یہ گوشوارہ کبھی سامنے نہیں آتا کہ کتنی لڑکیاں طلاق یا خلع کے بعد زندگی گزار رہی ہیں، جس رشتے کی بنیاد ہی جھوٹ اور تصنع پر رکھی جائے وہ کتنا ثمر بار ہو سکتا ہے؟ میں ایسے دوستوں کو بھی جانتا ہوں جو بچوں کے رشتوں میں دھوکہ دہی کا شکار ہو گئے۔ میرے ایک ریٹائرڈ پروفیسر دوست نے بتایا انہیں بیٹی کے لیے ایک جاننے والے نے رشتے کا بتایا، وہ ایک بڑی گاڑی میں بیٹی کو دیکھنے آئے۔ انہوں نے بتایا وہ لاہور ڈیفنس میں رہتے ہیں اور بیٹا دبئی میں ایک بڑا افسر ہے۔ وہ بیٹا بھی اُن کے ساتھ تھا۔ وہ چند روز بعد اُن کے گھر لاہور گئے۔ اچھا بڑا گھر تھا۔

ایک اور مشکل سال......2026

خالد محمود رسول

اب یہ ایک سالانہ رسم سی ہے کہ میڈیا اور تھنک ٹینک ادارے گزرے سال میں کیا کھویا کیا پایا پر عرق ریزی کرتے ہیں۔ اس رسم کے دوسرے حصے کے طور پر نئے سال میں کیا کھونے اور پانے کے امکانات ہیں پر سر کھپاتے ہیں۔

سال کے آخری اور نئے سال کے ابتدائی دنوں میں یہ غلغلہ رہتا ہے، اس کے بعد خلق خدا پھر سے اپنی لگی بندھی روٹین میں جت جاتی ہے یعنی صبح کرنا شام کا......

ورلڈ اکنامک فورم ایک معروف عالمی تھنک ٹینک ہے۔ اس کی حالیہ عالمی رسک رپورٹ 2026 نئے سال سے جڑے خدشات اور امکانات پر مبنی ایسی ہی ایک قابل غور دستاویز ہے۔

نئے سال پر منڈلاتے خطرات کا نچوڑ یہ ہے کہ انسانیت اب ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں اس کے اپنے بنائے ہوئے ٹیکنالوجی، معیشت اور سیاست پر مشتمل نظام خود اس کے لیے چیلنج بن چکے ہیں۔ اس سلسلے کے تین اہم ترین نکات کچھ یوں بیان ہوئے ہیں:

1۔ ڈیجیٹل انتشار: سچائی کے بعد کا دور (Post-Truth Era)۔ رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر 2026 کا سب سے بڑا خطرہ نہ تو کوئی وباء ہے اور نہ ہی اقتصادی کساد بازاری، بلکہ 'غلط معلومات' اور 'ڈس انفارمیشن' ہے۔ مصنوعی ذہانت (AI) کے بے لگام پھیلاؤ نے پروپیگنڈے کو ایک ایسی طاقت دے دی ہے جو بہت سے ملکوں کے اندرونی خلفشار کو ہوا دے رہی ہے۔

ڈیپ فیکس (Deepfakes) اور الگورتھم کی بنیاد پر پھیلائی جانے والی نفرتوں نے عالمی اور کئی صورتوں میں ملکی سطح پر سماجی فضا کو تیزی سے متاثر کیا ہے۔ جیسے جیسے دنیا کا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر انحصار بڑھ رہا ہے، منظم سائبر حملے بھی بڑھ رہے ہیں۔

2۔ ماحولیاتی بگاڑ: رپورٹ کے 10 سالہ طویل مدتی تناظر میں پانچ سرفہرست خطرات کا تعلق براہِ راست ماحول سے ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2026 تک دنیا 'گلوبل وارمنگ' کے اس نہج تک پہنچ چکی ہے جہاں اب صرف احتیاطی تدابیر اور اقدامات کافی نہیں۔

شدید موسمیاتی تغیرات کے سبب طوفان، ہیٹ ویوز اور سیلاب اب ایک مستقل حقیقت ہیں۔ ان واقعات سے ہر سال انسانوں کی ایک وسیع تعداد، انفراسٹرکچر اور معاشی ڈھانچے زیر و زبر ہو رہے ہیں۔

3۔ جیو پولیٹکل تقسیم یعنی Geopolitical Fragmentation میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ امریکی صدر اپنے ایک سالہ دور حکومت میں سات جنگیں رکوانے کا کریڈٹ لیتے ہیں لیکن عالمی جنگی ماحول میں شدت اور پھیلاؤ رکنے میں نہیں آ رہا بلکہ نئے نئے محاذ کھل رہے ہیں۔

2026ء کی دنیا اب ایک طاقتی ورلڈ آرڈر نہیں رہی بلکہ مختلف متحارب بلاکس میں تقسیم ہو رہی ہے۔ تسلیم شدہ عالمی تجارتی نظم کی بجائے اپنے اپنے تجارتی تحفظ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔

امریکا، چین اور دیگر بڑی تجارتی طاقتوں کے درمیان ٹیکنالوجی اور خام مال (جیسے لیتھیم اور سیمی کنڈکٹرز) پر قبضے کی جنگ نے گلوبلائزیشن کے فوائد کو محدود کر دیا ہے۔

دوسری طرف علاقائی تنازعات کا پھیلاؤ خوفناک تیزی سے جاری ہے۔ یوکرائن اور مشرق وسطیٰ کے بعد اب کئی نئے محاذوں پر تناؤ بڑھ رہا ہے جس کی تازہ ترین مثالیں تھائی لینڈ اور کمبوڈیا، ساؤتھ چائنا سمندری علاقہ، یمن وغیرہ ہیں۔

اس نئے جنگی ماحول کی وجہ سے دفاعی اخراجات میں بے پناہ اضافہ اور انسانی ترقی کے بجٹ میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

اس سیاق و سباق میں ایک محفوظ اور پرامن دنیا کے لیے کیا اقدامات ضروری ہیں؟ رپورٹ کی سفارشات کے مطابق دنیا کو ان خطرات سے نمٹنے کے لیے 'انفرادی کوششوں' کی بجائے 'عالمی اشتراک' کی ضرورت ہے:

مثلاً ڈیجیٹل ضابطہ کار (AI Governance) کے لیے باہمی تعاون اور مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا از حد ضروری ہے تاکہ مصنوعی ذہانت کا محفوظ استعمال ایک مشترکہ فریم ورک کے تحت ہو نہ کہ بڑی ٹیک کمپنیوں کے تجارتی مفادات کے تابع ہو۔

جس طرح ایٹمی توانائی کے لیے آئی اے ای اے (IAEA) قائم کیا گیا تھا، اسی طرز پر آرٹیفیشل انٹیلی جنس کی حدود و قیود طے کرنے اور نگرانی کے لیے مشترکہ عالمی پلیٹ فارم تشکیل دینے کی ضرورت ہے۔

امیر ممالک کو اپنی ذمے داری قبول کرتے ہوئے ترقی پذیر دنیا کو متبادل توانائی کی طرف منتقلی کے لیے مالی اور تکنیکی مدد فراہم کرنی ہوگی۔ ملکوں کو اب بحرانوں کے خلاف لچک (Resilience) کی صلاحیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

ممالک کو اب 'جسٹ ان ٹائم' سپلائی چین کے بجائے 'جسٹ ان کیس' ماڈل اپنانا ہوگا، یعنی ہنگامی حالات کے لیے خوراک، توانائی اور ادویات کے ذخائر کو یقینی بنانا ہوگا۔

پاکستان کا ذکر اس رپورٹ کے تناظر میں قابل غور ہے۔ پاکستان اس وقت ان تمام عالمی خطرات کی 'فرنٹ لائن' پر کھڑا ہے۔ پاکستان کے لیے سب سے بڑا خطرہ معاشی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں کی سخت شرائط اور قرضوں کی ادائیگی کا بوجھ ملکی مسائل کو بڑھا رہا ہے۔

پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جن کا عالمی آلودگی میں حصہ نہ ہونے کے برابر ہے مگر اس کے اثرات سب سے زیادہ بھگت رہے ہیں۔

سماجی اور ڈیجیٹل انتشار کے ضمن میں رپورٹ کے مطابق پاکستان میں انٹرنیٹ کی رسائی تو بڑھی ہے مگر ڈیجیٹل خواندگی کی کمی ہے۔

رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں 'غلط معلومات' کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کا رجحان معاشرے میں پولرائزیشن کو اس حد تک بڑھا چکا ہے کہ قومی سطح پر کسی ایک ایجنڈے پر متحد ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔

اس رپورٹ کی روشنی میں پاکستان کے لیے 2026 کا سندیسہ یہ ہے کہ اب روایتی سیاسی و انتظامی گورننس اور پرانے معاشی ماڈل تبدیلی کے متقاضی ہیں۔ معاشی خودمختاری اور اصلاحات کے بغیر چارہ نہیں۔

پاکستان کو اپنی آمدن کے ذرائع بڑھانے اور دست سوال دراز کرنے کی عادت چھوڑنی ہوگی۔ ہمیں عالمی فورمز پر 'کلائمیٹ جسٹس' کا مقدمہ مزید مضبوطی سے لڑنا ہوگا۔

مصنوعی ذہانت اور ڈس انفارمیشن کے طوفان سے نمٹنے کے لیے سائبر قوانین کو بہتر اور متوازن بنانا اور عوام میں شعور بیدار کرنا ضروری ہے۔ جب تک ملک کے اندر سیاسی تناؤ ختم نہیں ہوگا، کوئی بھی معاشی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ 2025 سے اپنا 2026 کس حد تک مختلف کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اپنی پرانی روش کو دیکھیں تو دل بیٹھ سا جاتا ہے لیکن پھر بھی نئے سال کی ایک رسم کے طور پر خواہش کرنے اور جتانے میں کیا حرج ہے۔ منیر نیازی کی سی ذہنی کیفیت اور خواہش ہے:

ہیں رواں اس راہ پر جس کی کوئی منزل نہ ہو
جستجو کرتے ہیں اس کی جو ہمیں حاصل نہ ہو
چاہتا ہوں میں منیر اس عمر کے انجام پر
ایک ایسی زندگی جو اس طرح مشکل نہ ہو

جڑواں شہروں کی خبریں

کمپنی کی جانب سے ماہانہ میگا لکی ڈرا میں شمولیت کرکے انعامات حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کو انعامات تقسیم کیے گئے

قمر چاہے کمپنی کے زیرِ اہتمام تقریب کا انعقاد

میگا لکی ڈرا کے خوش نصیبوں میں انعامات کی تقسیم تحصیل پنڈدادنخان کے گاں ورنالی سے تعلق رکھنے والے عامر شہزاد نے الیکٹرک سکوٹی

جبکہ ڈھوک قاضی پنڈ دادنخان کے محمد عظیم فاروق نے کیش پرائز دس ہزار روپے حاصل کئے

پنڈدادنخان (تحصیل رپورٹر) قمر چاہے کمپنی کے زیر اہتمام تقریب کا انعقاد میگا لکی ڈرا کے خوش نصیبوں میں انعامات کی تقسیم تحصیل پنڈدادنخان کے گاں ورنالی سے تعلق رکھنے والے عامر شہزاد نے الیکٹرک سکوٹی جبکہ ڈھوک قاضی پنڈ دادنخان کے محمد عظیم فاروق نے کیش پرائز دس ہزار روپے حاصل کئے، تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز قمر چاہے کمپنی کے زیر اہتمام پنڈدادنخان میں پروقار تقریب منعقد ہوئی جس میں کمپنی کی جانب سے ماہانہ میگا لکی ڈرا میں شمولیت کرکے انعامات حاصل کرنے والے خوش نصیبوں کو انعامات تقسیم کیے گئے میڈیا ہاس اپنا جہلم نیوز آفس میں منعقدہ تقریب میں ریجنل سیلز منیجر ملک آصف، زونل سیلز منیجر ملک لیاقت علی، ایریا سیلز افسران ارشد اقبال اور عبدالرحمن سمیت میڈیا ہاس کو آرڈینیٹر سینئر صحافی وکالم نگار صفر علی خان شامل تھے الیکٹرک سکوٹی حاصل کرنے والے عامر شہزاد نے گفتگو میں کہا کہ چیف ایگزیکٹو قمر چاہے قمر خان عوامی آدمی ہیں انہوں نے قمر چاہے کے معیار اور مقدار پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا وہ ایک مظبوط کاروباری شخصیت ہونے کے ساتھ بے لوث عوامی خدمات پر یقین رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ قمر چاہے کمپنی کی مقبولیت کا راز قمر خان اور انتظامیہ کی انتھک شب وروز کی محنت کا نتیجہ ہے محمد عظیم فاروق کا کہنا تھا کہ قمر چاہے کمپنی کو پاکستان میں منفرد مقام حاصل ہے ماہانہ میگا لکی ڈرا میں لاکھوں کے انعامات کی برسات عوامی رابطوں اور اپنے صارفین کی حوصلہ افزائی کا بہترین ذریعہ ہے ریجنل سیلز منیجر ملک آصف کا میڈیا سے گفتگو میں کہنا تھا کہ چیف ایگزیکٹو قمر چاہے کمپنی آف پاکستان قمر خان کی خصوصی ہدایات پر اپنے صارفین کے اعتماد کو بحال رکھنے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لاتے رہیں گے ملک آصف نے کہا کہ عوام کی محبتوں کا خیال رکھتے ہوئے قمر چاہے کی پراڈکٹ میں مزید بہتری کے لئے کوشاں ہیں

ڈپٹی کمشنر مری آغا ظہیر عباس شیرازی کھلی کچہری میں عوامی مسائل سن رہے ہیں

بارش اور خراب موسم کے باوجود سٹی ٹریفک پولیس مری کی مثالی کارکردگی

ٹریفک پولیس مری کے مطابق بارش کے دوران حادثات کے خدشات بڑھ جاتے ہیں

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) شدید بارش اور خراب موسمی حالات کے باوجود سٹی ٹریفک پولیس مری پوری طرح متحرک ہے اور عوامی خدمت کے جذبے کے تحت اپنے فرائض منصبی انتہائی احسن طریقے سے سرانجام دے رہی ہے۔ بارش اور دھند کے باوجود ٹریفک پولیس کے افسران اور وارڈنز شہر کے تمام اہم چوکوں، شاہراہوں اور حساس مقامات پر تعینات ہیں تاکہ ٹریفک کی روانی برقرار رکھی جاسکے اور شہریوں و سیاحوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے۔ سٹی ٹریفک پولیس مری کی بروقت حکمت عملی اور مسلسل نگرانی کے باعث ٹریفک کی روانی میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آرہی ہے جبکہ رش اور بدنظمی پر بھی مؤثر طور پر قابو پایا جارہا ہے۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ٹریفک پولیس کے اہلکار ہمہ وقت الرٹ ہیں اور فوری اقدامات کررہے ہیں۔ ترجمان سٹی ٹریفک پولیس مری کے مطابق بارش کے دوران حادثات کے خدشات بڑھ جاتے ہیں جس کے پیش نظر ٹریفک پولیس خصوصی اقدامات کررہی ہے

اپنک گلگت بلتستان چیپٹر کے انتخابات کے نتائج کا اعلان، نئی قیادت منتخب

۔ پولنگ کا عمل یکم جنوری 2026 کو مکمل شفافیت اور جمہوری اصولوں کے تحت منعقد ہوا

صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے مسائل کے حل، فلاح و بہبود اور پیشہ ورانہ حقوق کے تحفظ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں، بیان

اسلام آباد () پ ر) آل پاکستان نیوز پیپرز اینڈ الیکٹرانک میڈیا ایمپلائز کنفیڈریشن (APNEC) گلگت بلتستان چیپٹر کے انتخابات کے نتائج کا باضابطہ اعلان گلگت بلتستان ہاس، اسلام آباد میں کردیا گیا۔ نتائج کا اعلان چیف الیکشن کمشنر راجہ جاوید، طارق عثمانی ممبر الیکشن کمیشن، اور ممتاز بیگ ممبر الیکشن کمیشن نے کیا الیکشن کمیشن کے جاری کردہ تفصیلی شیڈول کے مطابق کاغذاتِ نامزدگی جمع کرانے، جانچ پڑتال، اپیلوں اور امیدواران کی حتمی فہرست کے تمام مراحل مقررہ وقت میں مکمل کیے گئے۔ پولنگ کا عمل یکم جنوری 2026 کو مکمل شفافیت اور جمہوری اصولوں کے تحت منعقد ہوا، جس میں گلگت بلتستان سے تعلق رکھنے والے ممبران نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر اپنک کے مرکزی چیئرمین محمد صدیق انظر اور سیکرٹری جنرل صدمینگل نے گلگت بلتستان کے تمام ممبران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مضبوط، منظم اور فعال تنظیم ہی صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہے۔ انہوں نے نومنتخب قیادت سے توقع ظاہر کی کہ وہ اتحاد، شفافیت اور پیشہ ورانہ وقار کو مقدم رکھتے ہوئے اپنک کے مشن کو آگے بڑھائیں گے۔ نتائج کے اعلان کی تقریب سے اپنک کے بانی منہاج برنا کے ساتھی، سینئر صحافی، سیاستدان اور سابق سینئر ڈاکٹر پولی کلینک ڈاکٹر شریف استوری نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنک نے ہمیشہ جمہوری اقدار کو فروغ دیا ہے اور گلگت بلتستان چیپٹر کی نئی قیادت خطے کے میڈیا ورکرز کی آواز بنے گی۔ چیف الیکشن کمشنر راجہ جاوید کے مطابق انتخابات کے نتیجے میں درج ذیل عہدیداران بلا مقابلہ منتخب قرار پائے: مہوش ممتاز بیگ چیئرپرسن، اپنک گلگت بلتستان عتیق الرحمان سینئر وائس چیئرمین مبارک حسین وائس چیئرمین انیتا عزیز وائس چیئرمین وزیر نصرت علی جنرل سیکرٹری محمد ایاز استوری ایڈیشنل جنرل سیکرٹری وشن دین دیاموری ڈپٹی جنرل سیکرٹری وشابہ جوائنٹ سیکرٹری عشرت فاطمہ فنانس سیکرٹری سجاد حسین شگری سیکرٹری اطلاعات تقریب کے اختتام پر نومنتخب عہدیداران نے اعتماد کا اظہار کرنے پر ممبران کا شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ گلگت بلتستان کے صحافیوں اور میڈیا ورکرز کے مسائل کے حل، فلاح و بہبود اور پیشہ ورانہ حقوق کے تحفظ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔

قمر چاہے کمپنی کے زیرِ اہتمام تقریب کا انعقاد

ایف بی آر پوائنٹ آف سیل کا قانون واپس لے، اجمل بلوچ

کاروباری حالات بہتر نہیں حکومت کاروباری طبقہ کی بات سنے، احسن بختاوری

مہتاب خان تاجروں کی مشترکہ کاز پر ٹریڈرز ایکشن کمیٹی کے ساتھ ہیں، ظاہر عباسی

ای الیون تھری ملٹی مرکز ٹریڈرز یونین کے عہدیداروں کی حلف برداری

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) ٹریڈرز ویلفیر ایسوسی ایشن ای الیون تھری ملٹی مرکز اسلام آباد کے نومنتخب عہدیداران کی تقریب حلف برداری کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر آل پاکستان انجمن تاجران اور ٹریڈرز ایکشن کمیٹی اسلام آباد کے صدر۔ گرین اینڈ کلین اسلام آباد کے چیرمین اور آئی سی سی آئی کے سابق صدر احسن بختاوری اور اے بی این نیوز کے چیرمین مہتاب خان عباسی کے ہمراہ نومنتخب عہدیداران سے حلف لیا۔ نومنتخب صدر ظاہر عباسی ۔ سرپرست ناصر اسلم خٹک ۔ جنرل سیکرٹری فاروق حیدر ۔ جواد حسین شیرازی چیئرمین۔ شعیب عباسی سینئر نائب صدر۔ حامد خٹک نائب صدر۔ یونس کیانی نائب صدر ۔ نعیم جمیل خان سینئر نائب چیئرمین اور دیگر تمام عہدیداران نے حلف اٹھایا۔ اس موقع پر تاجروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اجمل بلوچ نے نومنتخب عہدیداروں کو الیکشن میں شاندار کامیابی پر مبارک باد دی اور امید ظاہر کی کہ وہ تاجر برادری کی خدمت کرتے رہیں گے انہوں نے مزید کہا کہ ایف بی آر نے تاجر برادری پر ظلم وستم کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور چھوٹے چھوٹے گلی محلے کے دکانداروں کو پی او ایس لگانے پر کرپشن کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس وقت دن بدن کاروبار کرنا مشکل ہوگیا ہے انہوں نے ایف بی آر کے افسران سے کہا کہ وہ تاجر برادری سے اپنا تحقیر آمیز رویہ تبدیل کریں. گرین اینڈ کلین اسلام آباد کیلیے سربراہ اور آئی سی سی آئی کے سابق صدر احسن بختاوری اور اے بی این ٹی وی کے چیرمین مہتاب خان عباسی نے نومنتخب عہدیداروں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ کاروباری حالات بہتر نہیں۔ حکومت تاجروں کو در درپیش مسائل پر توجہ دے۔ احسن بختاوری نے مارکیٹ میں فلٹریشن پلانٹ اور ڈسٹ بن لگانے کا اعلان کیا۔ نومنتخب صدر ظاہر عباسی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ وہ تاجروں کے مشترکہ کاز میں ٹریڈرز ایکشن کمیٹی کے ساتھ ہیں۔

اپنک گلگت بلتستان چیپٹر کے انتخابات کے نتائج کا اعلان، نئی قیادت منتخب

نیشنل سکلز یونیورسٹی اسلام آباد کی 2025 کی کامیابیوں کی تعریفی تقریب

ہنر، پائیداری اور اختراع کے ایسے متنوع تعلیمی نظام کو ملک بھر میں اپنایا جائے

مہمانِ خصوصی، وزیرِ مملکت برائے وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، محترمہ وجیہہ قمر صاحبہ نے نیشنل سکلز یونیورسٹی اسلام آباد کی ترقی کو "مثالی" قرار دیا

اسلام آباد () پ ر) ملازمین کیلئے منعقدہ تعریفی تقریب کا آغاز کرتے ہوئے، مہمانِ خصوصی، وزیرِ مملکت برائے وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، محترمہ وجیہہ قمر صاحبہ نے نیشنل سکلز یونیورسٹی آسلام آباد کی ترقی کو "مثالی" قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ ہنر، پائیداری اور اختراع کے ایسے متنوع تعلیمی نظام کو ملک بھر میں اپنایا جائے۔ یہ بیان اس باوقار تقریب کے رسمی اجتماع کو بامعنی ترقی کے آئینے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ صرف ایک تقریب نہیں، بلکہ ایک واضح اعلان ہے کہ ہنر، ماحولیاتی ذمہ داری اور عالمی معیار پر مبنی یونیورسٹیاں خاموشی کے ساتھ مگر فیصلہ کن انداز میں قوم کے مستقبل کی تشکیل میں اپنا اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ اساتذہ کرام، منتظمین، دیگر عملہ اور یونیورسٹی کی قیادت 2025 کی کامیابیوں کا جائزہ لینے کے لیے جمع ہوئے۔ اس سال کی ایک اہم کامیابی یہ تھی کہ یونیورسٹی کو ملک کی دوسری بہترین پائیدار وفاقی یونیورسٹی کے طور پر درجہ دیا گیا۔ یہ اعزاز ماحولیاتی ذمہ داری کو روزگار کے مواقع کے ساتھ ہم پلہ کرتا ہے اور عالمی ومعاشی حقائق کے مطابق عوامی تعلیم کا ایک مثالی نمونہ پیش کرتا ہے۔ تقریب میں یونیورسٹی کی منفرد عالمی ساکھ پر بھی زور دیا گیا۔ پاکستان کی واحد یونیورسٹی ہونے کے ناطے جو یونیسکو-یونیووک سے وابستہ ہے، یونیورسٹی عالمی سطح پر تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے بہترین طریقوں اور مقامی ہنرمندی کی ضروریات کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کررہی ہے۔ یورپی سینٹر آف ووکیشنل ایکسی لینس کے طور پر اس کی شناخت اس بات کی علامت ہے کہ ایک پاکستانی سرکاری یونیورسٹی کو ہنر کی تربیت کے میدان میں عالمی سطح پر غیر معمولی اعتماد حاصل ہے۔ یونیورسٹی کے سرد تنویر کیمپس مریدکے کی تعمیر وتوسیع اس وسیع مقصد کی عکاسی کرتی ہے کہ ہنر پر مبنی تعلیم کو دارالحکومت سے باہر لے جایا جائے اور ان علاقوں میں مواقع فراہم کیے جائیں جہاں صلاحیت موجود ہونے کے باوجود ایسے پروگراموں کی کمی رہی ہے۔ اسی دوران، نیشنل ووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ٹریننگ کمیشن سے کوالیفیکیشن ایوارڈنگ باڈی کا اعزاز حاصل کرنا یونیورسٹی کی صلاحیت کو مزید مستحکم کرتا ہے کہ وہ صنعت کی ضروریات کے مطابق قومی سطح پر تسلیم شدہ اسناد تیار کرسکے۔ طلبہ کے نتائج اب بھی سب سے اہم معیار ہیں۔ 2025 کی پہلی گریجویشن کلاس کے 133 فارغ التحصیل طلبہ پہلے ہی ہنرمندی کے میدان میں شمولیت اختیار کرچکے ہیں، جن میں سے کئی نے بیرونِ ملک مزید تعلیم کے لیے مسابقتی وظائف حاصل کیے ہیں۔ یونیورسٹی کے مرکزی اور ذیلی کیمپسز میں داخلے کی تعداد 2,000 سے تجاوز کرگئی ہے، جو نوجوان پاکستانیوں میں ہنر پر مبنی تعلیم کے ذریعے معاشی ترقی کے راستوں پر بڑھتے ہوئے اعتماد کی علامت ہے۔ یونیورسٹی کے مرکزی کیمپس میں مختلف شعبوں میں 1200 سے زائد ہنرمند پیشہ ور افراد کی مہارت کی جانچ کی گئی، جنہیں بعد ازاں سعودی عرب میں ملازمت کے لیے بھیجا گیا، جو ظاہر کرتا ہے کہ تکنیکی تعلیم اب مزدوری کی نقل وحرکت اور ترسیلات زر پر مبنی ترقی میں مؤثر کردار ادا کررہی ہے۔ این ایس یو کے بانی وائس چانسلر نے یونیورسٹی کی کامیابیوں کا سہرا اس کے اساتذہ اور عملے کی اجتماعی کوششوں کو دیا اور سال کی کامیابیوں کو حتمی اہداف کے طور پر نہیں بلکہ معیاری پیشہ ورانہ تعلیم، اختراع اور بین الاقوامی تعاون کے لیے گہری وابستگی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا۔

جہلم پولیس کی سال 2025 کی کارکردگی کی رپورٹ جاری کردی گئی

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم نے سال 2025 میں بذریعہ کمپلینٹ سیل 2711 شہریوں کی شکایات کو سنا اور ان پر احکامات جاری کیے

گینگ گرفتار (138۔کل مال مسروقہ 08 کروڑ 89 لاکھ 82 ہزار 190 روپے برآمد

پنڈدادنخان (تحصیل رپورٹر) ۔جہلم پولیس کی سال 2025 کی کارکردگی کی رپورٹ جاری کردی گئی ۔) گینگ گرفتار (138۔کل مال مسروقہ 08 کروڑ 89 لاکھ 82 ہزار 190 روپے برآمد۔ تفصیلات کے مطابق ضلع جہلم پولیس نے گزشتہ سال 2025 میں ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم طارق عزیز سندھو کی کمانڈ میں ضلع جہلم میں امن وامان برقرار رکھنے کے لیے قتل، چوری، ڈکیتی، رابری جیسے سنگین نوعیت کے مقدمات کی ٹریسنگ، ملزمان کی گرفتاری، منشیات جیسی لعنت کے مکمل خاتمے، جرائم پیشہ عناصر کی بیخ کنی کی جس کے لئے جہلم پولیس دن رات مصروف عمل ہے۔ قتل کے کل 41 مقدمات درج ہوئےجن میں 71 ملزمان گرفتار کئے گئے، رہبری کے 127 مقدمات درج کرکے 182 ملزمان کو گرفتار کیا گیا، ڈکیتی کے کل 02 مقدمات درج کئے گئےجن میں 08 ملزمان گرفتار کئے گئے، ڈکیتی معہ قتل کے کل 02 مقدمات درج ہوئے جن میں 03 ملزمان کو گرفتار کیا گیا، بچوں اور عورتوں کے ساتھ زیادتی کے کل 28 مقدمات درج کئے گئے جن میں 32 ملزمان گرفتار کئےگئے، کم عمر بچیوں کے ساتھ زیادتی کے 07 مقدمات درج کرکے 05 ملزمان کو گرفتار کیا گیا، ریپ کے کل 36 مقدمات درج کئے گئے جن میں 43 ملزمان گرفتار کے گئے، گینگ ریپ کے کل مقدمات 24 درج کئے گئے جن میں 48 ملزمان گرفتار کئے گئے، جہلم پولیس نیسال 2025 میں کل 957 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کیا جن میں سیکیٹگری۔ اے کے 199 جبکہ کیٹگری بی کے 509 مجرمان اشتہاری، 239 عدالتی مفروران کو گرفتار کیا گیا، جرائم برخلاف پراپرٹی میں 138 گینگز ٹریس کرکے 371 ملزمان گرفتار کئے گئے، جن سے برآمدگی مالیتی 08 کروڑ 89 لاکھ 82 ہزار 190 روپے برآمد کی گئی، منشیات کے تدارک کے لئے ضلع بھر میں بھرپور کریک ڈاؤن کیا، منشیات کے 549 مقدمات درج کرکے 566 ملزمان کو گرفتار کیا جن کے قبضہ سے چرس 210 کلو 685 گرام، ہیروئن 81 کلو 749 گرام، افیون 01 کلو 200 گرام اور شراب کی 10118 بوتلیں برآمد کی گئیں۔ غیر قانونی اسلحہ کے 373 مقدمات درج کرکے 383 ملزمان کو گرفتار کیا گیا، جن سے پسٹلز 329 عدد، کلاشنکوف / گنز 93 عدد اور 2863 گولیاں برآمد کی گئیں، پتنگ بازی کے 35 مقدمات درج کیے گئے جن میں 35 ملزمان گرفتار کرکے 1078 پتنگیں اور 52 عدد ڈوریں برآمد کی گئی، سال 2025 میں جہلم پولیس خدمت مراکز سے شہریوں کو فراہم کی جانے والی مختلف سہولیات سے 32689 افراد نے استفادہ حاصل کیا۔

لیاقت باغ میں مقامی تنظیم کے تعاون سے ایک باوقار تعریفی تقریب

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) شہر کی گلیوں، سڑکوں اور عوامی مقامات کو صاف ستھرا رکھنے والے راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ورکرز کی خدمات کے اعتراف میں منگل کے روز لیاقت باغ میں مقامی تنظیم کے تعاون سے ایک باوقار تعریفی تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ تقریب کا انعقاد کرسمس اور یوم قائداعظم کے موقع پر کیا جارہا ہے، جس کا مقصد شہر کی صفائی ستھرائی میں کلیدی کردار ادا کرنے والے محنتی ورکرز کو خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔ تقریب کے دوران ورکرز و خصوصی تعریفی تحائف دیے جائیں گے یہ تحائف ان ورکرز کی انتھک محنت، قربانی اور خدمتِ خلق کے جذبے کے اعتراف کے طور پر پیش کیے جائیں گے۔ راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے مطابق ورکرز کی محنت اور لگن ہمارے شہر کو صاف اور صحت مند رکھنے میں لازمی کردار ادا کرتی ہے، جس کے لیے ورکرز کی خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ہردن ان کی محنت کی بدولت ہماری سڑکیں، گلیاں اور عوامی مقامات روشن اور محفوظ رہتے ہیں۔ ان کی انتھک محنت اور قربانی کے بغیر ہمارا شہر صاف ستھرا نہیں رہ سکتا۔ تقریب کا مقصد صرف تحائف دینا نہیں بلکہ معاشرے میں ان محنت کشوں کے احترام، عزت اور حوصلہ افزائی کے پیغام کو فروغ دینا ہے۔

پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے، راجہ محمد الیاس کیانی

اسلام آباد (بی این پی) مسلم لیگ ن کے رہنماء راجہ محمد الیاس کیانی نے کہا کہ پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز اپنے وژن ''ستھرا پنجاب'' کے تحت جو اقدامات اٹھا رہی ہیں' ان سے پنجاب کا چہرہ نکھر کر سامنے آرہا ہے۔ ہر شہر کے پوش علاقوں اور بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر انتظامی مشینری دن رات مصروف عمل ہے۔ پنجاب کے 39 اضلاع میں 132 بیوٹیفکیشن سکیمیں 16 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوں گی۔ 97 بیوٹیفکیشن سکیموں کے ورک آرڈر جاری، 88 بیوٹیفکیشن پراجیکٹ شروع ہونگے۔ مریم نواز نے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان میں واٹر فیچر/فوارے، مصنوعی آبشاریں شامل کرنے کی ہدایت کی۔ مرکزی بازاروں میں سڑک کے درمیان خوبصورت گرین بیلٹ بنانے کا حکم دیا اور تیزی سے افزائش پانے والے پودے اور سبزہ شامل کرنے کی ہدایت کی۔ فٹ پاتھ پر روایتی گرے ٹائلز کی بجائے خوبصورت کلرٹائل لگانے کا حکم بھی دیا۔ بیوٹیفکیشن پراجیکٹ کیلئے ڈیش بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا جسے روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

نیشنل سکلز یونیورسٹی اسلام آباد کی 2025 کی کامیابیوں کی تعریفی تقریب

چیئرمین سی ڈی اے کی زیرصدارت تجاوزات وغیر قانونی تعمیرات کیخلاف اقدامات کے حوالے سے اہم اجلاس

آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس عارضی بجلی بندش کا شیڈول

آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہوگیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جاسکتی ہے۔

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) 03 جنوری 2026 کو صبح 00:09 بجے سے دوپہر 00:02 بجے تک راولپنڈی سٹی سرکل کے، ای/بلاک، نیوملپور، گری روڈ، اے ایف او ایچ ایس، کے آر ایل، سروس روڈ، گلزارِ قائد، شمسباد، ڈھوک حکم داد، آریہ محلہ، میجر مسعود، صرافہ بازار، گوالمنڈی، احسن آباد، منگتال، عیدگاہ، مدینہ کالونی، کیانی روڈ، ملت آباد، کیپٹن امیر شہید، نوگزی، ایف-17/1، ایف-17/2، بجلیال، ٹاپ سٹی، شالیمار ٹاؤن، فضائیہ، خدا داد سٹی، چکرا، رٹہ، ریلوے کالونی اور باغ سرداران فیڈرز، راولپنڈی کینٹ سرکل کے، پاکستان ریلوے، سرسید روڈ، کوٹ جمی، پی ڈبلیو ڈی-۱، سرور شہید، مری بریوری، لائر کالونی، عسکری-7، کھسالا، موراَت، قریشی آباد، کینٹ، چونترہ، نیوراوت، کہوٹہ سٹی-۱، کے آر ایل کالونی ہوٹی ایچ کیو، کلرسیداں، نیو چوہا، نارہ متورے، ساگری، کلیام، بھنگالی، سید کسران اور مہوٹا فیڈرز، اٹک سرکل کے، شیر شاہ سوری، ٹیکسلا، ایچ ایم سی روڈ، وحدت کالونی (ڈی/سی)، کوہسار کالونی (ڈی/سی)، صفیہ ٹاؤن، ملت کالونی، کیبنٹ ڈویژن، کاشف گل، ماڈل ٹاؤن، گھڑی افغانی، برہما، حسین آباد، حمید، گونڈل، امین آباد، کیپٹن اشتیاق احمد، گھور گھشتی، دل آور آباد، کھرپا، عظیم شہید، جھنگ، پری، دھرنال، کھنڈا، انجرا اور نارا فیڈرز، چکوال سرکل کے، کریالہ، کوٹ چوہدریاں، آرا بازار، جمالوال، خیرپور، سرپاک، ڈیرہ مسلم، لطیفال، جند خانزادہ، خانپور سٹی، بھکری، بشارت، ڈفر، کٹاس، للیلہ ٹاؤن، پی ڈی خان، سغارپور، ڈی ایس بلاول، ڈھوک غزان، کالو، مدینہ ٹاؤن، موراَت، ڈھولر، موگلا اور بودھیال فیڈرز، جہلم سرکل کے، کریم پورہ، بلال ٹاؤن، ثناء اللہ شہید، سی ایم ایچ جہلم، کریالہ، کھڑکھا، اکرم شہید، ایف-10 (کالا بیس)، بوریاں، سی او ڈی کالا، دینہ-3 (روہتاس)، مدوکلاں، پھدیال، نیو سنگھوئی، کھوکھراں، گجر خان، بھائی خان، بابا شہید، کرسل اور قاضیان فیڈرز، جی ایس او سرکل میں صبح 00:09 بجے سے دوپہر 00:02 بجے تک، شاہین، ای-8 نیوی، این ایچ کیو، سلوراوکس، این ڈی سی، این آئی سی، سی آر فلیٹس اور این ایچ کیو-2 فیڈرز، صبح 00:09 بجے سے دوپہر 00:03 بجے تک، ایف-17/1، ایف-17/2، بجلیال-1، ٹاپ سٹی، شالیمار ٹاؤن، فضائیہ-1، خدا داد سٹی، چیچان، سٹی-4، سٹی-5 اور ڈی ایچ کیو فیڈرز، دوپہر 00:12 بجے سے 00:01 بجے تک، پی اے ایف، المصطفیٰ ٹاور، ای-7، ایف-8/3، کروٹیال ہوٹل، ایئر یونیورسٹی، مدینہ مارکیٹ، عباسیہ مارکیٹ اور سینٹورس شاپنگ مال فیڈرز اور ملحقہ علاقوں میں بھی بجلی بند رہے گی۔ آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہوگیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جاسکتی ہے۔

خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا مسلم لیگ کی اولین ترجیح ہے: فرخ خان

خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا پاکستان مسلم لیگ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، مسز فرخ خان

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) پاکستان مسلم لیگ خواتین ونگ کی مرکزی صدر اور رکن قومی اسمبلی مسز فرخ خان سے صوبائی اسمبلی کی رکن سلمیٰ ہاشمی نے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران پارٹی معاملات اور آئندہ بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ایم پی اے سلمیٰ ہاشمی نے مسز فرخ خان کو پاکستان مسلم لیگ خواتین ونگ کی مرکزی صدر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی اور خواتین کو منظم وفعال بنانے کے لیے ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ مسز فرخ خان نے کہا کہ خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا پاکستان مسلم لیگ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، جبکہ سلمیٰ ہاشمی نے پارٹی پالیسیوں کے فروغ میں خواتین کے کردار کو مزید مؤثر بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات کے دوران خواتین کے سیاسی کردار کو مضبوط بنانے، بلدیاتی سطح پر خواتین کی شرکت بڑھانے اور پارٹی کے مستقبل کے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ایم پی اے سلمیٰ ہاشمی نے مسز فرخ خان کو خواتین ونگ کی سربراہ مقرر ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی اور ان کی قیادت میں خواتین کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

چیئرمین سی ڈی اے کی زیرصدارت تجاوزات وغیر قانونی تعمیرات کیخلاف اقدامات کے حوالے سے اہم اجلاس

اسلام آباد کو غیر قانونی تعمیرات وتجاوزات سے پاک رکھنے کے حوالے سے جائزہ لیا گیا

اجلاس میں سی ڈی اے بورڈ کے ممبر ایڈمن طلعت محمود، ممبر پلاننگ وڈیزائن ڈاکٹر خالد حفیظ، ممبر انوائرمنٹ اسفندیار بلوچ سمیت دیگر سنئیر افسران نے شرکت کی

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) وچیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا کی زیرصدارت تجاوزات وغیر قانونی تعمیرات کیخلاف اقدامات کے حوالے سے جمعہ کے روز سی ڈی اے ہیڈکوارٹرز میں اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں سی ڈی اے بورڈ کے ممبر ایڈمن طلعت محمود، ممبر پلاننگ وڈیزائن ڈاکٹر خالد حفیظ، ممبر انوائرمنٹ اسفندیار بلوچ، ڈپٹی ڈپٹی ڈی جی انفورسمنٹ ڈاکٹر انعم فاطمہ، ڈی سی سی ڈی اے سمیت دیگر سنئیر افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں وزیراعظم پاکستان شہباز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کے وژن کے مطابق وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کو غیر قانونی تعمیرات وتجاوزات سے پاک رکھنے کے حوالے سے جائزہ لیا گیا۔ متعلقہ افسران نے چیئرمین سی ڈی اے وچیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا کو انسداد تجاوزات آپریشن میں ہونے والی پیشرفت کے حوالے سے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ ڈپٹی ڈی جی انفورسمنٹ ڈاکٹر انعم فاطمہ کی نگرانی میں ڈپلومیٹک انکلیو اور اس سے ملحقہ علاقوں بشمول سابقہ مسلم کالونی میں حال ہی میں قبضہ مافیا کے خلاف آپریشن کیا گیا اور اس خصوصی مہم کے دوران 900 کنال سے زائد قیمتی سرکاری زمین غیر قانونی قابضین سے واگزار کروائی گئی۔ بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ اسلام آباد ہائیکورٹ کے احکامات کی روشنی میں سرکاری اراضی واگزار کروانے کیلئے تمام مقامی افراد کو قانون کے مطابق شنوائی کا موقع دیا گیا۔ اس ضمن میں چیئرمین سی ڈی اے کی ہدایت پر سائٹ آفس بھی قائم کیا گیا تھا۔ سائٹ آفس میں مقامی افراد کے جائز مطالبات کو سننے کیلئے سی ڈی اے کے ریونیو اور پلاننگ ونگ کا متعلقہ عملہ بھی تعینات کیا گیا اور متعلقہ عملے نے تمام افراد کے مطالبات کو نہ صرف سنا بلکہ انکا قانون کے مطابق حل بھی کیا۔ بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ جن افراد کے پاس قانون کے مطابق ملکیتی حقوق سے متعلق کوئی بھی دستاویز ہے تو وہ سی ڈی اے سے رابطہ کرسکتے ہیں۔ بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ تمام آپریشنز میں سی ڈی اے انفورسمنٹ کو پلاننگ ونگ، ضلعی انتظامیہ اور اسلام آباد پولیس کی مکمل معاونت بھی شامل ہے۔

HITEC ڈینٹل کالج اور SZABMU SOD اسلام آباد کے درمیان ایم او یو پر دستخط کی تقریب۔

چوہدری حاجی عابد مرزا کا جنرل کونسلر کے انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان

عوامی خدمت سے بڑھ کر کوئی فریضہ نہیں اور علاقے کے عوام کی بلاتفریق خدمت کو اپنا مشن سمجھتے ہیں

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) معروف سماجی شخصیت چوہدری عابد فخرے کرپانے یونین کونسل کرپا سے جنرل کونسلر کے انتخاب میں حصہ لینے کا باقاعدہ اعلان کردیا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ عوامی خدمت سے بڑھ کر کوئی فریضہ نہیں اور وہ علاقے کے عوام کی بلاتفریق خدمت کو اپنا مشن سمجھتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یونین کونسل کرپا کے عوام کو درپیش بنیادی مسائل، جن میں صفائی، پانی، سڑکوں کی بہتری، صحت اور تعلیم شامل ہیں، ان کے حل کے لیے وہ ہر ممکن اقدامات کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر عوام نے انہیں اعتماد دیا تو وہ یونین کونسل کو ایک مثالی کونسل بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود، نوجوانوں کے لیے مواقع، اور بزرگوں کے مسائل کا حل ان کی اولین ترجیح ہوگی۔ راجہ علی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ذاتی مفادات کے بجائے اجتماعی ترقی کے لیے ان کا ساتھ دیں۔ علاقہ مکینوں نے بھی راجہ علی کے اعلان کا خیرمقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ ان کی قیادت میں یونین کونسل کرپا میں مثبت تبدیلی آئے گی۔

وفاقی وزیر برائے نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ رانا تنویر حسین نیشنل سپیڈ کے افتتاح کے موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے

پاک بحریہ کے تین ریئر ایڈمرلز کی وائس ایڈمرل کے عہدے پر ترقی

وائس ایڈمرل عبدالمنیب اپنے شاندار کیریئر کے دوران مختلف کمانڈ اینڈ اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں

پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں علاوہ ازیں وہ امریکہ سے نیول وار کالج کمانڈ کورس کوالیفائیڈ ہیں

کراچی (سٹاف رپورٹر) پاک بحریہ کے ریئر ایڈمرل عبدالمنیب، ریئر ایڈمرل سید احمد سلمان اور ریئر ایڈمرل فیصل امین کو وائس ایڈمرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ وائس ایڈمرل عبدالمنیب نے 1992 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ وہ پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں علاوہ ازیں وہ امریکہ سے نیول وار کالج کمانڈ کورس کوالیفائیڈ ہیں۔ وائس ایڈمرل عبدالمنیب اپنے شاندار کیریئر کے دوران مختلف کمانڈ اینڈ اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، جن میں کمانڈنگ آفیسر پی این ایس عالمگیر، پی این ایس لاڑکانہ، پی این ایس اکرم، پی این ایس آتش، کمانڈر سرفیس ٹاسک گروپ-2، 25 ویں ڈسٹرائر اسکواڈرن کی کمانڈ اور ہیڈکوارٹرز US NAVCENT بحرین میں کمانڈر کمبائنڈ ٹاسک فورس 151-کے فرائض شامل ہیں۔ انہوں نے بطور نیول سیکرٹری، ڈی جی نیول انٹیلی جنس، ڈی جی C4I اور ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف (آپریشنز) نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت وہ کمانڈر پاکستان فلیٹ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں انہیں ہلال امتیاز (ملٹری) اور ستارہ بسالت سے نوازا گیا ہے۔ وائس ایڈمرل سید احمد سلمان نے 1991 میں پاک بحریہ کی سپلائی برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ فلیگ آفیسر پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کا سروس کیریئر نہایت شاندار ہے اور انہیں کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ حاصل ہے جن میں ڈائریکٹر انوینٹری کنٹرول پوائنٹ اور ڈائریکٹر پروکیورمنٹ (نیوی) شامل ہیں۔ نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں ان کی نمایاں اسٹاف تقرریوں میں سیکرٹری ٹو چیف آف دی نیول اسٹاف، ڈائریکٹر سرفیس اسٹورز اور اسسٹنٹ چیف آف دی نیول اسٹاف (سپلائی) شامل ہیں مزید برآں وہ اتاشی ڈیفنس پروکیورمنٹ (برطانیہ) بھی تعینات رہے۔ اس وقت وہ ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف (سپلائی) اور ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف (ایڈمن) کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں انہیں ہلال امتیاز (ملٹری) سے نوازا گیا ہے۔ وائس ایڈمرل فیصل امین نے 1992 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ فلیگ آفیسر رائل کالج آف ڈیفنس اسٹڈیز برطانیہ، آرمی کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کے شاندار کیریئر میں مختلف کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ شامل ہے،

Vice Admiral Abdul Munib HI(M) S Bt
Vice Admiral Faisal Amin HI(M) S Bt
Vice Admiral Syed Ahmed Salman HI(M)

حکومت زرعی تحقیق کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے پرعزم ہے، رانا تنویر حسین

وفاقی وزیر رانا تنویر حسین کا قومی زرعی تحقیقی مرکز اسلام آباد میں جدید مصنوعی ذہانت پر مبنی سمارٹ گرین ہاوسز کا افتتاح

پی اے آر سی موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت اور اعلی پیداوار رکھنے والی فصلوں کی اقسام کے لیے کوشاں ہے، چیئرمین پی اے آر سی

اسلام آباد: (شعبہ تعلقات عامہ، پی اے آر سی) وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق، رانا تنویر حسین نے قومی زرعی تحقیقاتی مرکز (این اے آر سی)، اسلام آباد میں متعدد جدید ترین تحقیقی سہولیات کا افتتاح کیا۔ ان سہولیات میں گندم اور دالوں کی تیز رفتار افزائش کی سہولت اور جدید آئی او ٹی پر مبنی اسمارٹ گرین ہاؤس شامل ہیں۔ ان جدید سہولیات کے ذریعے مختلف اقسام کی فصلوں اور بیج کی تیاری کے لئے درکار وقت کو 10 سال سے کم کرکے تقریباً 5 سال تک لایا جاسکتا ہے۔ کنٹرول شدہ ماحول اور جدید ٹیکنالوجیز فراہم کرنے سے محققین کو ہر سال فصلوں کی پانچ سے چھ بار کٹائی کا موقع فراہم ہوگا جس سے اعلیٰ پیداوار، بیماریوں سے مزاحم، اور آب وہوا سے مطابقت رکھنے والے بیجوں کی جلد سے جلد تیاری میں مدد ملے گی۔ یہ اسمارٹ گرین ہاؤس جدید ٹیکنالوجیز سے لیس ہیں جس میں مصنوعی ذہانت (اے آئی)، آئی او ٹی پر مبنی نگرانی کے نظام، تیز رفتار افزائش، جینوم اور خطرات کی تشخیص، عمودی باغبانی شامل ہیں۔ یہ خصوصیات فصلوں میں بہتری، وسائل کے موثر استعمال اور پائیدار زرعی طریقوں کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ افتتاح کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے، وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ زرعی تحقیق ہماری وزارت کا بنیادی مینڈیٹ ہے اور زراعت حکومت کے لئے ترجیحی شعبہ ہے، جس کے لیے حکومت قومی تحقیقی اداروں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے مستقل کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل (پی اے آر سی) زراعت کے شعبے میں ایک کلیدی حیثیت کا حامل ادارہ ہے، جس میں موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے کے علاوہ فصلوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کا مینڈیٹ ہے۔ وزیراعظم پاکستان کے گرین پاکستان منصوبے کے تحت، حکومت زرعی تحقیق اور جدت کو مستحکم کرنے کے لئے اصلاحات متعارف کررہی ہے۔ رانا تنویر حسین نے کہا کہ حال ہی میں چینی اکیڈمی آف زرعی علوم (سی اے اے ایس) کے ماہرین اور چینی وزارت زراعت اور دیہی امور نے زرعی اصلاحات کی حمایت کے لئے پاکستان کا دورہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ، جدید زرعی ٹیکنالوجیز سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے زراعت سے منسلک پاکستانی طلباء کو تربیت کے لیے چین بھی بھیجا گیا جس سے طلباء کے صلاحیت سازی میں مدد ملے گی۔ رانا تنویر حسین نے مزید کہا کہ اگرچہ زرعی تحقیق ایک طویل مدتی عمل ہے

Sports

کھیل کھلاڑی

بنگلا دیش کے ورلڈ کپ میچز بھارت سے منتقل کرانے کے مطالبے پر بھارتی بورڈ کا ردعمل سامنے آ گیا

مستفیض الرحمان کو آئی پی ایل سے خارج کیے جانے کے بعد دونوں ممالک میں کشیدگی مزید بڑھ گئی

لاہور (سپورٹس ڈیسک) بنگلا دیش کے ورلڈ کپ میچز بھارت سے منتقل کرانے کی خبروں پر بھارتی بورڈ کا ردعمل سامنے آ گیا۔ مستفیض الرحمان کو آئی پی ایل سے خارج کیے جانے کے بعد بھارت اور بنگلہ دیش کے تعلقات میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 میں بنگلہ دیش کے لیگ میچز بھارت سے نکال کر سری لنکا منتقل کرنے کی درخواست کرے، کیونکہ فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کے آئی پی ایل سے ریلیز کیے جانے کے بعد کھلاڑیوں کی حفاظت کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ شاہ رخ خان کی آئی پی ایل فرنچائز کولکتہ نائٹ رائیڈرز (KKR) نے بی سی سی آئی کی ہدایت پر مستفیض الرحمان کو اسکواڈ سے خارج کیا تھا۔ انہیں پچھلے مہینے ابوظہبی میں ہونے والی نیلامی میں 20.9 کروڑ بھارتی روپے میں خریدا گیا تھا۔ بی سی بی کے صدر اور سابق کپتان امین الاسلام نے اس واقعے کے بعد ایمرجنسی بورڈ میٹنگ کے بعد کوئی عوامی بیان جاری نہیں کیا۔ تاہم بنگلہ دیش کے کھیلوں کے مشیر آصف نذرول نے کہا کہ انہوں نے بورڈ کو ہدایت دی ہے کہ وہ آئی سی سی کو باضابطہ طور پر درخواست بھیجے کہ بنگلہ دیش کے چار لیگ میچز سری لنکا میں کرائے جائیں۔ آصف نذرول نے اپنے فیس بک پیج پر لکھا کہ بورڈ کو واضح کرنا چاہیے کہ اگر ایک بنگلہ دیشی کھلاڑی، جو معاہدے کے تحت بھارت میں کھیلنے کا اہل ہے، وہاں محفوظ نہیں تو قومی ٹیم بھی بھارت میں میچ کھیلنے کے دوران محفوظ محسوس نہیں کر سکتی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بورڈ کو باضابطہ طور پر درخواست دینی چاہیے کہ میچز سری لنکا میں ہوں۔ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں بنگلہ دیش کا پہلا میچ 7 فروری کو ویسٹ انڈیز، دوسرا میچ 9 فروری کو اٹلی، تیسرا میچ 14 فروری کو انگلینڈ اور چوتھا میچ 17 فروری کو نیپال کیخلاف شیڈول ہیں۔

پی ایس ایل کے ساتھ ملتان سلطانز کا سفر ختم

سابقہ اونرز سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے بھی محروم، 35 لاکھ فالوورز گنوا دیے

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پی ایس ایل کے ساتھ ملتان سلطانز کا سفر باضابطہ طور پر ختم ہو گیا، اگلے ایڈیشن میں پی سی بی خود معاملات سنبھالے گا، اس کے بعد فرنچائز کو فروخت کیا جائے گا۔ تفصیلات کے مطابق اونر کی جانب سے تند و تیز بیانات اور بعد میں نوٹس پھاڑ کر پھینک دینے سے پی سی بی اور ملتان سلطانز کے معاملات میں واپسی کی گنجائش نہ رہی، اسی لیے دیگر فرنچائز کے برعکس سلطانز کو معاہدے میں تجدید کی پیشکش نہ ہوئی۔ بورڈ نے فوری طور پر معاہدہ ختم کرنے کے بجائے 31 دسمبر تک کا انتظار کیا، اب فرنچائز کا کنٹریکٹ باضابطہ طور پر ختم ہو چکا، رواں سال پی سی بی 11 ویں ایڈیشن میں خود انتظامات سنبھالے گا۔ اس کے بعد ٹیم کو فروخت کر دیا جائے گا، ملتان سلطانز نام برقرار رکھنا یا کوئی اور نام اختیار کرنا نئے مالکان کی صوابدید ہوگی، ملکیت کے ساتھ تمام سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور ویب سائٹ بھی ملتان سلطانز کے ہاتھ سے نکل گئی۔ اس وقت ملتان سلطانز کے 17 لاکھ فیس بک، 7 لاکھ 74 ہزار ایکس (ٹوئٹر) 5 لاکھ 76 ہزار انسٹاگرام، 5 لاکھ 6 ہزار ٹک ٹاک فالوورز ہیں، ملتان سلطانز فرنچائز دوسری بار اونرز سے محروم ہوئی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک طرف علی ترین نے ایک ارب 8 کروڑ سالانہ فیس کی حامل فرنچائز کو چھوڑ دیا، دوسری جانب وہ ساتویں اور آٹھویں ٹیم کی نیلامی میں بھی شریک ہیں، اس کی فیس ڈیڑھ ارب سے زائد تک ہو سکتی ہے۔

بنگلہ دیش کا ٹی 20 ورلڈ کپ کے میچز بھارت سے سری لنکا منتقل کرانے پر غور

ہنگامی مشاورت میں مستفیض الرحمان کو آئی پی ایل سے نکالنے کے معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) فاسٹ بولر مستفیض کو آئی پی ایل سے نکالنے کے معاملے پر بنگلہ دیش نے بھارت میں شیڈول ٹی 20 ورلڈ کپ کے میچز کو سری لنکا منتقل کرانے پر غور شروع کر دیا۔ بنگلا دیشی میڈیا کے مطابق بنگلا دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کے آئی پی ایل سے نکالنے کے معاملے پر فوری مشاورت کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہنگامی مشاورت میں بھارتی کرکٹ بورڈ کی جانب سے مستفیض الرحمان کو آئی پی ایل سے نکالنے کے معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا بنگلا دیش کرکٹ بورڈ کے صدر امین الاسلام کا کہنا ہے کہ فوری طور پر باقاعدہ بورڈ میٹنگ بلانا ممکن نہیں، تاہم متعلقہ حکام کے ساتھ ہنگامی سطح پر مشاورت جاری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مشاورت کا مقصد موجودہ صورتحال کا جائزہ لینا اور اصل حقائق سامنے لانا ہے جبکہ بورڈ کی اولین ترجیح کرکٹرز کی حفاظت اور سیکیورٹی ہے۔ امین الاسلام کے مطابق اس سلسلے میں مختلف متعلقہ ڈیپارٹمنٹس سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے بنگلا دیشی میڈیا رپورٹس کے مطابق بنگلا دیش کرکٹ بورڈ سیکیورٹی کی یقین دہانی کے لیے آئی سی سی سے بات کرے گا۔ بی سی بی کا مؤقف ہے کہ سیکیورٹی پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا جبکہ بنگلا دیش اپنے میچز سری لنکا میں کھیلنے کے آپشن پر بھی غور کر سکتا ہے

آئی پی ایل سے نکالے جانے پر مستفیض الرحمان کا ردعمل سامنے آ گیا

کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے بنگلہ دیشی کرکٹر کو 9 کروڑ 20 لاکھ بھارتی روپے میں خریدا تھا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) سے خارج کیے جانے پر بنگلا دیش کے فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کا ردعمل سامنے آ گیا ہے۔ کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے مستفیض الرحمان کو اسکواڈ سے ریلیز کیے جانے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ بی سی سی آئی کی ہدایات کی روشنی میں یہ فیصلہ باہمی مشاورت اور طے شدہ طریقہ کار کے تحت کیا گیا بنگلا دیشی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مستفیض الرحمان کا کہنا تھا کہ اگر آپ کو ٹیم سے ڈراپ کر دیا جائے تو اس پر کیا کر سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ آئی پی ایل 2026 کی نیلامی کے دوران دسمبر 2025 میں کولکتہ نائٹ رائیڈرز نے مستفیض الرحمان کو 9 کروڑ 20 لاکھ بھارتی روپے میں خریدا تھا اس موقع پر انتہا پسند ہندو تنظیموں اور بعض سیاسی رہنماؤں کی جانب سے فرنچائز کے مالک شاہ رخ خان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا، جب کہ ایک بی جے پی رہنما نے انہیں غدار تک قرار دیا تھا۔

ایشیا کپ: پاک یو اے ای میچ کے دوران امپائر زخمی ہو کر میدان سے باہر چلے گئے

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان اور یو اے ای کے درمیان ایشیا کپ میچ میں امپائر زخمی ہو کر میدان سے باہر چلے گئے۔ یو اے ای کی اننگز کے چھٹے اوور میں پاکستانی وکٹ کیپر محمد حارث نے گیند بولر صائم ایوب کی جانب اچھالی جو سری لنکن امپائر روچیرا پالیا گروگے کے جا لگی۔ فزیو نے میدان میں آ کر ان کا معائنہ کیا اس دوران میچ کچھ دیر تک رکا رہا۔ امپائر میچ چھوڑ کر میدان سے باہر چلے گئے، ان کی جگہ ریزرو امپائر غازی سہیل نے میچ میں فرائض نبھائے۔ واضح رہے کہ پاکستان نے یو اے ای کو 41 رنز سے شکست دے کر سپر فور مرحلے میں رسائی حاصل کر لی ہے۔

میچ ریفری کو ہٹایا جائے، پی سی بی نے آئی سی سی کو ایک اور خط لکھ دیا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کو میچ ریفری کی تبدیلی سے متعلق ایک اور خط لکھ دیا۔ ذرائع کے مطابق پی سی بی نے آئی سی سی کو میچ ریفری تبدیل کرنے کا مطالبہ تسلیم نہ کرنے پر جوابی خط میں بھی سخت موقف اختیار کیا اور میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کے خلاف ایکشن نہ لینے کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ پی سی بی نے میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کو ہٹانے کا اپنا اصولی مطالبہ پھر دہرا دیا ہے جس کے بعد پاکستان اور یو اے ای کے درمیان آج طے شدہ میچ کے انعقاد پر شکوک و شبہات برقرار ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی اینڈی پائیکرافٹ کو نہ ہٹائے جانے پر ایشیا کپ کے باقی میچز کا بائیکاٹ کرنے کے موقف پر قائم ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی نے متنازع ریفری کیخلاف آئی سی سی انکوائری کو بھی رسمی کارروائی قرار دیا گیا ہے، انکوائری کے لیے تمام پہلوؤں کا نہ جائزہ لیا گیا اور نہ متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا گیا۔

ایشیا کپ تنازع: محسن نقوی کی سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت

لاہور (سپورٹس ڈیسک) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ایشیا کپ میں پاک۔ بھارت میچ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر سابق پی سی بی چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت کر لی۔ چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا کو مشاورت کے لیے ہیڈ آفس آنے کی دعوت دی جہاں ایشیا کپ میں پیدا ہونے والے تنازع پر مشاورت کی گئی۔ مزید بتایا گیا کہ اس حوالے سے مشاورت کا عمل حتمی مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ اس دوران دبئی میں قومی ٹیم کو ہوٹل سے گراؤنڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا اور ٹیم اسٹیڈیم کے لیے روانہ ہو گئی۔

سی ویو پر عالمی کراچی میراتھن کا انعقاد، 25 ممالک کے 7 ہزار سے زائد رنرز کی شرکت

مردوں کے ساتھ بچوں اور خواتین کی بھی بڑی تعداد نے میراتھن میں حصہ لیا

لاہور (سپورٹس ڈیسک) سال نو کی پہلی میراتھن اتوار کو کلفٹن کے ساحل پر منعقد ہوئی، سخت سردی میں سی ویو پر منعقدہ کراچی میراتھن میں 25 ممالک کے 7 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ میراتھن میں چار کیٹیگریز رکھی گئی تھیں جن میں 1.42 کلومیٹر، 21 کلومیٹر، 10 کلومیٹر اور 5 کلومیٹر کی دوڑ شامل تھی۔ مردوں کے ساتھ بچوں اور خواتین کی بھی بڑی تعداد نے میراتھن میں حصہ لیا۔ میراتھن کا آغاز نشان پاکستان ساحل سی ویو سے ہوا اور اختتام بھی اسی مقام پر ہوا، اسرار خٹک نے 1.42 کلومیٹر کا فاصلہ 2 گھنٹہ 39 منٹ 58 سیکنڈز میں طے کر کے میراتھن جیت لی، حماس منہاس 2 گھنٹہ 48 منٹ اور 59 سیکنڈز کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے، ہاف میراتھن محمد اختر نے ایک گھنٹہ 19 منٹ 29 سیکنڈز میں جیتی، عطا الصمد نے دوسری اور فیضان فیضی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کی میراتھن سارہ لودھی نے مقررہ فاصلہ 3 گھنٹہ 33 منٹ 28 سیکنڈز میں طے کر کے اپنے نام کی، کوکب سرور نے ایک گھنٹہ 53 منٹ 57 سیکنڈز کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ آخر میں انعامات تقسیم کیے گئے، منتظمین کا کہنا تھا کہ میراتھن ریس کا مقصد صحتمندانہ زندگی کو فروغ دینا ہے، آئندہ بھی ایسی مثبت سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ ریس کے دوران سیکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے تھے جبکہ شرکاء کی سہولت کے لیے طبی امداد اور ریفریشمنٹ پوائنٹس بھی قائم کیے گئے۔

ایشیز، سڈنی ٹیسٹ: جلد وکٹیں گرنے کے باوجود انگلینڈ کی پوزیشن مستحکم

اوپنر بین ڈکٹ کے آؤٹ ہوتے ہی انگلینڈ کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی تھی

لاہور (سپورٹس ڈیسک) ایشیز سیریز کے پانچویں اور آخری ٹیسٹ کے پہلے روز انگلینڈ نے آسٹریلیا کے خلاف 3 وکٹوں کے نقصان پر 211 رنز بنا لیے تاہم بارش کے باعث میچ قبل از وقت ہو گیا۔ سڈنی میں جاری ٹیسٹ میچ میں انگلینڈ نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ کھیلے کے آغاز پر پہلے وکٹ کی شراکت میں 35 رنز بنائے گئے لیکن اوپنر بین ڈکٹ کے آؤٹ ہوتے ہی انگلینڈ کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی اور 57 کے اسکور پر تین کھلاڑی پویلین لوٹ گئے اوپنر بن ڈکٹ 27، زیک کرالی 16 اور جیکب بیتھل 10 رنز بنا سکے۔ آسٹریلوی بولرز مچل اسٹارک، مائیکل نیسر اور اسکاٹ بولینڈ نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ انگلینڈ کی تین وکٹیں جلد گرنے کے بعد تجربہ کار بلے باز جو روٹ اور جارح مزاج بیٹر ہیری بروک نے ٹیم کو سہارا دیتے ہوئے چوتھی وکٹ کی شراکت میں 154 بنائے۔ کھیل کے اختتام پر جو روٹ 72 اور ہیری بروک 78 رنز بنا چکے تھے۔ خراب موسم اور بارش کے باعث چائے کا وقفہ قبل از وقت کرنا پڑا تاہم بارش نہ کرنے کے باعث پہلے روز کے کھیل کا اختتام کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ آسٹریلیا 3 ٹیسٹ میچز جیت کر ایشز سیریز پہلے ہی اپنے نام کر چکا ہے۔

Showbiz

رونق میلہ

اسٹرینجر تھنگز کا پاکستانی ورژن؟ کرداروں کی مشرقی لباس میں تصاویر وائرل

پاکستانی ملبوسات میں اسٹرینجر تھنگز کے کردار خوب جچ رہے ہیں

لاہور (شوبز رپورٹر) نیٹ فلکس کی مشہور زمانہ سیریز 'اسٹرینجر تھنگز' نے شائقین کو اپنا دیوانہ بنایا ہوا ہے۔ سیریز کا پانچواں اور آخری حصہ آن ایئر ہو چکا ہے اور کمائی کا ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اسٹرینجر تھنگز ایک امریکی سائنس فکشن اور ہارر سیریز ہے جو 1980 کی دہائی کے چھوٹے شہر ہاکنز، انڈیانا کی کہانی بیان کرتی ہے۔ اس سیریز میں بچوں اور نوجوانوں کے کردار، غائب ہونے والے افراد، مافوق الفطرت مخلوقات اور دنیا کے اپ سائیڈ ڈاؤن کے رازوں کا سامنا کرتے ہیں۔

استاد امانت علی خان کو مداحوں سے بچھڑے 51 برس گزر گئے

لاہور (شوبز رپورٹر) برصغیر کے عظیم کلاسیکل گلوکار اور پٹیالہ گھرانے کے معروف فنکار اُستاد امانت علی خان کو دنیا سے رخصت ہوئے 51 برس بیت چکے ہیں، مگر ان کی گائی ہوئی غزلیں اور نغمے آج بھی سامعین کے دلوں کو چھو لیتے ہیں۔ 1922 میں ہوشیار پور (برصغیر) میں پیدا ہونے والے امانت علی خان نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد اُستاد اختر حسین خان سے حاصل کی۔ وہ پٹیالہ گھرانے کے بانی علی بخش جرنیل کے پوتے اور اُستاد فتح علی خان کے بھائی تھے۔ ان دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ پرفارمنس دے کر بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد امانت علی خان لاہور منتقل ہوئے اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہو گئے، جہاں انہوں نے کلاسیکل و نیم کلاسیکی گائیکی میں منفرد مقام حاصل کیا۔ ان کے معروف گیتوں میں 'ہونٹوں پہ کبھی ان کے میرا نام ہی آئے'، 'چاند میری زمیں پھول میرا وطن' اور 'یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے' شامل ہیں۔

رجب بٹ کی سالگرہ میں اہلیہ کی عدم موجودگی، مداحوں نے سوالات اٹھا دیے

لندن سے پاکستان واپسی پر بھی رجب بٹ نے ایمان اور بیٹے سے ملاقات نہیں کی تھی

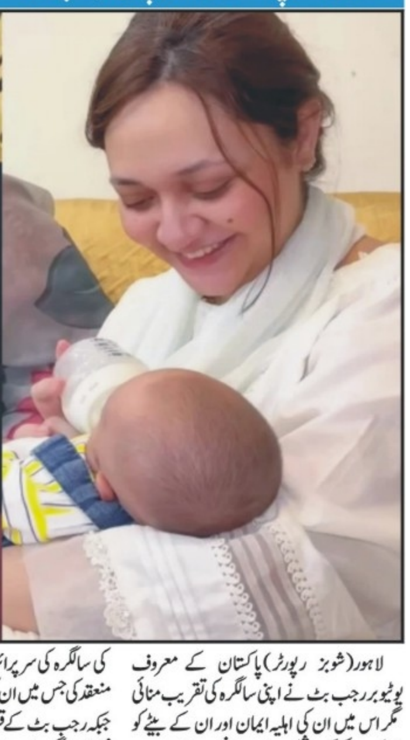

لاہور (شوبز رپورٹر) پاکستان کے معروف یوٹیوبر رجب بٹ نے اپنی سالگرہ کی تقریب منائی مگر اس میں ان کی اہلیہ ایمان اور ان کے بیٹے کو شامل نہ دیکھ کر سوشل میڈیا صارفین نے سوالات اٹھا دیے ہیں۔ فیملی ولاگنگ سے شہرت پانے والے رجب بٹ کے یوٹیوب پر 8 ملین سے زائد سبسکرائبرز ہیں اور وہ اپنی ویڈیوز میں خاندان، دوستوں اور خاص مواقع دکھاتے ہیں۔ رجب بٹ کی سالگرہ کی سرپرائز تقریب ان کے اہلخانہ نے منعقد کی جس میں ان کی ماں اور بہن بھی موجود تھیں جبکہ رجب بٹ کے قریبی دوست ندیم نانی والا بھی نظر آئے مگر اہلیہ ایمان اور بیٹے کی غیر موجودگی نے مداحوں کو حیران کر دیا۔ اس سے قبل لندن سے پاکستان واپسی پر بھی رجب بٹ نے ایمان اور بیٹے سے ملاقات نہیں کی تھی جس پر مداحوں کے ذہنوں میں خدشات نے جنم لیا تھا۔ حالیہ پیشرفت پر سوشل میڈیا صارفین نے مختلف آرا کا اظہار کیا ہے، کچھ نے کہا کہ شاید یہ ایک باہمی فیصلہ تھا کہ رجب اپنی اہلیہ اور بچے کو ویڈیوز میں کم دکھانا چاہتے ہیں، جبکہ کچھ نے خدشات ظاہر کیے کہ رشتے میں اختلافات ہو سکتے ہیں۔ ایک صارف نے کہا، "مجھے لگتا ہے خاندان اپنی بہو کو نہیں چاہتا"، جب کہ دوسرے نے دفاع میں لکھا، "رجب صحیح کر رہے ہیں، ہر چیز کو عوام کے سامنے نہیں لانا چاہیے

سلمان خان کے بھانجے کا منگنی کا اعلان، منگیتر کے ساتھ تصاویر وائرل

بالی ووڈ اسٹارز اور مداحوں نے سوشل میڈیا پر خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی

لاہور (شوبز رپورٹر) سلمان خان کے خاندان میں خوشی کا ایک یادگار موقع آیا ہے اور ان کے بھانجے ایان اگنیہوتری نے اپنی دیرینہ گرل فرینڈ ٹینا رجھوانی سے منگنی کا اعلان کر دیا ہے اور منگیتر کے ساتھ تصاویر وائرل ہو گئیں۔ سلمان خان کے بھانجے ایان کی جانب سے یہ خوش خبری 3 جنوری 2026 کو دی گئی جب انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنے پروپوزل کی تصاویر شیئر کیں اور یہ تصاویر فلمی ستاروں سمیت مداحوں کی توجہ کا مرکز بن گئیں۔ ایان کی منگیتر کے ساتھ تصاویر اور خوشی کی خبر دینے پر مداحوں اور دوستوں کی جانب سے بھی خوشی کا اظہار کیا گیا، اگرچہ تصاویر خود ہی ان کی محبت کا اظہار کر رہی ہیں لیکن ایان کے پیغام نے اس اعلان کو خاص طور پر منفرد اور جذباتی بنا دیا ہے۔ سلمان خان کے بھانجے ایان نے منگنی کی تصاویر کے ساتھ رومان بھرا پیغام بھی دیا اور لکھا کہ اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ 2025 کو پیچھے چھوڑتے ہوئے، جس کے ساتھ رنگ اور سرخ دل کے ایموجیز بھی شامل ہیں۔ ایان کا یہ نوٹ مداحوں کے دلوں کو چھو گیا اور ان کے اعلان کو مداحوں نے پراثر اور جذباتی قرار دیا اور مبارکباد کے پیغامات موصول ہونے لگے اور یہ سوشل میڈیا میں ان کے مداحوں کے لیے جشن کا سماں باندھ دیا۔ بالی ووڈ کے مشہور اسٹارز نے بھی خوشی کا اظہار کیا اور انہیں مبارک باد دی۔ سلمان خان کے بھائی ارباز خان کی سابقہ اہلیہ ملائیکا اروڑا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا 'یااا، ٹینااااا' اور ساتھ سرخ دل کے ایموجیز بھی دیے جو ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار ہے۔

سرکاری کانسرٹ میں قیدی 804 سے منسوب گانا گانے پر گلوکار کیخلاف مقدمہ درج

مقدمہ انچارج شالامار باغ ضمیر کی مدعیت میں تھانہ شالیمار میں درج کیا گیا

لاہور (شوبز رپورٹر) سرکاری سرپرستی میں میوزیکل نائٹ شو کے دوران اڈیالہ جیل کے قیدی 804 سے منسوب گانا گانے پر گلوکار فراز خان کیخلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ والڈ سٹی اتھارٹی کے زیر اہتمام شالیمار باغ میں میوزک اینڈ کلچرل نائٹ کا اہتمام کیا گیا جس میں قوال فراز خان و ہمنواؤں نے قوالی پیش کی۔ پروگرام کے دوران اڈیالہ جیل کے قیدی 804 سے منسوب گانا گانے پر قوال فراز خان کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ مقدمہ انچارج شالامار باغ ضمیر کی مدعیت میں تھانہ شالیمار میں درج کیا گیا جس میں تعزیرات پاکستان کی مختلف دفعات شامل ہیں۔

60 کروڑ کے فراڈ کیس میں نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کے ملوث ہونے کا انکشاف

لاہور (شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کی اداکارہ شلپا شیٹی کے شوہر اور بزنس مین راج کندرا 60 کروڑ روپے کے فراڈ کیس میں بھارتی اداکارہ نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کا نام بھی سامنے آ گیا ہے۔ ان دنوں راج کندرا اور اداکارہ شلپا شیٹی 60 کروڑ روپے سے زائد کے فراڈ کیس میں تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں، یہ مقدمہ ان کی سابقہ کمپنی کا ہے جس میں ان کی اہلیہ اداکارہ شلپا شیٹی کے ملوث ہونے کا بھی اشارہ دیا گیا ہے۔ اس ہائی پروفائل کیس کی تفتیش ممبئی پولیس کی اکنامک آفینسز ونگ (EOW) کر رہی ہے جس میں اب نئے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ بھارتی میڈیا کے مطابق راج کندرا نے تحقیقاتی ٹیم کو اپنے نئے بیان میں بتایا ہے کہ کمپنی کے جمع شدہ فنڈز کا ایک بڑا حصہ بنائی جانے والی فلموں اور دیگر پراجیکٹس کی تشہیری مہم پر خرچ کیا گیا، جس میں تقریباً 20 کروڑ بھارتی روپے پروموشن اور دیگر اخراجات پر خرچ کیے گئے۔

ہالی ووڈ کے ہزار سے زائد فنکاروں کا اسرائیلی فلمی اداروں کا بائیکاٹ

لاہور (شوبز رپورٹر) ہالی ووڈ کے ایک ہزار سے زائد فنکاروں، فلم سازوں اور دیگر تخلیقی شخصیات نے اسرائیلی فلمی اداروں کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد ان اداروں کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون روکنا ہے جو مبینہ طور پر فلسطینیوں کے خلاف جاری پرتشدد کارروائیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں شریک ہیں۔ اس بائیکاٹ کا اعلان ایک اجتماعی حلف نامے کے ذریعے کیا گیا ہے جس پر ہالی ووڈ کی معروف شخصیات جیسے کہ آسکر ایوارڈ یافتہ اداکارہ اولیویا کولمین، ہدایتکارہ آوا ڈو ورنے، اداکارہ ٹلڈا سوئنٹن، مارول فلموں کے اداکار مارک روفیلو، اور ہدایتکار ایڈم مکائے نے دستخط کیے ہیں۔

جسٹن ٹروڈو اور کیٹی پیری کے تعلقات سے متعلق نیا دعویٰ سامنے آ گیا

لاہور (شوبز رپورٹر) غیر ملکی میڈیا رپورٹ میں دعویٰ سامنے آیا ہے کہ مشہور پاپ گلوکارہ کیٹی پیری اور کینیڈا کے سابق وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کے درمیان تعلقات اب بھی قائم ہیں۔ امریکی جریدے Us Weekly کے مطابق کئی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ جولائی کے آخر میں ایک ساتھ ڈنر کرنے کے بعد بھی کیٹی پیری اور جسٹن ٹروڈو رابطے میں ہیں اور ایک دوسرے میں دلچسپی رکھتے ہیں تاہم انہوں نے اس رشتے کو نجی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کے درمیان تعلقات ضرور ہیں مگر یہ رشتہ اس وقت 'سنجیدہ' نہیں ہے کیونکہ کیٹی پیری اپنی 'لائف ٹائمز' ٹور میں مصروف ہیں اور جسٹن ٹروڈو کی بھی مصروفیات ہیں۔ تاہم ٹروڈو اور گلوکارہ اگلے چند ہفتوں میں ملاقات کر سکتے ہیں جس کی منصوبہ بندی سابق وزیراعظم نے کی ہے کیونکہ تب تک کیٹی کو ٹور سے بریک مل جائے گا۔

مشہور 23 سالہ انفلوئنسر کی لاپتہ ہونے کے بعد پُراسرار موت

23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں

لاہور (سپورٹس ڈیسک) میکسیکو کی معروف فیشن انفلوئنسر اور ٹک ٹاک اسٹار ماریان اِزا گیرے پراسرار طور پر لاپتہ ہونے کے بعد انتقال کر گئیں۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق ماریان اِزا گیرے چند روز قبل پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئی تھیں۔ پانچ دن بعد ریاست مشیواکان کے شہر موریلیا کے ایک ہوٹل سے خراب حالت بازیاب ہوئی تھیں انہیں بازیابی کے بعد طبی امداد کیلئے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ دوران علاج جانبر نہ ہو سکیں۔ پولیس کے مطابق 23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں بازیابی کے وقت ٹک ٹاکر انتہائی نازک حالت میں تھیں اور انہیں دماغی مفلوجی (برین فیلیئر) کا سامنا تھا، جس کے باعث ان کی موت واقع ہوئی۔ یاد رہے کہ حکام نے واقعے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے اور ٹک ٹاکر کی موت کی وجوہات جاننے کے لیے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

کراچی میں ایم کیو ایم اور مشرف کا دور اچھا تھا، صرحا اصغر کا بے باکانہ بیان

ایم کیو ایم کے دور میں ڈسپلن نظر آتا تھا، لیکن اب وہ نظام موجود نہیں رہا، اداکارہ کا بیان

لاہور (شوبز رپورٹر) شوبز انڈسٹری کی معروف اداکارہ صرحا اصغر نے کراچی کے ماضی اور حال کے حالات پر کھل کر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے نزدیک پرویز مشرف کا دورِ حکومت شہر کے لیے نسبتاً بہتر تھا، جبکہ ایم کیو ایم کا دور بھی مکمل طور پر برا نہیں تھا۔ یہ بات انہوں نے نجی چینل کے ایک پوڈکاسٹ میں شرکت کے دوران کہی، جہاں میزبان ایاز سموں نے ان سے مختلف سماجی اور شہری موضوعات پر سوالات کیے۔ پروگرام کے دوران جب کراچی کے لیے بہتر دور کے حوالے سے سوال کیا گیا تو صرحا اصغر نے کہا کہ انہیں مشرف کا زمانہ زیادہ بہتر محسوس ہوتا ہے۔ ان کے مطابق ایم کیو ایم کے دور میں بھی ایک خاص نظم و ضبط تھا، تاہم اس دور کی ایک تلخ حقیقت یہ تھی کہ ایک فون کال پر پورا شہر بند ہو جاتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسی ماحول میں پلی بڑھی ہیں اور آج کے حالات کا موازنہ کیا جائے تو کئی پہلوؤں سے بہتری ضرور آئی ہے۔ اداکارہ نے مزید کہا کہ ایم کیو ایم کے دور میں ڈسپلن نظر آتا تھا، لیکن اب وہ قیادت اور وہ نظام موجود نہیں رہا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایم کیو ایم پاکستان کی جانب سے ملک کو بدنام کرنے کی باتیں درست نہیں، کیونکہ دنیا بھر میں حالات خراب ہیں

وہ مشہور اداکارہ کون ہے جسے پہلی ہی فلم سے نکال کر رانی مکھر جی کو کاسٹ کر لیا گیا

پہلی فلم سے نکالا گیا، کرایہ دینے کے پیسے بھی نہیں تھے، اداکارہ

لاہور (شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کے نواب خاندان کی بیٹی اداکارہ سوہا علی خان نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں ان کی پہلی ہی فلم سے نکال دیا گیا تھا۔ سیف علی خان کی بہن سوہا علی خان نے حال ہی میں انکشاف کیا ہے کہ کس طرح انہیں اپنی پہلی فلم پہلی سے نکال دیا گیا تھا، جس کے بعد وہ مالی مشکلات کا شکار ہو گئیں۔ ایک انٹرویو میں سوہا نے بتایا کہ انہوں نے اپنی بینک کی کارپوریٹ ملازمت چھوڑ کر فلم میں کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا، حالانکہ اس وقت ان کی تنخواہ اچھی تھی اور وہ لندن میں بسنے کی منصوبہ بندی کر رہی تھیں۔ اداکارہ نے بتایا کہ ہدایتکار امول پالیکر نے انہیں فلم 'پہیلی' کے لیے کاسٹ کیا تھا، لیکن جب شاہ رخ خان نے فلم میں مرکزی کردار کے طور پر شمولیت اختیار کی تو سوہا کو نکال دیا گیا اور ان کی جگہ رانی مکھر جی کو لے لیا گیا۔ سوہا علی خان کے مطابق انہیں جب اچانک بتایا گیا کہ اب وہ فلم کا حصہ نہیں رہیں گی، تو وہ حیران اور پریشان ہو گئیں کیونکہ ان کے پاس کرایہ ادا کرنے کے بھی پیسے نہیں تھے اور وہ اپنی جاب چھوڑ چکی تھیں۔

بقیہ 1

وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے 18 اہم صوبائی سڑکوں کے ساتھ ساتھ زرعی، صنعتی اور شہری اہمیت کی 24 راہداریوں کی تعمیر و ترقی کے منصوبوں کی منظوری دی۔ خصوصی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ 150 کلومیٹر طویل دیپالپور، پاکپتن، وہاڑی روڈ کو نجی شعبے کی مدد سے دو رویہ بنایا جائے گا، اسی طرح 100 کلومیٹر چراغ آباد، جھنگ، شورکوٹ روڈ کی دو رویہ کاری کی اصولی منظوری بھی دی گئی۔ اس کے علاوہ مظفرگڑھ، علی پور، ٹی ایم پناہ روڈ، ساہیوال سمندری روڈ اور بہاولپور جھنگڑا شرقی روڈ پر اضافی کیرج وے نجی شعبے کی شراکت سے بنائی جائیں گی۔ سیالکوٹ، پسرور، گوجرانوالہ، حافظ آباد، وزیرآباد اور ڈسکہ کی سڑکوں کی اپ گریڈیشن بھی منصوبے میں شامل ہے۔ وزیراعلیٰ نے صوبے میں پرانے واٹر انفراسٹرکچر کی بحالی، صاف پانی کی فراہمی اور سیوریج سسٹم میں بہتری کا ہدف مقرر کیا، چکوال اور قصور میں نکاسی آب اور پانی کی فراہمی کے منصوبے بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مکمل کیے جائیں گے، جبکہ ان منصوبوں کے لیے ٹرانزیکشن ایڈوائزر مقرر کرنے کی بھی اجازت دی گئی۔ اجلاس میں سرکاری یونیورسٹیوں اور میڈیکل کالجوں میں طلبہ کے لیے آن کیمپس رہائشی سہولیات کی فراہمی پر بھی غور کیا گیا، تمام محکموں کو ہدایت دی گئی کہ وہ نجی شعبے کے تعاون سے ممکن اور قابل عمل منصوبوں کی نشاندہی کریں۔ نجی شعبے کی مدد سے جدید ٹیکنالوجی اور مشینری کے ذریعے سڑکوں کی تعمیر، مرمت اور دیکھ بھال کی جائے گی، سڑکوں پر ٹول وصول کرنے کا جدید نظام نافذ کیا جائے گا تاکہ مسافروں کو بہترین سفر اور سہولیات فراہم کی جا سکیں، سفر کے دوران دورانیے میں کمی اور حفاظت کو یقینی بنایا جائے۔ سینیئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب نے اجلاس میں کہا کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے شفاف ماڈل سے پنجاب اور عوام دونوں ترقی کی شاہراہ پر تیزی سے آگے بڑھیں گے، وزیر اعلیٰ مریم کے وژن کے تحت ہر شعبے میں سرکاری اور نجی شعبے کی شراکت داری سے منصوبوں کے آغاز کی ہدایت دی گئی۔ اجلاس میں متعلقہ وزارتوں، محکموں کے اعلیٰ حکام اور نجی شعبے کے نمائندوں نے شرکت کی، اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی (PPPA) نے سڑکوں، پانی اور عوامی سہولیات کے منصوبوں پر بریفنگ دی۔

بقیہ 2

چینی وزیرِ خارجہ وانگ یی کے ہمراہ پاک چین دوستی کے 75 برس مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ خصوصی تصویری نمائش کا مشاہدہ کیا۔ اتوار کو دفتر خارجہ سے جاری بیان کے مطابق نمائش میں پاکستان اور چین کے مابین اسٹریٹجک تعاون پر مبنی شراکت داری کے ارتقائی سفر کے اہم سنگِ میل کو اجاگر کیا گیا ہے جبکہ سفارتی روابط، باہمی اعتماد پر مبنی تعلقات اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے آغاز سمیت دونوں ممالک کے درمیان دہائیوں پر محیط مضبوط دوستی، باہمی حمایت اور تعاون پر مبنی مشترکہ سفر کی عکاسی بھی کی گئی۔

بقیہ 3

پہلے منتخب وزیراعظم قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو کو انکے یومِ پیدائش کے موقع پر خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھٹو شہید پاکستان کے محروم، مظلوم اور پسے ہوئے طبقات کی لازوال آواز ہیں۔ میڈیا سیل بلاول ہاؤس سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق، پی پی پی چیئرمین نے کہا کہ قائدِ عوام نے عوام کو وقار، شناخت اور امید دی اور یہ انقلابی سوچ متعارف کروائی کہ اصل طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روٹی، کپڑا اور مکان کے فلسفے سے لے کر 1973 کے متفقہ آئین تک، بھٹو شہید نے غریب عوام کے خوابوں کو ریاستی ایجنڈا بنایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر دفاع کی بنیاد بھی شہید بھٹو نے ایٹمی پروگرام کا آغاز کر کے رکھی۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ بھٹو شہید کی شہادت ان کے نظریات کو خاموش نہ کر سکی، جو آج بھی نسل در نسل ظلم، جبر اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد کا حوصلہ عطا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مزید کہا کہ دار و رسن پر بھی قائدِ عوام نے پاکستان کو جرات، خودمختاری اور امید کا ایک دائمی ورثہ عطا کیا۔ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پیپلز پارٹی قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بینظیر بھٹو کے وژن کے مطابق ایک جمہوری، منصفانہ اور عوام دوست پاکستان کی تعمیر کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو ہر اس آواز میں زندہ ہیں جو حقوق کی بات کرتی ہے، ہر اس مطالبے میں جو مساوات کے لیے اٹھتا ہے اور ہر اس خواب میں زندہ ہیں جو ایک ہمدرد، جمہوری اور سربلند پاکستان کا تصور رکھتا ہے۔

بقیہ 4

لاہور کا دورہ کیا اور سیکرٹریٹ کا افتتاح کیا، اس موقع پر سابق ایم پی اے خالد گجر کے صاحبزادے اور تحریک انصاف پی پی 145 کے اہم رہنما جواد خالد گجر نے عبدالعلیم خان سے ملاقات میں آئی پی پی میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ اس موقع پر شرکاء سے خطاب میں عبدالعلیم خان نے کہا کہ بدتہذیبی اور گالی کی سیاست نہیں ہونی چاہیے، سیاست میں عزت اور احترام سب پر واجب ہے، اب سیاست کا نہیں، عوام کی خدمت اور مسائل کے حل کا وقت ہے۔ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں، سب کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ وفاقی وزیر مواصلات نے این اے 117 میں ترقیاتی فنڈز پر وزیراعظم اور وزیراعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کیا، کہا اس سال 4 گرلز اسکول بنائے، اگلے سال 10 مزید سکول بنائیں گے، این اے 117 کے علاقے کو ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لائیں گے، جب تک یہ حلقہ بہترین نہیں ہو جاتا، چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ صدر استحکام پاکستان پارٹی نے کہا کہ اپنے وسائل سے این اے 117 میں 50 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگا چکے ہیں، ماؤں اور بہنوں کے لئے فری ڈسپنسریاں بنا رہے ہیں، اس علاقے کی بہتری کے لئے جہاں بھی جانا پڑا ضرور جاؤں گا۔ قبل ازیں وفاقی وزیر مواصلات کا عبدالعلیم خان کا شاہدرہ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا، سابق صوبائی وزیر اور کوآرڈینیٹر این اے 117 میاں خالد محمود نے اپنے خطاب میں وعدے پورے کرنے پر عبدالعلیم خان کا شکریہ ادا کیا۔ صوبائی نائب صدر میاں جنید ذوالفقار، ملک احمد حسن اور چوہدری امجد رفیق بھی موجود تھے۔

بقیہ 5

نے راولپنڈی اسلام آباد میں مساجد اور مدارس کے انہدام کی حکومتی اقدامات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مساجد و مدارس کے تحفظ پر کسی قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، بیرونی دباؤ پر حکومت کی مدارس مساجد کے خلاف کسی قسم کی سازش کا بھرپور مقابلہ کریں گے۔ اتوار کو ترجمان جے یو آئی کے مطابق جے یو آئی سربراہ مولانا فضل الرحمان سے راولپنڈی اسلام آباد کے جید علماء کرام کے وفد نے ملاقات کی جس میں مولانا فضل الرحمان کی جانب سے مدارس مساجد کے تحفظ کے تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ مساجد مدارس کے تحفظ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بیرونی دباؤ پر حکومت کی مدارس مساجد کے خلاف کسی قسم کی سازش کا بھرپور مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کیخلاف یہ رویہ انکا اپنا نہیں بلکہ بیرونی ایجنڈا ہے کہ مذہبی نوجوانوں کو مشتعل کر کے ریاست سے لڑایا جائے۔ سربراہ جے یو آئی نے نکہا کہ مدارس کے کردار کو محدود کرنے کی کوشش دراصل اس بات کا ثبوت ہے کہ کچھ قوتیں ملک میں ایسے ماہرینِ شریعت نہیں دیکھنا چاہتیں جو شریعت کے مطابق قانون سازی کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس کے خلاف اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی کا رویہ دراصل بیرونی ایجنڈے کا حصہ ہے، جس کا مقصد نوجوانوں کو ریاست کے خلاف بھڑکانا ہے۔ انہوں نے راولپنڈی اسلام آباد میں مساجد اور مدارس کے انہدام کی حکومتی اقدامات پر اظہار تشویش کیا اور کہا کہ حکومتی بدنیتی کے باعث مدارس رجسٹریشن کی تاخیر پر اسلام آباد میں بڑے احتجاجی مظاہرے پر غور و فکر جاری ہے۔ ترجمان کے مطابق ملاقات میں مدنی مسجد کی تعمیر نو کے بعد کی صورتحال پر غور و خوض کیا گیا۔ وفد کی قیادت امیر جے یو آئی اسلام آباد مفتی اویس عزیز نے کی۔ اجلاس میں صوبائی رہنماء جے یو آئی پنجاب مولانا سعید الرحمان سرور، مفتی عبدالرحمان، ڈاکٹر عتیق الرحمان، ڈاکٹر ضیاء الرحمان، مولانا نذیر احمد فاروقی، مولانا عبدالغفار، مفتی عبدالسلام، مفتی امیر زیب، ارشد عباسی، مفتی عبداللہ، مفتی مسرت اقبال، قاری اسرار اللہ، مولانا عبدالکریم، مولانا عبدالقدوس محمدی، مولانا احمد الرحمان شریک تھے۔

بقیہ 6

عناصر کی پوری منی ٹریل بے نقاب کی جائے، حوالہ ہنڈی کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف بلا امتیاز ایکشن نظر آنا چاہیے۔ محسن نقوی نے انسانی اسمگلنگ میں ملوث ایجنٹس مافیا کے خلاف موثر کارروائی کا حکم دیا اور کہا کہ معصوم لوگوں کو جھانسہ دے کر باہر بھجوانے والے رتی بھر رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جعلی ادویات کا کاروبار کرنے والے انسانی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں، مکروہ دھندے میں ملوث عناصر کو بھی قانون کی گرفت میں لایا جائے۔ اجلاس میں ایف آئی اے حکام نے بریفنگ میں بتایا کہ 4 ماہ میں انسانی اسمگلنگ میں ملوث 20 ایجنٹس کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ 140 ملین روپے کی نان کسٹم مصنوعات اور ڈرگز ضبط کی گئیں۔ اجلاس کے شرکاء کو بتایا گیا کہ مسافروں کی سہولت کے لیے کراچی ایئرپورٹ پر سہولت سینٹر قائم کر دیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ محسن نقوی نے افسران سے متعلقہ سرکلز کی کارکردگی رپورٹ طلب کرتے ہوئے مزید محنت سے کام کرنے کی ہدایت کی۔

بقیہ 7

سفر کرنے والے مسافروں کو امیگریشن کے عمل میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ وزیر داخلہ کے مطابق پرڈیپارچر فیسیلی ٹیشن ڈیسک مسافروں کو امیگریشن کے طریقہ کار، کلیئرنس اور متعلقہ قانونی امور کے بارے میں بروقت رہنمائی فراہم کریں گے، تاکہ سفر کے دوران غیر ضروری مشکلات سے بچا جا سکے۔ محسن نقوی نے کہا کہ ان ڈیسکوں کے قیام سے مسافروں کے لیے سفر کا عمل زیادہ ہموار، منظم اور کم پریشانی والا ہو جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایف آئی اے کا عملہ مسافروں کی شکایات اور سوالات کے ازالے کے لیے ذاتی طور پر قابل رسائی ہوگا۔ وزیر داخلہ کے مطابق مسافروں کی سہولت کے لیے ہیلپ لائنز اور ای میل کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے، تاکہ وہ روانگی سے قبل یا دوران کسی بھی مسئلے پر فوری رہنمائی حاصل کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ پرڈیپارچر فیسیلی ٹیشن ڈیسک سے متعلق تمام تفصیلات ہوائی اڈوں، سرحدی مقامات اور ایف آئی اے کی سرکاری ویب سائٹ پر دستیاب ہوں گی، تاکہ مسافر با آسانی معلومات تک رسائی حاصل کر سکیں۔

بقیہ 8

میں آج پاکستان بھارت کے مقابلہ میں بہت آگے نکل گیا ہے، یہی وجہ ہے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے موقف کی تائید کرنے کے ساتھ دفاعی و معاشی شعبوں میں معاہدے ہو رہے ہیں، بھارت عسکری محاذ پر شکست کھانے کے بعد اب پاکستان پر واٹر وار مسلط کرنے کی کوشش کر رہا ہے اس میں بھی اگر وہ باز نہ آیا تو منہ توڑ جواب دیا جائے گا، پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تمام ممالک کی آزادی و خود مختاری پر یقین رکھتا ہے اور کسی ملک پر جارحیت و مداخلت قابل قبول نہ ہے، آئی ایم ایف سے چھٹکارا حاصل کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے اور اس کیلئے باقاعدہ اقدامات بھی اٹھائے جا رہے ہیں، پی ٹی آئی کوئی سیاسی جماعت نہ ہے بلکہ یہ ایک انتشاری و فسادی ٹولہ ہے جس نے اپنی حکومت اور اس کے بعد پاکستان میں سیاسی و معاشی عدم استحکام پیدا کرنے کے دشمن کے ایجنڈے کی تکمیل کیلئے منفی واوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال کیا ہے، نواز لیگ نیشنل ڈائیلاگ پر یقین رکھتی ہے یہی وجہ ہے کہ وزیر اعظم شہباز شریف نے ایک بار پھر اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دے دی ہے مگر اپوزیشن کا رویہ بالکل جمہوری اور اخلاقی اقدار کے منافی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نواز لیگ کے سینئر رہنما و حلقہ این اے 115 کے امیدوار چوہدری شہباز چھینہ اور حلقہ پی پی 141 کے امیدوار پیر سید سجاد حسین شاہ سے ملاقات کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ پاکستان جلد ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہوگا اور وطن عزیز کا شمار ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کیا جائے گا، (ن) لیگ نے ہمیشہ اتحادی جماعتوں کو ساتھ لیکر چلنے کی ہر ممکن کوشش کی اور اب بھی وفاقی حکومت یہ ذمہ داری با احسن انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم شہباز شریف ایک زیرک سیاستدان ہیں جو مفاہمت کو فروغ دے رہے ہیں، سال 2026 میں حکومت غریب عوام پر کوئی نیا مالی بوجھ نہیں ڈالے گی بلکہ عوام کو مزید ریلیف کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی تاکہ غریب و متوسط طبقے کا معیار زندگی بلند کیا جا سکے، پی ٹی آئی کا واویلہ اپنے کرپٹ لیڈر کو جیل سے نکلوانے کی خاطر ہے جس کیلئے اس جماعت کی قیادت حکومت پر دباؤ بڑھانے کی خاطر عوامی فلاح کے امور کو بھی نشانہ بنا رہی ہے جو کسی صورت قابل قبول نہیں۔

بقیہ 9

ٹینڈر جاری کیا گیا ہے۔ پی آئی اے حکام کے مطابق کھجوریں اور جوسز دوران پرواز مسافروں کو رمضان المبارک کے دوران پیش کیے جائینگے، ٹینڈر کے لیبید رخواست پی آئی اے سپلائی چین شعبہ کو 14 جنوری تک ارسال کرنا ہوگی۔

بقیہ 10

غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کے حق خودارادیت کے لیے جاری جائز جدوجہد کی بھرپور اور غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ جنوری ہمیں اس تاریخی عہد کی یاد دلاتا ہے جو عالمی برادری نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں میں کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کو تسلیم اور یقینی بنانے کیلئے کیا تھا۔ وزیر اعظم نے یاد دلایا کہ 5 جنوری 1949 کو اقوامِ متحدہ کے کمیشن برائے بھارت و پاکستان نے ایک تاریخی قرارداد منظور کی تھی جس میں واضح طور پر یہ طے کیا گیا کہ ریاستِ جموں و کشمیر کے حتمی مستقبل کا فیصلہ اقوامِ متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے ہوگا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ بھارت کے جموں و کشمیر پر غیر قانونی قبضے کے باعث یہ عہد آج تک پورا نہیں ہو سکا اور مذکورہ قرارداد پر عمل درآمد نہیں ہوا، بھارت تمام تر جبر و تشدد اور ہتھکنڈوں کے باوجود کشمیری عوام کے عزم کو پست اور ان کے حق خودارادیت کی جدوجہد کو دبا نہیں سکا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر قبضہ مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام گزشتہ تقریباً آٹھ دہائیوں سے بھارتی قابض افواج کے مظالم کا سامنا کر رہے ہیں، 5 اگست 2019 کے بعد بھارت کے غیر قانونی اور یکطرفہ اقدامات جو مقبوضہ جموں و کشمیر کے آبادیاتی اور سیاسی ڈھانچے کو بدلنے کی منظم مہم کا حصہ ہیں نے کشمیری عوام کی مشکلات میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے کشمیری عوام کی حقیقی قیادت کو خاموش کرانے اور میڈیا کو دبانے کی مسلسل کوششیں کی ہیں، ہزاروں کشمیری آج بھی سیاسی قیدی ہیں جبکہ سولہ سیاسی جماعتوں/تنظیموں پر قابض حکام نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔ اسی دوران بے گناہ کشمیریوں کی پروفائلنگ اور ہراسانی، من مانے حراستی اقدامات اور نام نہاد ''کارڈن اینڈ سرچ'' آپریشنز مقبوضہ علاقے میں معمول بن چکے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کے تمام جبر و تشدد کے باوجود یہ ہتھکنڈے کشمیری عوام کے عزم کو پست کرنے یا ان کی حقِ خودارادیت کی جدوجہد کو دبانے میں ناکام رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام بھارتی مظالم کے سامنے کشمیری عوام کی بے مثال جرات، ثابت قدمی اور حوصلے کو سلام پیش کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے عالمی برادری پر زور دیا کہ اسے یہ حقیقت بھی تسلیم کرنی چاہیے کہ مسئلہ جموں و کشمیر کا منصفانہ حل ہی جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کے قیام کی واحد راہ ہے۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ بھارت کو فوری طور پر مقبوضہ جموں و کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کے خاتمے، 5 اگست 2019 کے یکطرفہ اور غیر قانونی اقدامات کی واپسی، جابرانہ قوانین کے خاتمے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق کشمیری عوام کو حقِ خودارادیت دینے پر آمادہ کرے۔ انہوں نے اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کو یقین دلایا کہ پاکستان انکے جائز حق کے لیے اپنی غیر متزلزل اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا اور ہر دستیاب عالمی فورم پر انکی آواز بنتا رہے گا۔

بقیہ 11

فائرنگ کی شدید مذمت کرتے ہوئے فائرنگ سے ٹریفک پولیس انچارج سمیت شہید ہونیوالے 3 پولیس اہلکاروں کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ گورنر نے پولیس شہداء کے لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے درجات بلندی اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ گورنر نے کہا کہ پولیس پر دہشت گردوں کا حملہ انتہائی افسوسناک و قابل مذمت ہے، عوام کے جان و مال کی حفاظت پر مامور پولیس اہلکاروں کو نشانہ بنانے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، قیام امن و امان کیلئے پولیس اہلکاروں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، شہداء کے لواحقین کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں۔

بقیہ 12

سیاسی حالات اچھے نہیں ہیں، جب تک سیاسی بحران نہیں ٹلے گا معاشی بحران حل نہیں ہو سکتا۔ حیدرآباد میں میڈیا سے گفتگو میں مولا بخش چانڈیو نے کہا کہ موجودہ حالات میں سیاسی جماعتوں کو اپنی ذمے داریاں پوری کرنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے سیاسی حالات اچھے نہیں ہیں، جب تک سیاسی بحران نہیں ٹلے گا، معاشی بحران حل نہیں ہوسکتا۔ پی پی رہنما نے مزید کہا کہ بحرانوں میں صرف حکومت کا ہی کردار نہیں ہوتا، اپوزیشن کا کردار بھی ذمے داری بن جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی کوئی جرم نہیں ہے، مخالفین بھی کہتے ہیں آصف زرداری بحران کے خاتمے کے لیے کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مولا بخش چانڈیو نے یہ بھی کہا کہ ملکی بحران کا حل تمام سیاسی جماعتوں کے ایک میز پر بیٹھ کر گفتگو کرنے میں ہے۔

بقیہ 13

دالیں، گوشت اور دودھ عوام کی پہنچ سے باہر ہو گئے ہیں، ان خیالات کا اظہار وزیر اعلی خیبر پختونخوا کے مشیر برائے خزانہ مزمل اسلم نے اپنے دفتر سے جاری ہونے والے بیان میں کیا۔ مزمل اسلم نے کہا کہ ادارہ شماریات کے مطابق 2025 کی بجائے 2005 میں اوسطاً عوام کو آٹا زیادہ نصیب ہوتا تھا اور سال 2025 میں کوکنگ آئل، چکن، انڈے، پیاز، چینی اور چائے کا استعمال بھی کم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صرف ٹماٹر کی مقدار میں اضافہ دیکھا گیا ہے اور ملک 21 فیصد بے روزگاری کے ساتھ بھوک اور افلاس کے دائرہ میں بھی پھنس چکا ہے حکمران خواب غفلت سے باہر آنے کا سوچ ہی نہیں رہے۔

بقیہ 14

قراردادوں کے مطابق ناگزیر ہے۔ اتوار کو یومِ حق خودارادیتِ کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں سپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ کشمیری عوام گزشتہ سات دہائیوں سے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں اپنے حق کے حصول کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں تاہم انہیں تاحال انصاف فراہم نہیں کیا جا سکا۔ انہوں نے کہا کہ 5 جنوری 1949 کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے ایک تاریخی قراردادِ منظور کی، جس کے تحت جموں و کشمیر کے عوام کو استصوابِ رائے کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا لیکن بدقسمتی سے آج تک اس قرارداد پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ سردار ایاز صادق نے کہا کہ بھارت کی جانب سے گزشتہ سات دہائیوں سے مقبوضہ جموں و کشمیر میں اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کی مسلسل خلاف ورزیاں عالمی برادری کے ضمیر کے لیے ایک بڑا امتحان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی قابض افواج کی جانب سے انسانی حقوق کی سنگین اور منظم پامالیاں بدستور جاری ہیں، جن میں ماورائے عدالت قتل، جبری گرفتاریاں، بنیادی انسانی آزادیوں پر قدغنیں اور آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی مذموم کوششیں شامل ہیں، جو بین الاقوامی قوانین اور انسانی اقدار کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان کشمیری عوام کی منصفانہ جدوجہد کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا اور عالمی و علاقائی فورمز پر کشمیری عوام کی آواز بن کر ان کے حقِ خودارادیت کے لیے مؤثر کردار ادا کرتا رہے گا۔ انہوں نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا فوری نوٹس لے اور کشمیری عوام کو ان کا بنیادی حقِ خودارادیت دلانے کے لیے عملی اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا اور ان کی عظیم قربانیوں کو رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ دن دور نہیں جب کشمیری عوام آزادی جیسی عظیم نعمت حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی سید غلام مصطفیٰ شاہ نے بھی یوم حقِ خودارادیتِ کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ کشمیری عوام کی جدوجہدِ آزادی بے مثال قربانیوں، استقلال اور حوصلے کی روشن مثال ہے، جسے عالمی سطح پر تسلیم کیے جانے کی اشد ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق منصفانہ حل جنوبی ایشیا میں پائیدار امن اور استحکام کے لیے ضروری ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ پاکستان کی پارلیمان کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہے اور ان کے سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حقوق کے تحفظ کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم پر قائم ہے۔ انہوں نے کشمیری عوام کے لیے آزادی، امن اور خوشحال مستقبل کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بقیہ 15

پولیس نے ہلاک ڈاکو کی لاش تحویل میں لی جس کی شناخت شاہ دین لونڈ کے نام ہوئی جو لونڈ گینگ کا سرغنہ تھا، ہلاک ڈاکو قتل، اغواء اور ڈکیتی کے درجنوں مقدمات میں مطلوب تھا۔ ڈی پی او راجن پور کا مزید کہنا تھا کہ فرار ڈاکوؤں کو گرفتار کرنے کے لیے خصوصی ٹیم تشکیل دے دی جلد انہیں بھی گرفتار کرلیا جائے گا۔

بقیہ 16

مختص کئے گئے۔۔ سروس 23،4 کلومیٹر طویل اور 24 سٹیشن پر مشتمل ہوگی۔۔ ریڈ لائن پر ایک لاکھ 85 ہزار سے زائد مسافر سفر کر سکیں گے۔۔ اورنج لائن 29 کلومیٹر طویل 21 سٹیشن پر مشتمل ہوگی۔۔ ایک لاکھ 11 ہزار سے زائد مسافر سفر کر سکیں گے۔۔ ماس ٹرانزٹ اتھارٹی میٹرو بس کے منصوبہ پر کام مکمل کرے گی۔

بقیہ 17

دوران راکٹ لانچرز اور بھاری اسلحہ کا بے دریغ استعمال کیا، پولیس اہلکاروں کے الرٹ رہنے کے باعث تھرمل امیج کیمروں سے دہشتگردوں کی بروقت نشاندہی کی گئی۔ پولیس نے مشین گنز اور مارٹر گنز سے بھرپور فائرنگ کر کے فوری جوابی کارروائی کی، پولیس نے مشین گنز اور مارٹر گنز سے بھرپور فائرنگ کر کے فوری جوابی کارروائی کرتے ہوئے حملہ ناکام بنا دیا۔

بقیہ 18

بند سڑکوں کو جلد ٹریفک کے لیے بحال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سیاحوں کی سہولت کے لیے ٹورسٹ فسیلی ٹیشن سینٹرز میں ٹورازم پولیس اور جی ڈی اے کا عملہ موجود ہے، ڈرائیور حضرات گلیات سفر کے دوران گاڑیوں کے ٹائروں پر چین کے استعمال کو یقینی بنائیں۔

بقیہ 19

گیا ہے۔ وزیراعلی مریم نواز پنجاب بھر میں سرکاری اداروں کی خود لائیو مانیٹرنگ کر رہی ہیں۔ وزیراعلی مریم نواز شریف کی ہدایت پر عوام کو سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کے لئے سی ایم انسپکشن ٹیموں کی ہسپتالوں میں چیکنگ جاری ہے۔ مریضوں کو مفت ادویات اور سہولتوں کی فراہمی میں کوتاہی کی فوری نشاندہی کی جاتی ہے۔ وزیراعلی مریم نواز شریف کی ہدایت پر انسپکشن ٹیمیں ہیلتھ اور ایجوکیشن کے علاوہ دیگر اداروں کی بھی مانیٹرنگ کریں گی۔ وزیراعلی مریم نواز شریف کی ہدایت پر سی ایم انسپکشن ٹیموں اور معاون خصوصی شعیب مرزا کے ہسپتالوں کے اچانک دورے جاری ہیں۔ عوامی شکایت پر متعدد ایم ایس اور پرنسپل کو تبدیل کر دیا گیا۔

بقیہ 20

ادویات تیاری پالیسی کے تحت ملک میں پہلی بار ویکسین فنڈ بنایا جائے گا۔ دستاویز کے مطابق پالیسی کے تحت ایک سے دو سال کیلئے قلیل المدتی ایکشن پلان پالیسی کا حصہ ہے، مقامی ادویات تیاری پالیسی کے تحت ملک میں پہلی بار ویکسین فنڈ قائم کیا جائے گا۔ فنڈ ریاست کی ملکیت ہوگا، تجارتی اصولوں کیتحت پیشہ وارانہ انداز میں چلایا جائے گا۔ سیکٹر میں سرمایہ کاری کی مسائل حل کرنے کیلئے اسی فنڈ سے سرمایہ کاری کی جائے گی، ویکسین کی تیاری سے کلینیکل ٹرائل تک اسی فنڈ کو استعمال کیا جائے گا، پالیسی میں ای پی آئی ویکسین کی تیاری کیلئے مشینری پر ٹیکس چھوٹ کی تجویز ہے۔ دستاویز کے مطابق اس پالیسی کے تحت ڈریپ کی استعداد بڑھانے کا منصوبہ بنایا جائیگا، نیشنل کنٹرول لیبارٹری فار بائیولوجیکلز کی اپ گریڈیشن کی جائیگی، فنڈ مارکیٹ میں مناسب سرمایہ کی دستیابی یقینی بنانے کیلئے اہم مالیاتی ذریعہ ہوگا، فنڈ ویکسین درآمد سے نکال کر برآمدی صلاحیت رکھنے والے مقامی مینوفیکچرنگ نظام کی طرف لیجائے گا۔ ویکسین تیار کرنے والی کمپنیوں کو سپر ٹیکس میں 10 سال تک چھوٹ دینے، کمپنیوں کو کارپوریٹ ٹیکس اور انکم ٹیکس میں بھی ریلیف دینے کی تجویز ہے۔ ویکسین مینوفیکچررز کو برآمدی آمدن کا 35 فیصد ڈالر میں رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

بقیہ 21

پر سوار دوسرا اہلکار شدید زخمی ہو گیا۔ واقعہ کے بعد دہشت گرد فرار ہو گئے جبکہ علاقے میں سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا۔

بقیہ 22

نے جانے دیا اور دوسرے نے روکا، 3 دسمبر کو آف لوڈ کیا گیا، ویزہ ختم ہونے والا ہے محسن نقوی نوٹس لیں۔ پاکستان بھر کے ایئرپورٹس پر بیرون ملک جانے والوں کی امیگریشن کا عمل سخت کر دیا گیا ہے خاص کر یورپی ممالک کرنے والے نوجوانوں کی چھان بین کی جاتی ہے۔

بقیہ 23

حوالے سے کہا ہے کہ پی ٹی آئی رہنما جنید اکبر اور اسد قیصر نے لاہور کا خفیہ دورہ کیا، دونوں رہنما لاہور میں مقامی تاجر سلمان حسیب چوہدری کی بیٹی کی شادی کی مبارک باد دینے آئے ہیں۔ سلمان حسیب چوہدری دو سال قبل تک پی ٹی آئی میں شامل تھے تاہم بانی پی ٹی آئی کے علیم خان سے تعلقات خراب ہونے کے بعد وہ علیم خان گروپ میں شامل ہو گئے تھے۔ ذرائع نے بتایا کہ لاہور میں پی ٹی آئی کے دونوں رہنماؤں کا استقبال سابق گورنر پنجاب لطیف کھوسہ نے کیا اور اس موقع پر اسد قیصر اور جنید اکبر نے لاہور میں مختلف مقامات پر میٹنگز بھی کیں۔ ذرائع نے بتایا کہ پی ٹی آئی کی مقامی قیادت کو اس دورے سے متعلق کوئی اطلاع نہیں دی گئی اور نہ مقامی قیادت کو بلایا گیا۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ تحریک تحفظ آئین پاکستان کے سربراہ محمود خان اچکزئی بھی 9، 10 اور 11 دسمبر کو لاہور آئیں گے اور ان کے دورے کا مقصد تحریک چلانے کے لیے مقامی قیادت سے ملاقاتیں کرنا ہے۔

بقیہ 24

خریدنے سے محروم ہے، جب کہ اس صورتحال پر عوامی تشویش میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق پی ٹی اے نے حکومت کو سفارشات ارسال کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ موبائل فونز اب محض لگژری نہیں رہے بلکہ تعلیم، کاروبار، ڈیجیٹل بینکنگ اور آن لائن روزگار کے لیے ایک بنیادی ضرورت بن چکے ہیں۔ ایسے میں درآمدی موبائل فونز پر بھاری ڈیوٹیز اور ٹیکسز نے عام صارف کے لیے جدید ٹیکنالوجی تک رسائی مشکل بنا دی ہے۔ پی ٹی اے حکام نے کہا کہ بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو بھی وطن واپسی پر اپنے استعمال کے لیے موبائل فون لانے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ زیادہ ٹیکسوں کے باعث ایئرپورٹس پر فون رجسٹریشن ایک مہنگا مرحلہ بن چکا ہے، جس پر اوورسیز پاکستانیوں کی جانب سے بارہا شکایات موصول ہوئی ہیں۔ اتھارٹی کے مطابق اگر ٹیکسوں میں مناسب کمی کی جائے تو نہ صرف عوام کو ریلیف ملے گا بلکہ موبائل فونز کی قانونی درآمد میں بھی اضافہ ہوگا۔ ماہرین کے مطابق بھاری ٹیکسوں کے باعث اس وقت پاکستان میں موبائل فونز کی قیمتیں خطے کے دیگر ممالک کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہیں، جس کی وجہ سے اسمگلنگ اور غیر قانونی فونز کے استعمال میں بھی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ٹیکسوں میں کمی سے نہ صرف مارکیٹ میں مقابلہ بڑھے گا بلکہ حکومت کو طویل المدت بنیادوں پر ریونیو میں بھی فائدہ ہوسکتا ہے۔ پی ٹی اے حکام نے امید ظاہر کی ہے کہ وفاقی حکومت آئندہ مالی سال کے بجٹ یا 2026 کی پالیسی میں موبائل فونز پر عائد ٹیکسوں پر نظر ثانی کرے گی۔ اگر سفارشات کو منظور کر لیا گیا تو آنے والے برس میں پاکستانی صارفین جدید موبائل فونز کم قیمت پر خریدنے کے قابل ہو سکیں گے، جس سے ڈیجیٹل پاکستان کے خواب کو عملی شکل دینے میں بھی مدد ملے گی۔

بقیہ 25

کیا گیا ہے۔ پی آئی اے حکام کا کہنا ہے کہ کھجوریں اور جوسز دوران پرواز مسافروں کو رمضان المبارک کے دوران پیش کیے جائنگے، ٹینڈر کے لیبید رخواست پی آئی اے سپلائی چین شعبہ کو 14 جنوری تک ارسال کرنا ہوگی۔

بقیہ 26

ہوگی۔ انتظامیہ کے مطابق یہ اقدام ممکنہ امن و امان کی صورتحال سے نمٹنے اور شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کی جانب سے جاری احکامات کے مطابق دفعہ 144 کے تحت لاؤڈ اسپیکر کے استعمال اور اسلحے کی نمائش پر بھی سخت پابندی عائد رہے گی۔ خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ضلعی انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ امن قائم رکھنے کے لیے انتظامیہ سے تعاون کریں اور دفعہ 144 کے تحت جاری احکامات پر مکمل عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔

بقیہ 27

نظام نافذ العمل ہیں جن میں ٹریک اینڈ ٹریس اسٹیمپ چینی کی بوریوں کی گنتی کے لیے ہوپرز پر خودکار کاؤنٹرز، ویڈیو ریکارڈنگ، ڈیجیٹل آئی کاؤنٹنگ شوگر ملز کے آؤٹ گیٹ پر چینی کی تمام ترسیل کے لیے ایس۔ٹریک انوائسنگ سسٹم اور چینی کی تیاری و فروخت کی نگرانی کے لیے عملے کی تعیناتی شامل ہے۔ اس نئے نظام کو موثر بنانے کے لیے ہر شوگر مل میں ایف بی آر کے اہلکار تعینات کیے گئے ہیں اور انٹیگریٹڈ سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے پورے سسٹم اور عملے کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایف بی آر کے سینئر افسران باقاعدگی سے شوگر ملوں کے دورے کر رہے ہیں اور ان لینڈ ریونیو انفورسمنٹ نیٹ ورک (IREN) کی جانب سے چیکنگ بھی کی جا رہی ہے۔ یہ انفورسمنٹ نیٹ ورک سپلائی لائن کے سارے عمل کی نگرانی کر رہا ہے اور اس امر پر بھی نگاہ رکھے ہوئے ہے کہ آیا چینی مستند ڈسٹری بیوٹرز کو فروخت کی جا رہی ہے یا ذخیرہ اندوزوں کو فراہم کی جا رہی ہے۔ مندرجہ بالا اقدامات اور شوگر ملز کی مسلسل نگرانی کے تسلسل میں 04 جنوری 2026 کو سفینہ شوگر ملز لالیاں ضلع چنیوٹ میں تعینات ایف بی آر کے عملے نے مل کی دو چیوٹس (Chutes) کو سیل کر دیا جن پر مل انتظامیہ نے مطلوبہ ڈیجیٹل آئی کیمرے اور این وی آر سسٹم نصب نہیں کیے تھے، جو کہ سیلز ٹیکس رولز 2006 کے تحت ٹریک اینڈ ٹریس قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ ایف بی آر ٹیم نے ان دونوں چیوٹس (Chutes) کو اس وقت تک کے لیے سیل کر دیا ہے جب تک مل انتظامیہ ان پر ڈیجیٹل آئی کیمرے اور این وی آر نصب نہیں کر لیتی۔ حکومتِ پاکستان شوگر سیکٹر میں ٹیکس چوری اور نان کمپلائنس کے خلاف زیرو ٹالرنس پالیسی کا اعادہ کرتی ہے۔ یہ اقدامات شوگر سیکٹر میں ٹیکس انفورسمنٹ کو مضبوط بنانے اور سرکاری محصولات کے تحفظ کے لیے ایک وسیع مہم کا حصہ ہیں۔ کرشنگ سیزن کے اختتام کے بعد بھی سخت نگرانی اور بروقت کارروائی کا سلسلہ جاری رہے گا تاکہ قانون پر مکمل عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے اور واجب الادا ٹیکس کی وصولی کے بعد صارفین کو چینی کی باقاعدہ فراہمی برقرار رکھی جا سکے۔

بقیہ 28

وہ بھی درخواست جمع کروائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی نے ووٹ نہیں دیا تو اس کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی، ان کی درخواستوں پر بھی کام ہوگا، ملک کی تعمیر و ترقی وزیراعظم شہباز شریف کا ویژن ہے۔ مشیر وزیراعظم نے کہا کہ میرے پورے حلقے میں کوئی آبادی کوئی گاؤں ایسا نہیں ہوگا جہاں سوئی گیس نہ ہو، ضلع میں ہم نے 29 کلومیٹر کی سڑک منظور کروائی ہے جس پر ایک ارب روپے لاگت آئے گی، ہم سڑک کے معیار میں کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے ٹھیکیدار سے آپ معیاری کام کروائیں۔ رانا ثنا اللہ نے کہا کہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کا کنٹریکٹ ہو گیا ہے، اگلے 6 ماہ میں سڑکوں کے ساتھ ان کا بھی افتتاح کریں گے، پورے حلقے میں ایک ہی ہسپتال ہے جس کی اپ گریڈیشن کر رہے ہیں، سدھار بائی پاس کے قریب دس ایکڑ اراضی کو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کیلئے محکمہ صحت کے نام الاٹ کروا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی فلاح و بہبود کیلئے اقدامات کر رہی ہے، ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل یقینی بنائیں گے، شہریوں کے ساتھ دیہات کی ترقی ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ کبھی لوگوں نے گاؤں میں صفائی کے نظام کا سوچا بھی نہیں ہوگا۔ مشیر وزیراعظم نے کہا کہ پنجاب میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہوئی، ان مجرموں کی صورت جو میں ناسور ہیں ان کیلئے ریاست میں کوئی نرمی نہیں ہے، جو معاشرے کے ناسور ہیں ان کیلئے حکومت میں کوئی رعایت نہیں، رانا ثنا اللہ نے کہا کہ اگر میں قومی اسمبلی میں نہیں پہنچا تو اللہ نے مجھے اس سے بھی بڑی جگہ سینیٹ میں پہنچا دیا، شہر والے حلقے سے چھٹی بار ہمیں الیکشن میں فتح ملی ہے، میاں نواز شریف نے سیاست میں خدمت کا رواج ڈالا جو اس سے پہلے نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ مریم نواز جن منصوبوں پر کام کر رہی ہیں اس سے امن و امان کی صورتحال بہتر ہوئی ہے، آپ کوئی ایک مثال نہیں دے سکتے کہ اس حکومت میں کسی کو ذاتی عناد پر ایک تھپڑ بھی مارا گیا ہو، آئس کا نشہ بتاتے ہیں کہ انسان پی کر ہوش و حواس ہی بھول جاتا ہے، جو آئس کا نشہ کرتا ہے وہ اس کیفیت میں ہوتا ہے کہ جرم بے خوف ہو کر کر دیتا ہے۔ مشیر وزیراعظم نے کہا کہ آپ کے بچوں کے لیے بے شمار تعلیمی وظائف ہیں آسان قرضے ہیں جو آن لائن اپلائی ہو سکتے ہیں، سابق حکومت نے چار سال میں کوئی منصوبہ ایک بھی منصوبہ شروع نہیں ہوا، ان کا ایک ہی کام تھا کہ سوشل میڈیا پر گالی بریگیڈ بنا کر لوگوں کو گالیاں دو۔ رانا ثنا اللہ نے کہا کہ میرے خلاف ایسا مقدمہ بنایا جس کی سزا سزائے موت تھی میں چھ ماہ جیل میں رہا، یہ مکافاتِ عمل ہے آج اگر کسی کو سزا مل رہی ہے تو اسے ڈھنڈورا نہیں پیٹنا چاہیے، اسے تسلیم کرنا چاہیے کہ جو نفرت کا بیج بویا اسی کے ثمرات مل رہے ہیں۔

بقیہ 29

اجلاس میں شرکت کی۔ اعلامیے کے مطابق سپریم کورٹ کے چیف جسٹس یحییٰ آفریدی نے کہا ہے کہ طویل المدتی ٹیکس مقدمات مالی گنجائش کو محدود اور سرمایہ کاروں کے اعتماد کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قومی معیشت پر اثر انداز ٹیکس مقدمات کے فوری فیصلے عدالتی ترجیح ہوں گے، ٹیکس مقدمات میں تاخیر سرمایہ کاری اور معاشی استحکام کے لیے نقصان دہ ہے۔ اعلامیے میں کہا گیا ہے کہ طویل عرصے سے زیر التوا اور بھاری مالیت کے ٹیکس تنازعات کے حل پر تفصیلی غور کیا گیا، زیادہ مالیت کے ٹیکس کیسز کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے پر اتفاق کیا گیا۔ اجلاس میں عدلیہ اور ٹیکس حکام کے درمیان بہتر رابطہ اور ہم آہنگی پر زور دیا گیا، ٹیکس مقدمات میں یکسانیت اور تیز رفتار فیصلوں کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات پر غور کیا گیا۔

بقیہ 30

چاند کا فاصلہ 3 لاکھ 62 ہزار کلومیٹر تھا جب کہ عام دنوں سے 6 سے 7 فیصد بڑا اور دس فیصد زیادہ روشن دکھائی دیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ شب دکھائی دینے والا سپر مون اکتوبر 2025 سے شروع ہونے والے سپر مون سلسلے میں آخری کڑی تھا۔ رواں سال نومبر میں 2026 کا دوسرا اور آخری سپر مون نظر آئے گا۔

بقیہ 31

کہ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخواہ سہیل آفریدی کی پنجاب اسمبلی آمد کے موقع پر ہنگامہ آرائی کی تحقیقات رپورٹ باضابطہ طور پر آئی جی پنجاب کو بھجوانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے ساتھ ضروری دستاویزات اور وڈیوز کے ذریعہ شناخت کے ثبوت بھی بھجوائے جائیں گے۔ تحقیقاتی رپورٹ میں پنجاب اسمبلی کے سیکورٹی سٹاف اور دیگر عینی شاہدین کے قلمبند کئے گئے بیانات بھی آئی جی پنجاب کو فراہم کئے جائیں گے۔ پنجاب اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے ہنگامہ آرائی میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی تحریری سفارش بھی کی جائے گی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعلی خیبر پختونخواہ کی آمد کے موقع پر اسمبلی کی سیکورٹی کی جانب سے تحمل سے شناخت کروانے کا کہا گیا لیکن سیکورٹی ملازمین کو دھکے دیئے گئے، غیر متعلقہ اور سزا یافتہ افراد بھی وزیر اعلی خیبر پختونخواہ کے ہمراہ پنجاب اسمبلی میں داخل ہوئے۔

بقیہ 32

کی لاہور سے دبئی جانے والی پرواز 786، پی آئی اے کی لاہور سے کراچی کی پرواز پی کے 305، سعودی ایئر کی اسلام آباد سے جدہ کی پرواز 729، ایئر سیال کی ملتان سے جدہ کی پرواز 723 اور پی آئی اے کی پشاور سے شارجہ کی پرواز پی کے 257 گھنٹوں تاخیر کا شکار رہیں۔ پروازوں کی منسوخی اور تاخیر کا شکار ہونے کی وجہ سے مسافروں اور ان کے عزیز و اقارب کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

بقیہ 33

تمام قوانین کو روندتے ہوئے وینزویلا کے صدر اور ان کی اہلیہ کو اغواء کیا، اب امریکا کی جارحانہ پالیسی کا سلسلہ نہیں چلے گا، امریکا میں بھی اب ٹرمپ کے خلاف لہر چلنا شروع ہو گئی ہے، پاکستان کی طرف سے کوئی بیان نہیں دیا گیا۔ حافظ نعیم الرحمان نے پاکستان کی حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی حکومت کو سمجھنا چاہیے، امریکی ایجنڈا پورا کرنے میں خیر نہیں ہوگی۔ اسرائیل سے متعلق انہوں نے کہا کہ اسرائیل جنگ بندی کے بعد بھی خلاف ورزی کر رہا ہے اور امریکا اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے، فلسطین میں قتل عام میں امریکا ملوث ہے، غزہ میں اس وقت صورت حال خراب ہے اور وہاں پر موسم خراب ہے اور اسرائیل امدادی کاموں میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے چاروں صوبوں میں گورننس کا بحران ہے، پنجاب کا تقابل پنجاب کے فنڈز سے کیا جائے، کراچی کا پنجاب سے موازنہ نہ کیا جائے، پنجاب میں جتنے فنڈز ملتے ہیں اس حساب سے کارکردگی دیکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی صورتحال کو دیکھتے ہیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے، یہ لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، سندھ کا تو برا حال ہے ہی لیکن پنجاب میں بھی دودھ کی نہریں نہیں بہہ رہی، سندھ حکومت کراچی کے 3 ہزار 4 سو ارب کھا گئی ہے، نعمت اللہ خان نے اپنے دور کے آخر میں کے فور پر کام شروع کر دیا تھا، 21 سال ہو گئے ابھی تک منصوبہ مکمل نہیں ہوا۔ حافظ نعیم نے کہا کہ ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی پر برا وقت آتا ہے تو مصنوعی لڑائی لڑنا شروع کر دیتے ہیں، کراچی میں پیپلز پارٹی کو بھی فارم 47 کے ذریعے مسلط کیا گیا، پیپلز پارٹی کراچی دشمن جماعت ہے ان کو کوئی ووٹ نہیں دیتا، آئین میں ترمیم کرنی ہو تو پیپلز پارٹی حکومت کا ساتھ دیتی ہے، جب عوام کی بات آئے تو بلیم گیم شروع ہو جاتا ہے۔

بقیہ 34

کر دیا، بانی پی ٹی آئی عمران خان نے مذاکرات کا اختیار تحریک تحفظ آئین پاکستان کو دیا ہے، مذاکرات تحریک تحفظ آئین پاکستان کے پلیٹ فارم سے ہوں گے۔ قومی مذاکراتی کمیٹی کی قومی کانفرنس 7 جنوری کو اسلام آباد میں ہوگی، مسلم لیگ ن، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، جے یو آئی، جماعت اسلامی کو شرکت کی دعوت دی جائے گی، ایم کیو ایم، ق لیگ، بلوچستان عوامی پارٹی، اے این پی اور دیگر جماعتوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔

بقیہ 35

ہیں، تمام سیٹوں پر ون ٹو ون مقابلہ ہوگا، چیئرمین الیکشن بورڈ۔ تفصیل کے مطابق تحصیل بار ایسوسی ایشن جہانیاں کے الیکشن/202627ء ہفتہ 10 جنوری کو ہوں گے۔ چیئرمین الیکشن بورڈ بار ایسوسی ایشن جہانیاں چوہدری عبدالرحمن اوٹھی کی جانب سے امیدواران کی حتمی لسٹ جاری کر دی گئی ہے جہانیاں بار ایسوسی ایشن کے الیکشن میں مختلف عہدوں کی 6 اور مجلس عاملہ کی 6 سیٹوں کیلئے کل 24 امیدوار میدان میں ہیں تمام امیدواروں کے مابین ون ٹو ون مقابلہ ہوگا۔ وکلاء کے یونائیٹڈ لائرز گروپ کی جانب سے امیدوار برائے صدر راؤ عبدالجبار ایڈووکیٹ، جنرل سکرٹری کی سیٹ کیلئے چوہدری چوہدری فخر حیات وڑائچ ایڈووکیٹ، وکلاء کے دیگر گروپس کے مشترکہ امیدوار برائے صدر چوہدری اعظم حسین ہنجرا ایڈووکیٹ اور جنرل سکرٹری کیلئے چوہدری وسیم طارق پنوں ایڈووکیٹ میدان میں ہیں، بار میں نائب صدر کے عہدے کیلئے چوہدری عبدالرحمن عابد رندھاوا ایڈووکیٹ اور چوہدری اکرم سوہل ایڈووکیٹ کے مابین مقابلہ ہوگا۔ جوائنٹ سیکرٹری کیلئے میاں تنویر فیصل آرائیں ایڈووکیٹ اور ملک راشد بلال ایڈووکیٹ مد مقابل ہیں۔ فنانس سیکرٹری کی سیٹ کیلئے ملک غلام مصطفی میتلا ایڈووکیٹ اور یاسر رمضان سدھو ایڈووکیٹ جبکہ لائبریری سیکرٹری کیلئے ملک محمد آصف میتلا ایڈووکیٹ اور چوہدری بدر منیر جٹ ایڈووکیٹ مد مقابل ہوں گے۔ جہانیاں بار میں مجلس عاملہ کی چھ سیٹوں کیلئے 12 امیدوار میدان میں ہیں، نائیٹڈ لائرز گروپ کی جانب سے ملک عمر حیات میتلا جونیئر، چوہدری محمد مقبول سنگھا، چوہدری زبیر انجم، چوہدری عبدالقیوم شاد، سید محمود شاہ زیب بخاری، ملک اللہ دتہ بھٹار ایڈووکیٹس جبکہ ان کے مدمقابل چوہدری ظفر اللہ کھرل، چوہدری مدثر شہزاد رندھاوا، چوہدری سہیل اکرم، نظام اللہ خاں پانڈہ، رانا محمد افضل اور طاہر نعیم چوہان ایڈووکیٹس امیدواران میں شامل ہیں۔ جہانیاں بار الیکشن کیلئے وکلاء سرگرمیاں عروج پر پہنچ چکی ہیں جبکہ کمپین کا سلسلہ جاری ہے۔ چیئرمین الیکشن بورڈ چوہدری عبدالرحمن اوٹھی کے مطابق 10 جنوری کو جہانیاں بار الیکشن کیلئے پولنگ صبح 9 بجے سے شام 4 بجے تک جاری رہے گی جبکہ ایک گھنٹے کا وقفہ کیا جائے گا کل 210 وکلاء اپنا حق رائے دہی استعمال کریں گے۔ بار الیکشن کیلئے سکیورٹی سمیت دیگر تمام انتظامات کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔

بقیہ 36

کے معاملے پر تین اہلکاروں کو معطل کر دیا گیا۔ معطل کیے جانے والے اہلکاروں میں احسن، عماد اور عبدالرحمان شامل ہیں۔ اتھارٹی کا موقف ہے کہ مذکورہ تقریب میں گانے کی اجازت اور نگرانی کے حوالے سے متعلقہ افسران نے اپنی ذمہ داریاں درست طریقے سے ادا نہیں کیں جس پر محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ '' نک دا کوکا'' گانا والڈ سٹی اتھارٹی کے زیر اہتمام تقریب میں گایا گیا تھا جس کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل دیکھنے میں آیا اور واقعے کو ادارے کی ساکھ کے منافی قرار دیا گیا۔ دوسری جانب پولیس کی جانب سے تاحال قوال فراز خان اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ ذرائع کے مطابق واقعے کی تحقیقات جاری ہیں اور ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کے امکانات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

بقیہ 37

پاکستان کے ساتھ بھارتی کرکٹ ٹیم کا میچ طے پایا تو بھارت نے پاکستان میں سیکیورٹی خدشات کا بہانہ بنا کر یہاں آ کر کھیلنے سے انکار کیا اور میچ کسی تیسرے ملک میں کرانے کا مطالبہ کیا۔ آج وہی خدشات بھارت کو خود درپیش ہیں۔ گورنر سندھ نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں بھارت سیاحوں کے لیے محفوظ ملک نہیں رہا، وہاں نہ خواتین محفوظ ہیں اور نہ ہی اقلیتوں کو تحفظ حاصل ہے۔ بھارت میں مسلمانوں، سکھوں اور دیگر اقلیتوں کے ساتھ ہونے والے مظالم پوری دنیا کے سامنے آ چکے ہیں۔ مودی حکومت کی انتہا پسند پالیسیوں نے بھارت کو ایک متنازع اور انتہا پسند ریاست بنا دیا ہے۔ کامران خان ٹیسوری کا کہنا تھا کہ بھارت نے سیاست کو کرکٹ میں شامل کر کے کھیل کی روح کو مجروح کیا۔ جب پی سی بی کے چیئرمین سے بھارتی کھلاڑی نے ٹرافی لینے سے انکار کیا تو اسی وقت آئی سی سی کو سخت ایکشن لینا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سب مکافاتِ عمل ہے، جو دوسروں کے لیے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔ بنگلہ دیش کا فیصلہ بالکل درست ہے اور اب بھارت کو ہر جگہ ''نہ'' کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا کی بڑی تنظیمیں بھی بھارت کے رویے پر ردِعمل دیں گی اور اس کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے آئے گا۔ گورنر سندھ نے مزید کہا کہ پاکستان نے 10 مئی کو بھارت کو ہر محاذ پر جواب دے کر طاقت کا توازن واضح کر دیا۔ پاکستان کی نوجوان ٹیم کی کامیابیوں اور سفارتی حکمتِ عملی نے بھارت کو عالمی سطح پر تنہا کر دیا ہے۔

پولیس کا کچے میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن، لونڈ گینگ کا سرغنہ ہلاک

ہلاک ڈاکو قتل، اغواء اور ڈکیتی کے درجنوں مقدمات میں مطلوب تھا، تین ڈاکو زخمی

لاہور (این این آئی) پنجاب کے علاقے راجن پور کے کچے میں پولیس کے ڈاکوؤں کے خلاف انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن میں لونڈ گینگ کا سرغنہ ہلاک ہو گیا۔ڈی پی او راجن پور کے مطابق پولیس کی بھاری نفری نے اطلاع پر آپریشن کیا اور جب لونڈ گینگ کے ٹھکانوں میں داخل ہوئی تو وہاں مسلح افراد نے اہلکاروں پر فائرنگ کر دی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک ڈاکو ہلاک ہوا اور 3 ڈاکو زخمی ہوئے جب کہ ڈاکو اپنے زخمی ساتھیوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ بعد ازں (بقیہ نمبر 15)

فیصل آباد میں 2026 کے بڑے ترقیاتی منصوبے کا آغاز

مکو آنہ (این این آئی) فیصل آباد میں 2026 کے بڑے ترقیاتی منصوبے کا آغاز۔ جڑانوالہ روڈ پر میٹروبس منصوبہ کے ارتھ ورک پر کام شروع۔۔ جڑانوالہ روڈ ، جھنگ روڈ پر مٹی کے نمونے ، سیمپل کولیکشن جاری۔۔ فیصل آباد میٹروبس منصوبے کے لئے 120 ارب (بقیہ نمبر 16)

لاہور: وزیر بلدیات پنجاب ذیشان رفیق مثالی گاؤں اور لاہور ڈویلپمنٹ پروگرام کے جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

مریم نواز شریف کی ہدایت پر سی ایم انسپکشن ٹیم فیلڈ میں متحرک

وزیر اعلی کی ہدایت پر عوام کو سہولیات کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے سی ایم انسپکشن ٹیموں کی ہسپتالوں میں چیکنگ

لاہور (این این آئی) سروس ڈیلیوری میں بہتری اور گڈ گورننس کے لئے وزیر اعلی مریم نواز شریف نے قابل تحسین اقدام اٹھایا ہے-وزیر اعلی مریم نواز شریف نے گڈ گورننس کا نیا ماڈل متعارف کرا دیا-وزیر اعلی پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایت پر سی ایم انسپکشن ٹیم فیلڈ میں متحرک ہو چکی ہے- انسپکشن ٹیم کی طرف سے وزیر اعلی مریم نواز شریف کو روانہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے، روانہ مانیٹرنگ کے لئے ڈیش بورڈ بھی فنکشنل کر دیا (بقیہ نمبر 19)

مقامی سطح پر ادویات کی تیاری، ملک میں ویکسین فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ

ویکسین فنڈ تجارتی اصولوں کے تحت پیشہ وارانہ انداز میں چلایا جائے گا

لاہور (این این آئی) ملک میں پہلی بار مقامی سطح پر ادویات کی تیاری کی پالیسی کے تحت ویکسین فنڈ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ مقامی سطح پر ادویات کی تیاری کی پالیسی کی دستاویز کے مطابق ملک میں چند برس میں ویکسین کا درآمدی بل ایک ارب 20 کروڑ ڈالر سے متجاوز ہونے کا خدشہ ہے، مقامی سطح پر ویکسین کی تیاری سے تقریباً 50 کروڑ ڈالر کی سالانہ بچت ہوگی۔ مقامی (بقیہ نمبر 20)

مظفر آباد: وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر فیصل ممتاز راٹھور اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

گوادر، دہشت گردوں کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید، موٹر سائیکل پر سوار دوسرا اہلکار شدید زخمی

کوئٹہ (این این آئی) گوادر کے علاقے جیونی پانوان میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے پولیس اہلکار شہید ہو گیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق پولیس اہلکار موٹر سائیکل پر گشت کر رہا تھا کہ دہشت گردوں نے فائرنگ کر دی جس سے اہلکار موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ فائرنگ سے موٹر سائیکل (بقیہ نمبر 21)

پی آئی اے نے رمضان میں پروازوں پر افطار کے لیے کھجوروں کی خریداری کا ٹینڈر جاری کر دیا

کراچی (این این آئی) پی آئی اے کا رمضان میں پروازوں پر افطار کے لیے کھجوروں کی خریداری کا ٹینڈر جاری کر دیا۔ پی آئی اے کے شعبہ فوڈ سروسز کی درخواست پر سپلائی چین ڈیپارٹمنٹ نے ٹینڈر جاری کر دیا، رمضان المبارک کیلیے 30 سے 35 گرام وزن کے ایک ایک لاکھ 30 کھجوروں کے پیکٹ فراہم کیے جائیں، 200 ملی لیٹر کے لاکھوں جوسز کے لیے بھی ٹینڈر جاری (بقیہ نمبر 25)

ایف بی آر نے قانون کی خلاف ورزی پر سفینہ شوگر ملز میں چیوٹس سیل کر دیئے

اسلام آباد (این این آئی) وزیر اعظم پاکستان کی ہدایات پر سال 2025-26 کے لیے گنے کے کرشنگ سیزن کے آغاز کے بعد فیڈرل بورڈ آف ریونیو نے چینی کی پیداوار کی نگرانی کیلئے ایک جدید اور مؤثر مانیٹرنگ سسٹم متعارف کرایا ہے۔ اس وقت شوگر سیکٹر میں نگرانی کے پانچ (بقیہ نمبر 27)

راولپنڈی میں دفعہ 144 کے نفاذ میں مزید توسیع کر دی گئی

شہر بھر میں دفعہ 144 کا اطلاق اب 7 جنوری تک برقرار رہے گا

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی میں امن و امان کی صورتحال کو برقرار رکھنے کے لیے ضلعی انتظامیہ نے دفعہ 144 کے نفاذ میں مزید توسیع کر دی ہے۔ڈپٹی کمشنر راولپنڈی حسن وقار چیمہ کی جانب سے اس حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے جس کے مطابق شہر بھر میں دفعہ 144 کا اطلاق اب 7 جنوری تک برقرار رہے گا۔نوٹیفکیشن میں واضح کیا گیا ہے کہ اس دوران راولپنڈی میں ہر قسم کے جلسے، جلوس، ریلیوں اور عوامی اجتماعات پر مکمل پابندی عائد (بقیہ نمبر 26)

ایک پارٹی کے سربراہ کو سزا مل رہی ہے تو ڈھنڈورا نہ پیٹیں، مکافاتِ عمل ہے، رانا ثنا اللہ

اگر کسی نے ہمیں ووٹ نہیں دیا تو اس کیخلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی، ان کی درخواستیں بھی سنیں گے، مشیر وزیر اعظم

مکو آنہ/فیصل آباد (این این آئی) مشیر وزیر اعظم و سینیٹر رانا ثنا اللہ نے کہا ہے کہ اگر آج ایک پارٹی سربراہ کو سزا مل رہی ہے تو ڈھنڈورا نہ پیٹیں، مکافاتِ عمل ہے، اگر کسی نے ہمیں ووٹ نہیں دیا تو اس کیخلاف انتقامی کارروائی نہیں ہوگی، ان کی درخواستیں بھی سنیں گے۔ اتوار کو یہاں 30 چک میں ترقیاتی منصوبوں کے افتتاح پر شرکا سے خطاب رانا ثنا اللہ نے کہا کہ گیس کی فراہمی کا افتتاح ہوا ہے جنہوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں (بقیہ نمبر 28)

پنجاب، خیبر پختونخواہ بارڈر پر خوارجی دہشتگردوں کا بڑا حملہ پسپا

دہشتگرد چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر چاروں اطراف سے چیک پوسٹ پر حملہ آور ہوئے

تونسہ/لاہور (این این آئی) پنجاب پولیس اور سی ٹی ڈی نے تونسہ میں کامیاب کارروائی کرتے ہوئے سرحدی چیک پوسٹ پر بڑا دہشتگرد حملہ ناکام بنا دیا ، پنجاب، خیبر پختونخواہ بارڈر پر خوارجی دہشتگردوں کا بڑا حملہ پسپا کر دیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ 15 سے 20 خوارجی دہشتگردوں نے سرحدی حدود میں قائم پولیس چیک پوسٹ پر منظم حملہ کیا۔ خوارجی دہشتگرد چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر چاروں اطراف سے چیک پوسٹ پر حملہ آور ہوئے۔ دہشتگردوں نے حملے کے (بقیہ نمبر 17)

ایبٹ آباد، سیاحتی مقامات پر برفباری دوبارہ شروع، کئی مقامات پر سڑکیں عارضی بند

ڈرائیور حضرات گلیات سفر کے دوران گاڑیوں کے ٹائروں پر چین کے استعمال کو یقینی بنائیں

ایبٹ آباد (این این آئی) خیبر پختونخوا کے ضلع ایبٹ آباد کے سیاحتی مقامات پر برفباری کا سلسلہ دوبارہ شروع اور سردی کی شدت میں اضافہ ہو گیا۔ ڈائریکٹر جنرل گلیات ڈویلپمنٹ اتھارٹی شاہ رخ علی کی ہدایت پر جی ڈی اے کا عملہ ہائی الرٹ کر دیا گیا، نتھیا گلی، ٹھنڈیانی اور گلیات میں کئی مقامات پر راستے برف کے باعث عارضی طور پر بند ہو گئے۔ شاہ رخ علی نے کہا کہ ہیوی مشینری سڑکوں کی صفائی میں مصروف ہے، کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری مدد فراہم کی جا رہی ہے، (بقیہ نمبر 18)

لاہور: وزیر ہاؤسنگ پنجاب بلال یاسین ہونی روڈ سے بھائی چوک تک پیدل چل کر تعمیراتی کاموں کا جائزہ لے رہے ہیں۔

نوجوان کو مکمل کاغذات کے ہونے کے باوجود آف لوڈ کر دیا گیا

ایف آئی اے افسر نے اجازت کے عوض 2 لاکھ رشوت مانگی تھی اس اہلکار کی جانب سے رشوت طلبی پر وزیر داخلہ نوٹس لیں، متاثرہ نوجوان

کراچی (این این آئی) کراچی ایئرپورٹ پر بیرون ملک جانے والے نوجوان کو مکمل کاغذات کے ہونے کے باوجود سفر سے روک دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق آذربائیجان جانے والے نوجوان کو جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر مکمل کاغذات کے باوجود آف لوڈ کر دیا گیا۔ نوجوان نے الزام عائد کیا کہ ایف آئی اے افسر نے اجازت کے عوض 2 لاکھ رشوت مانگی تھی اس اہلکار کی جانب سے رشوت طلبی پر وزیر داخلہ نوٹس لیں۔ ویڈیو بیان میں نوجوان نے کہا کہ ایک اہلکار (بقیہ نمبر 22)

پی ٹی اے نے درآمد کردہ موبائل فونز پر بھاری ٹیکسوں میں کمی کی حمایت کر دی

اگر ٹیکسوں میں مناسب کمی کی جائے تو نہ صرف عوام کو ریلیف ملے گا بلکہ موبائل فونز کی قانونی درآمد میں بھی اضافہ ہوگا، پی ٹی اے

کراچی (این این آئی) پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) نے بیرونِ ملک سے درآمد کیے جانے والے موبائل فونز پر عائد بھاری ٹیکسوں میں کمی کی حمایت کر دی ہے، جس کے بعد 2026 میں پاکستان میں موبائل فونز کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ پی ٹی اے حکام کے مطابق موجودہ ٹیکس پالیسی کے باعث عوام کی ایک بڑی تعداد جدید اسمارٹ فونز (بقیہ نمبر 24)

جنید اکبر سمیت پی ٹی آئی کے سینئر رہنماؤں کا لاہور کے خفیہ دورے کا انکشاف

لاہور (این این آئی) پاکستان تحریک انصاف خیبر پختونخواہ کے صدر جنید اکبر اور سابق سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر کے لاہور کے خفیہ دورے کا انکشاف ہوا ہے جہاں انہوں نے مختلف مقامات پر ملاقاتیں کیں۔ نجی ٹی وی نے ذرائع کے (بقیہ نمبر 23)

کوئٹہ: ڈپٹی چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر سے وزیر اعظم یوتھ پروگرام کے فوکل پرسن برائے بلوچستان میر سجاد ریکسانی ملاقات کر رہے ہیں

جماعت اصلاح المسلمین برانچ مورو کا انتخاب

جماعت اصلاح المسلمین برانچ مورو کا انتخاب برائے سال 2026ع بعد نماز عصر کھیڑا مسجد میں ضلعی قائدین کی زیر نگرانی منعقد ہوا

مورو۔(رپورٹ: سندھی الطاف سومرو)جماعت اصلاح المسلمین برانچ مورو کا انتخاب۔ جماعت اصلاح المسلمین برانچ مورو کا انتخاب برائے سال 2026ع بعد نماز عصر کھیڑا مسجد میں ضلعی قائدین کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔نعت شریف فراز قمر میمن نے پیش کی۔ جبکہ منقبت فقیر زاہد علی ابڑو اور فقیر ممتاز علی چنہ نے پیش کی۔ کمپیئرنگ کے فرائض محمد ادریس چنہ نے انجام دیئے۔علی اصغر چنہ نے کلماتِ تشکر پیش کیا۔ جماعت اصلاح المسلمین ضلع نوشہرو فیروز کے ضلعی عہدیداران ضلعی صدر خلیفہ سائیں ربنواز چنہ، جوائنٹ سیکرٹری جناب عمران علی چنہ اور اسسٹنٹ پریس سیکرٹری جناب بہادر علی برڑو نے شرکت کی۔ برانچ کے سرپرست خلیفہ سائیں شمس الدین سولنگی نے بھی شرکت کی اور جماعت کے دوستوں نے بھی شرکت کی۔ نئے سال 2926ع کے لیے درج ذیل کو صدر علی اصغر چنہ، نائب صدر مختیار احمد ڈھلو، جنرل سیکریٹری محمد ادریس چنہ، جوائنٹ سیکریٹری فراز قمر میمن، فنانس سیکریٹری راجہ سرور ملّاح، پریس سیکریٹری محمد موسیٰ سومرو، انفارمیشن سیکریٹری ماجد علی صاقی، لائبریری انچارج سید ماجد علی شاہ، آفس سیکریٹری ساجد علی اسسٹنٹ سیکریٹری، اسسٹنٹ سیکریٹری ساجد علی میمن، فنانس سیکریٹری ممتاز علی چنہ اور دیگر منتخب ہوئے۔ آخر میں جماعت اصلاح المسلمین ضلع نوشہرو فیروز کے عہدیداران نے جماعت اصلاح المسلمین برانچ مورو کے نومنتخب عہدیداران کو مبارکباد دی۔

تھانہ ملک کی پولیس نے بغیر کسی جواز کے ہمارے نوجوانوں کو اغوا کرنے کے بعد جھوٹا مقدمہ درج کیا

رقم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اس نے ہمارے نوجوانوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کرایا

مورو۔(رپورٹ: سندھی الطاف سومرو) مورو کے نواحی گاؤں محمد موسیٰ کورائی کے رہائشی غلام قادر کورائی، غلام رسول کورائی، غلام مصطفیٰ کورائی، غلام محمد کورائی، شریف کورائی اور دیگر نے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ تھانہ ملک کی پولیس نے بغیر کسی جواز کے ہمارے نوجوانوں کو اغوا کرنے کے بعد جھوٹا مقدمہ درج کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تھانہ ملک کے ایس ایچ او رجب میتلو نے صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے طالب علم شہباز کورائی اور حافظ قرآن بشیر احمد کورائی کے خلاف گاڑی کے درست کاغذات ہونے کا دعویٰ کر کے جھوٹا مقدمہ درج کرایا اور اب ہمیں دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر ہم نے رقم ادا نہ کی تو وہ دیگر مقدمات درج کرائیں گے، حالانکہ ہم نے گاڑی کے اصل کاغذات بھی لیے تھے لیکن ایس ایچ او رجب متلو ہمارا کوئی مطالبہ سننے کو تیار نہیں، ایس ایچ او رجب متلوان کی رہائی کے لیے رقم کا مطالبہ کر رہا تھا، رقم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اس نے ہمارے نوجوانوں کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کرایا ہے۔ان کا مزید کہنا تھا کہ ہم آئی جی سندھ پولیس اور ڈی آئی جی سندھ شہید بینظیر آباد، ایس ایس پی نوشہرو فیروز روحل کھوسو سے نوٹس لیتے ہوئے ہمارے بے گناہ گرفتار نوجوانوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

سرگودھا میانی: بازار میں تجاوزات کے خلاف پیرا فورس کی کارروائی

کارروائی کے دوران دکانداروں نے سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر لگائے گئے غیر قانونی اسٹال اور سامان جلدی جلدی ہٹا لیا

میانی پیرا فورس کی ٹیم نے بازار میں تجاوزات کے خلاف کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران دکانداروں نے سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر لگائے گئے غیر قانونی اسٹال اور سامان جلدی جلدی ہٹا لیا۔ انتظامیہ کی جانب سے تجاوزات قائم کرنے والوں کو وارننگ دی گئی اور ہدایت کی گئی کہ آئندہ قانون کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔ شہریوں نے اس اقدام کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ایسی کارروائیاں باقاعدگی سے جاری رکھی جائیں تاکہ بازار میں آمد و رفت میں آسانی ہو۔

انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید کا ضلع چارسدہ کا دورہ

سیف سٹی پراجیکٹ کا افتتاح اور تھانہ مندنی کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا

چارسدہ) محمد خالق اور کزئی سے)انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید کا ضلع چارسدہ کا دورہ، سیف سٹی پراجیکٹ کا افتتاح اور تھانہ مندنی کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔تفصیلات کے مطابق انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید نے آج ضلع چارسدہ کا دورہ کیا۔ تھانہ سٹی چارسدہ پہنچنے پر ریجنل پولیس آفیسر مردان ریجن ربنواز خان اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چارسدہ محمد وقاص خان نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ پولیس کے چاق و چوبند دستے نے آئی جی خیبر پختونخوا کو سلامی پیش کی۔ اس موقع پر ایڈیشنل آئی جی عباس احسن ، ڈی آئی جی انفارمیشن ٹیکنالوجی اعجاز خان، ڈی پی او مردان مسعود احمد، ڈپٹی کمشنر چارسدہ ڈاکٹر عظمت اللہ خان، ایکسین سی اینڈ ڈبلیو رابعہ حنان، اراکین صوبائی اسمبلی خالد خان، افتخار خان اور ارشد عمرزئی، ایس پی انویسٹی گیشن چارسدہ عالمزیب خان سمیت دیگر اعلیٰ پولیس و سول افسران بھی موجود تھے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید نے ضلع چارسدہ میں سیف سٹی پراجیکٹ کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چارسدہ محمد وقاص خان نے آئی جی خیبر پختونخوا کو سیف سٹی پراجیکٹ سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ بریفنگ کے دوران بتایا گیا کہ منصوبے کے پہلے مرحلے میں مجموعی طور پر 61 جدید اے آئی بیسڈ کیمرے نصب کیے گئے ہیں، جن میں پی ٹی زیڈ، نمبر پلیٹ ریکگنیشن اور فیشل ریکگنیشن کیمرے شامل ہیں۔ ڈی پی او چارسدہ نے مزید بتایا کہ یہ تمام کیمرے 24/7 فعال رہیں گے اور ان کی مانیٹرنگ جدید کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر کے ذریعے دن رات کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ آئندہ مرحلے میں مجرمانِ اشتہاریوں اور چوری شدہ گاڑیوں کا ڈیٹا اس نظام میں شامل کیا جائے گا، جس کے بعد یہ اے آئی بیسڈ سیف سٹی سسٹم مشتبہ افراد اور گاڑیوں کی بروقت نشاندہی میں مزید مؤثر کردار ادا کرے گا۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید نے سیف سٹی پراجیکٹ کو ضلع چارسدہ میں امن و امان کے قیام، جرائم کی روک تھام اور شہریوں کے تحفظ کے لیے ایک اہم سنگِ میل قرار دیا۔ انہوں نے منصوبے کو سراہتے ہوئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چارسدہ محمد وقاص خان اور ان کی ٹیم کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں اور کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ڈی پی او چارسدہ محمد وقاص خان نے آئی جی خیبر پختونخوا کو یادگاری شیلڈ اور سووینئر پیش کیا۔ بہترین پیشہ ورانہ خدمات پر ایس پی انویسٹی گیشن چارسدہ عالمزیب خان اور ڈی ایس پی تنگی عبدالرشید خان کو تعریفی سرٹیفیکیٹس دیے گئے، جبکہ سیف سٹی پراجیکٹ میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر ایکسین سی اینڈ ڈبلیو رابعہ حنان، سب انجینئر جماد خان، انچارج کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹرع

ہنگو: تھانہ دوابہ پولیس کی حوالہ ہنڈی اور غیر قانونی منی چینجرز کے خلاف کامیاب کارروائی، ملزم گرفتار

11 لاکھ 27 ہزار 500 روپے برآمد

ھنگو) بیورو رپورٹ)ہنگو: تھانہ دوابہ پولیس کی حوالہ ہنڈی اور غیر قانونی منی چینجرز کے خلاف کامیاب کارروائی، ملزم گرفتار، 11 لاکھ 27 ہزار 500 روپے برآمد تفصیلات کے مطابق ڈی پی او ہنگو خان زیب مہمند کی زیرِ نگرانی ضلع بھر میں جرائم پیشہ اور سماج دشمن عناصر کے خلاف گرینڈ آپریشن جاری ہے۔ اسی سلسلے میں ایس ایچ او دوابہ انسپکٹر عمران الدین خان نے خفیہ اطلاع پر غیر قانونی منی چینجرز کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے حوالہ ہنڈی کا غیر قانونی دھندہ کرنے والے ملزم محمد مدثر ولد جنت میر سکنہ بلیامینہ، ہنگو کو گرفتار کر لیا۔ ملزم سے 11 لاکھ 27 ہزار 500 روپے برآمد کیے گئے، جبکہ ملزم کے خلاف ایف آئی اے ایکٹ 1947 کی دفعہ 5/23 کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے مزید قانونی کارروائی کے لیے ایف آئی اے ٹیم کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

یونان میں اچانک فضائی بحران، ہزاروں مسافر متاثر

تحریر: انجینئر بخت سید یوسفزئی-قلم حق

آج 4 جنوری 2026 کو یونان میں ایک غیر معمولی اور سنگین نوعیت کا واقعہ پیش آیا جس نے نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی فضائی نظام کو بھی شدید متاثر کیا۔ اچانک پیدا ہونے والی تکنیکی خرابی کے باعث یونان کی فضائی حدود عارضی طور پر بند کر دی گئیں، جس کے نتیجے میں ملک بھر میں فضائی آپریشن تقریباً مکمل طور پر معطل ہو گیا اور ہزاروں مسافر مختلف مشکلات سے دوچار ہوئے۔ یونانی حکام کے مطابق یہ بحران کسی پیشگی انتباہ کے بغیر سامنے آیا، جس نے فضائی نظام کو غیر متوقع طور پر مفلوج کر دیا۔ ایوی ایشن سسٹمز میں ایسی تکنیکی خرابی پیدا ہوئی جس کے بعد ایئر ٹریفک کنٹرول اور ہوائی جہازوں کے درمیان مؤثر اور محفوظ رابطہ قائم رکھنا ممکن نہ رہا، جو کسی بھی ملک کے فضائی نظام کے لیے نہایت تشویشناک صورتحال تصور کی جاتی ہے۔ صورتحال کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے یونان کی سول ایوی ایشن اتھارٹی نے فوری طور پر حفاظتی بنیادوں پر تمام فضائی ٹریفک روکنے کا فیصلہ کیا۔ یہ اقدام مکمل طور پر مسافروں اور فضائی عملے کی جانوں کے تحفظ کو مدِنظر رکھتے ہوئے اٹھایا گیا، تاکہ کسی بھی ممکنہ حادثے سے بچا جا سکے۔ اس فیصلے کے بعد یونان کے تمام بڑے ہوائی اڈوں، خصوصاً ایتھنز اور تھیسالونیکی، پر پروازوں کا سلسلہ فوراً روک دیا گیا۔ متعدد جہاز جو پرواز کے لیے تیار کھڑے تھے، انہیں گراؤنڈ کر دیا گیا جبکہ مسافروں کو انتظارگاہوں میں رہنے اور مزید ہدایات کا انتظار کرنے کی ہدایت دی گئی۔ وہ طیارے جو پہلے ہی فضاء میں موجود تھے، ان کے لیے خصوصی ہنگامی حفاظتی طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ فضائی کنٹرول کے متبادل انتظامات کے تحت ان جہازوں کو محفوظ انداز میں لینڈ کروایا گیا یا قریبی ممالک کی جانب موڑ دیا گیا، تاکہ فضائی سلامتی کو ہر صورت یقینی بنایا جا سکے۔ اس اچانک بندش کے باعث یونان کے مختلف ایئرپورٹس پر غیر یقینی اور افراتفری کا ماحول دیکھنے میں آیا۔ مسافروں کی بڑی تعداد کو طویل انتظار، پروازوں کی منسوخی اور متبادل انتظامات کی عدم دستیابی کا سامنا کرنا پڑا، جس سے ذہنی دباؤ اور پریشانی میں اضافہ ہوا۔ فضائی ماہرین کے مطابق ریڈیو فریکوئنسی سسٹمز میں خرابی ایک نہایت حساس مسئلہ ہوتا ہے، کیونکہ یہی نظام ایئر ٹریفک کنٹرول اور جہازوں کے درمیان بنیادی رابطے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس رابطے کے متاثر ہونے کی صورت میں فضائی سلامتی براہِ راست خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ فضائی حدود بند کرنے کا فیصلہ کسی تکنیکی ناکامی کو چھپانے کے لیے نہیں بلکہ مکمل شفافیت اور بین الاقوامی حفاظتی اصولوں کے تحت کیا گیا۔ جب تک نظام مکمل طور پر درست اور محفوظ نہ ہو جائے، فضائی آپریشن بحال نہیں کیا جائے گا۔ یہ بحران ایسے وقت میں سامنے آیا جب یونان میں سیاحتی سرگرمیاں عروج پر تھیں۔ تعطیلات کے باعث بڑی تعداد میں سیاح ملک میں داخل ہو رہے تھے یا واپسی کے سفر پر تھے، جس کی وجہ سے اس بندش نے سیاحتی شعبے کو بھی نمایاں نقصان پہنچایا۔ ایئر لائنز کی جانب سے مسافروں کو متبادل پروازوں، ری شیڈولنگ اور ممکنہ ری فنڈز کے بارے میں آگاہ کیا گیا، تاہم بڑی تعداد میں مسافر فوری حل نہ ملنے کے باعث ایئرپورٹس پر ہی پھنسے رہے۔ تکنیکی ماہرین نے فوری طور پر متاثرہ نظام کی جانچ اور مرمت کا عمل شروع کر دیا۔ انجینئرز اس بات کا تعین کرنے میں مصروف ہیں کہ خرابی کہاں اور کیسے پیدا ہوئی، تاکہ مستقبل میں اس نوعیت کے واقعات سے بچاؤ ممکن بنایا جا سکے۔ اس واقعے نے یونان کے فضائی انفراسٹرکچر کی مضبوطی پر بھی کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موجودہ نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق مزید محفوظ اور مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ فضائی شعبے سے وابستہ حلقوں کا ماننا ہے کہ ایسے بحران اس حقیقت کی یاد دہانی ہوتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ مؤثر بیک اپ نظام اور واضح ہنگامی منصوبہ بندی کس قدر اہم ہے۔ حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں اور غیر مصدقہ خبروں پر یقین نہ کریں اور صرف سرکاری بیانات اور ایئر لائنز کی فراہم کردہ معلومات پر انحصار کریں۔ ایئرپورٹس پر موجود عملے کو خصوصی ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ مسافروں کی رہنمائی، معلومات کی فراہمی اور سہولت کو اپنی اولین ترجیح بنائیں تاکہ پریشانی میں کمی لائی جا سکے۔ یہ واقعہ صرف یونان تک محدود نہیں رہا بلکہ بین الاقوامی فضائی روٹس بھی متاثر ہوئے، کیونکہ یونانی فضائی حدود یورپ اور مشرقی خطوں کے درمیان ایک اہم فضائی راستہ سمجھی جاتی ہیں۔ بین الاقوامی فضائی ماہرین اس صورتحال کو غیر معمولی قرار دے رہے ہیں اور اس کے اثرات کا بغور جائزہ لے رہے ہیں، کیونکہ اس نوعیت کے بحران دیگر ممالک کے لیے بھی سبق ثابت ہو سکتے ہیں۔ سول ایوی ایشن اتھارٹی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مکمل تکنیکی جانچ اور اطمینان کے بغیر فضائی آپریشن بحال نہیں کیا جائے گا، چاہے اس میں مزید وقت ہی کیوں نہ لگ جائے۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ سفر سے قبل اپنی ایئر لائنز سے تازہ ترین معلومات ضرور حاصل کریں اور غیر ضروری سفر سے وقتی طور پر گریز کریں۔ یہ واقعہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ فضائی تحفظ کے نظام میں معمولی سی تکنیکی خرابی بھی بڑے پیمانے پر بحران کی صورت اختیار کر سکتی ہے۔ حکام کے مطابق جیسے ہی مواصلاتی نظام مکمل طور پر بحال ہوگا، مرحلہ وار پروازوں کی اجازت دی جائے گی تاکہ نظم و ضبط اور سلامتی برقرار رکھی جا سکے۔ عوام اور مسافروں سے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیل کی گئی ہے، کیونکہ انسانی جانوں کا تحفظ ہر قسم کی تاخیر اور نقصان سے کہیں زیادہ اہم ہے۔ بلاشبہ یہ واقعہ یونان کی فضائی تاریخ میں ایک اہم اور یادگار تکنیکی بحران کے طور پر یاد رکھا جائے گا، جس کے اثرات مستقبل کی فضائی پالیسی، نظام کی بہتری اور حفاظتی اقدامات میں بھی واضح طور پر محسوس کیے جائیں گے۔

لیاقت باغ میں مقامی تنظیم کے تعاون سے ایک باوقار تعریفی تقریب

راولپنڈی (سٹاف رپورٹر) شہر کی گلیوں، سڑکوں اور عوامی مقامات کو صاف ستھرا رکھنے والے راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ورکرز کی خدمات کے اعتراف میں منگل کے روز لیاقت باغ میں مقامی تنظیم کے تعاون سے ایک باوقار تعریفی تقریب کا انعقاد کیا جائے گا۔ تقریب کا انعقاد کرسمس اور یوم قائداعظم کے موقع پر کیا جا رہا ہے جس کا مقصد شہر کی صفائی ستھرائی میں کلیدی کردار ادا کرنے والے محنتی ورکرز کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ تقریب کے دوران ورکرز وخصوصی تعریفی تحائف دیے جائیں گے یہ تحائف ان ورکرز کی انتھک محنت، قربانی اور خدمت خلق کے جذبے کے اعتراف کے طور پر پیش کیے جائیں گے۔ راولپنڈی ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے مطابق ورکرز کی محنت اور لگن ہمارے شہر کو صاف اور صحت مند رکھنے میں لازمی کردار ادا کرتی ہے۔ جس کے لیے ورکرز کی خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ہر دن ان کی محنت کی بدولت ہماری سڑکیں، گلیاں اور عوامی مقامات روشن اور محفوظ رہتے ہیں۔ ان کی انتھک محنت اور قربانی کے بغیر ہمارا شہر صاف ستھرا نہیں رہ سکتا۔ تقریب کا مقصد صرف تحائف دینا نہیں بلکہ معاشرے میں ان محنت کشوں کے احترام، عزت اور حوصلہ افزائی کے پیغام کو فروغ دینا ہے۔

پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے، راجہ محمد الیاس کیانی

اسلام آباد (بی این پی) مسلم لیگ ن کے رہنماء راجہ محمد الیاس کیانی نے کہا کہ پنجاب کے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان کی منظوری خوش آئند ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز اپنے وژن ''ستھرا پنجاب'' کے تحت جو اقدامات اٹھا رہی ہیں' ان سے پنجاب کا چہرہ نکھر کر سامنے آرہا ہے۔ ہر شہر کے پوش علاقوں اور بڑی سڑکوں اور شاہراہوں پر انتظامی مشینری دن رات مصروف عمل ہے۔ پنجاب کے 39 اضلاع میں 132 بیوٹیفکیشن سکیمیں 16 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوں گی۔ 97 بیوٹیفکیشن سکیموں کے ورک آرڈر جاری، 88 بیوٹیفکیشن پراجیکٹ شروع ہوں گے۔ مریم نواز نے ہر شہر کے بیوٹیفکیشن پلان میں واٹر فیچر/فوارے، مصنوعی آبشاریں شامل کرنے کی ہدایت کی۔ مرکزی بازاروں میں سڑک کے درمیان خوبصورت گرین بیلٹ بنانے کا حکم دیا اور تیزی سے افزائش پانے والے پودے اور سبزہ شامل کرنے کی ہدایت کی۔ فٹ پاتھ پر روایتی گرے ٹائلز کی بجائے خوبصورت کلر ٹائل لگانے کا حکم بھی دیا۔ بیوٹیفکیشن پراجیکٹ کیلئے ڈیش بورڈ بنانے کا فیصلہ کیا گیا جسے روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ کرنے کی ہدایت کی گئی۔

خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا مسلم لیگ کی اولین ترجیح ہے: فرخ خان

خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا پاکستان مسلم لیگ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، مسز فرخ خان

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) پاکستان مسلم لیگ خواتین ونگ کی مرکزی صدر اور رکن قومی اسمبلی مسز فرخ خان سے صوبائی اسمبلی کی رکن سلمیٰ ہاشمی نے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران پارٹی معاملات اور آئندہ بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ایم پی اے سلمیٰ ہاشمی نے مسز فرخ خان کو پاکستان مسلم لیگ خواتین ونگ کی مرکزی صدر منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی اور خواتین کو منظم و فعال بنانے کے لیے ان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ مسز فرخ خان نے کہا کہ خواتین کو سیاسی طور پر بااختیار بنانا پاکستان مسلم لیگ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، جبکہ سلمیٰ ہاشمی نے پارٹی پالیسیوں کے فروغ میں خواتین کے کردار کو مزید مؤثر بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات کے دوران خواتین کے سیاسی کردار کو مضبوط بنانے، بلدیاتی سطح پر خواتین کی شرکت بڑھانے اور پارٹی کے مستقبل کے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر ایم پی اے سلمیٰ ہاشمی نے مسز فرخ خان کو خواتین ونگ کی سربراہ مقرر ہونے پر دلی مبارکباد پیش کی اور ان کی قیادت میں خواتین کے لیے مزید مواقع پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

چوہدری حاجی عابد مرزا کا جنرل کونسلر کے انتخاب میں حصہ لینے کا اعلان

عوامی خدمت سے بڑھ کر کوئی فریضہ نہیں اور علاقے کے عوام کی بلاتفریق خدمت کو اپنا مشن سمجھتے ہیں

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) معروف سماجی شخصیت چوہدری عابد فخرے کرپانے یونین کونسل کرپا سے جنرل کونسلر کے انتخاب میں حصہ لینے کا باقاعدہ اعلان کر دیا [illegible] کیا کہ اگر عوام نے انہیں اعتماد دیا تو وہ یونین کونسل کو ایک مثالی کونسل بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علاقے کے لوگوں کی فلاح و [illegible]

نیشنل سکلز یونیورسٹی اسلام آباد کی 2025 کی کامیابیوں کی تعریفی تقریب

آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس عارضی بجلی بندش کا شیڈول

آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو گیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جا سکتی ہے۔

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) 03 جنوری 2026 کو صبح 09:00 بجے سے دوپہر 02:00 بجے تک راولپنڈی سٹی سرکل کے، ای/ بلاک، نیو ملپور، گری روڈ، اے ایف او ایچ ایس، کے آر ایل، سروس روڈ، گلزار قائد، شمسباد، ڈھوک حکم داد، آریہ محلہ، میجر مسعود، صرافہ بازار، گوالمنڈی، احسن آباد، منگتال، عیدگاہ، مدینہ کالونی، کیانی روڈ، ملت آباد، کیپٹن امیر شہید، نوگزی، ایف-17/1، ایف-17/2، بجلیال، ٹاپ سٹی، شالیمار ٹاؤن، فضائیہ، خدا داد سٹی، چکرا، رٹہ، ریلوے کالونی اور باغ سرداران فیڈرز، راولپنڈی کینٹ سرکل کے، پاکستان ریلوے، سرسید روڈ، کوٹ جی، پی ڈبلیو ڈی-ا، سرور شہید، مری بریوری، لائر کالونی، عسکری-7، کھسالا، موراٹ، قریشی آباد، کینٹ، چونترہ، نیوراوت، کہوٹہ سٹی-ا، کے آر ایل کالونی، ہوتی ایچ کیو، گلر سیداں، نیو چوہا، نارہ متورے، ساگری، کھمٹی، کلیام، بھنگالی، سید کسران اور مہوٹا فیڈرز، اٹک سرکل کے، شیر شاہ سوری، ٹیکسلا، ایچ ایم سی روڈ، وحدت کالونی (ڈی/سی)، کوہسار کالونی (ڈی/سی)، صفیہ ٹاؤن، ملت کالونی، کیمبٹ ڈویژن، کاشف گل، ماڈل ٹاؤن، گھڑی افغانی، برہما، حسین آباد، حمید، گونڈل، امین آباد، کیپٹن اشتیاق احمد، گھور گھشتی، دل آور آباد، کھرپا، عظیم شہید، جھنگ، پری، دھرنال، کھنڈا، انجرا اور نارا فیڈرز، چکوال سرکل کے، کریالہ، کوٹ چوہدریاں، آرا بازار، جمالوال، خیرپور، سرپاک، ڈیرہ مسلم، لطیفال، جند خانزادہ، خانپور سٹی، بھکری، بشارت، ڈفر، کٹاس، لیلہ ٹاؤن، پی ڈی خان، سغار پور، ڈی ایس بلاول، ڈھوک غزان، کالو، مدینہ ٹاؤن، موراٹ، ڈھولر، موگلا اور بودھیال فیڈرز، جہلم سرکل کے، کریم پورہ، بلال ٹاؤن، ثناء اللہ شہید، سی ایم ایچ جہلم، کریالہ، کھڑکھا، اکرم شہید، ایف-10 (کالا بیس)، بوریاں، سی او ڈی کالا، دینہ-3 (روہتاس)، مدوکلاں، پھدیال، نیو سنگھوئی، کھوکھراں، گجر خان، بھائی خان، بابا شہید، کرسل اور قاضیاں فیڈرز، جی ایس او سرکل میں صبح 09:00 بجے سے دوپہر 02:00 بجے تک، شاہین، ای-8 نیوی، این ایچ کیو، سلور اوکس، این ڈی سی، این آئی سی، سی آر فلیٹس اور این ایچ کیو-2 فیڈرز صبح 09:00 بجے سے دوپہر 03:00 بجے تک، ایف-17/1، ایف-17/2، بجلیال-1، ٹاپ سٹی، شالیمار ٹاؤن، فضائیہ-1، خدا داد سٹی، چیچیان، ٹی-4، ٹی-5 اور ڈی ایچ کیو فیڈرز، دوپہر 12:00 بجے سے 01:00 بجے تک، پی اے ایف، المصطفیٰ ٹاور، ای-7، ایف-8/3، کروٹیال ہوٹل، ایئر یونیورسٹی، مدینہ مارکیٹ، عباسیہ مارکیٹ اور سینٹورس شاپنگ مال فیڈرز اور ملحقہ علاقوں میں بھی بجلی بند رہے گی۔ آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہو گیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جا سکتی ہے۔

HITEC ڈینٹل کالج اور SZABMU SOD اسلام آباد کے درمیان ایم او یو پر دستخط کی تقریب۔

وفاقی وزیر رانا تنویر حسین کا قومی زرعی تحقیقی مرکز اسلام آباد میں جدید مصنوعی ذہانت پر مبنی سمارٹ گرین ہاوسز کا افتتاح

حکومت زرعی تحقیق کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے پرعزم ہے، رانا تنویر حسین

پی اے آر سی موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت اور اعلی پیداوار رکھنے والی فصلوں کی اقسام کے لیے کوشاں ہے، چیئرمین پی اے آر سی

اسلام آباد: (شعبہ تعلقات عامہ، پی اے آر سی) وفاقی وزیر برائے قومی غذائی تحفظ و تحقیق، رانا تنویر حسین نے قومی زرعی تحقیقاتی مرکز (این اے آر سی)، اسلام آباد میں متعدد جدید ترین تحقیقی سہولیات کا افتتاح کیا۔ ان سہولیات میں گندم اور دالوں کی تیز رفتار افزائش کی سہولت اور جدید آئی او ٹی پر مبنی اسمارٹ گرین ہاؤس شامل ہیں۔ ان جدید سہولیات کے ذریعے مختلف اقسام کی فصلوں اور بیج کی تیاری کے لئے درکار وقت کو 10 سال سے کم کر کے تقریباً 5 سال تک لایا جا سکتا ہے۔ کنٹرول شدہ ماحول اور جدید ٹیکنالوجیز فراہم کرنے سے محققین کو ہر سال فصلوں کی پانچ سے چھ بار کٹائی کا موقع فراہم ہوگا جس سے اعلی پیداوار، بیماریوں سے مزاحم، اور آب و ہوا سے مطابقت رکھنے والے بیجوں کی جلد سے جلد تیاری میں مدد ملے گی۔ یہ اسمارٹ گرین ہاؤس جدید ٹیکنالوجیز سے لیس ہیں جس میں مصنوعی ذہانت (اے آئی)، آئی او ٹی پر مبنی نگرانی کے نظام، تیز رفتار افزائش، جینوم اور خطرات کی تشخیص، عمودی باغبانی شامل ہیں۔ یہ خصوصیات فصلوں میں بہتری، وسائل کے مؤثر استعمال اور پائیدار زرعی طریقوں کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ افتتاح کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے، وفاقی وزیر رانا تنویر حسین نے کہا کہ زرعی تحقیق ہماری وزارت کا بنیادی مینڈیٹ ہے اور زراعت حکومت کے لئے ترجیحی شعبہ ہے، جس کے لیے حکومت قومی تحقیقی اداروں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کے لئے مستقل کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل (پی اے آر سی) زراعت کے شعبے میں ایک کلیدی حیثیت کا حامل ادارہ ہے، جس میں موسمیاتی تبدیلیوں سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے کے علاوہ فصلوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کا مینڈیٹ ہے۔ وزیر اعظم پاکستان کے گرین پاکستان منصوبے کے تحت، حکومت زرعی تحقیق اور جدت کو مستحکم کرنے کے لئے اصلاحات متعارف کر رہی ہے۔ رانا تنویر حسین نے کہا کہ حال ہی میں چینی اکیڈمی آف زرعی علوم (سی اے اے ایس) کے ماہرین اور چینی وزارت زراعت اور دیہی امور نے زرعی اصلاحات کی حمایت کے لئے پاکستان کا دورہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ، جدید زرعی ٹیکنالوجیز سے استفادہ حاصل کرنے کے لیے زراعت سے منسلک پاکستانی طلباء کو تربیت کے لیے چین بھی بھیجا گیا جس سے طلباء کے صلاحیت سازی میں مدد ملے گی۔ رانا تنویر حسین نے مزید کہا کہ اگرچہ زرعی تحقیق ایک طویل مدتی عمل ہے

وائس ایڈمرل عبدالمنیب اپنے شاندار کیریئر کے دوران مختلف کمانڈ اینڈ اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں

پاک بحریہ کے تین ریئر ایڈمرلز کی وائس ایڈمرل کے عہدے پر ترقی

پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں علاوہ ازیں وہ امریکہ سے نیول وار کالج کمانڈ کورس کوالیفائیڈ ہیں

کراچی (سٹاف رپورٹر) پاک بحریہ کے ریئر ایڈمرل عبدالمنیب ، ریئر ایڈمرل سید احمد سلمان اور ریئر ایڈمرل فیصل امین کو وائس ایڈمرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ وائس ایڈمرل عبدالمنیب نے 1992 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ وہ پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں علاوہ ازیں وہ امریکہ سے نیول وار کالج کمانڈ کورس کوالیفائیڈ ہیں۔ وائس ایڈمرل عبدالمنیب اپنے شاندار کیریئر کے دوران مختلف کمانڈ اینڈ اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں، جن میں کمانڈنگ آفیسر پی این ایس عالمگیر، پی این ایس لاڑکانہ، پی این ایس اکرم، پی این ایس آتش، کمانڈر سرفیس ٹاسک گروپ-2، 25ویں ڈسٹرائر اسکواڈرن کی کمانڈ اور ہیڈکوارٹرز US NAVCENT بحرین میں کمانڈر کمبائنڈ ٹاسک فورس 151- کے فرائض شامل ہیں۔ انہوں نے بطور نیول سیکرٹری، ڈی جی نیول انٹیلی جنس، ڈی جی (C4I) اور ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف) آپریشنز (نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ اس وقت وہ کمانڈر پاکستان فلیٹ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں انہیں ہلال امتیاز)ملٹری(اور ستارہ بسالت سے نوازا گیا ہے۔ وائس ایڈمرل سید احمد سلمان نے 1991 میں پاک بحریہ کی سپلائی برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ فلیگ آفیسر پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کا سروس کیریئر نہایت شاندار ہے اور انہیں کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ حاصل ہے جن میں ڈائریکٹر انوینٹری کنٹرول پوائنٹ اور ڈائریکٹر پروکیورمنٹ)نیوی(شامل ہیں۔ نیول ہیڈکوارٹرز اسلام آباد میں ان کی نمایاں اسٹاف تقرریوں میں سیکرٹری ٹو چیف آف دی نیول اسٹاف، ڈائریکٹر سرفیس اسٹورز اور اسسٹنٹ چیف آف دی نیول اسٹاف)سپلائی(شامل ہیں مزید برآں وہ اتاشی ڈیفنس پروکیورمنٹ)برطانیہ(بھی تعینات رہے۔ اس وقت وہ ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف)سپلائی(اور ڈپٹی چیف آف دی نیول اسٹاف)ایڈمن(کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کی شاندار خدمات کے اعتراف میں انہیں ہلال امتیاز)ملٹری(سے نوازا گیا ہے۔ وائس ایڈمرل فیصل امین نے 1992 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ فلیگ آفیسر رائل کالج آف ڈیفنس اسٹڈیز برطانیہ، آرمی کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کے شاندار کیریئر میں مختلف کمانڈ اور اسٹاف تقرریوں کا وسیع تجربہ شامل ہے،